اردو سلینگ لغات کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ

(سلینگ کے تصور کی روشنی میں)

مقالہ برائے پی۔ ایچ۔ ڈی (اردو)

مقالہ نگار

حمیرا صادق قریشی

فیکلٹی آف لینگویجز

نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد

جنوری، ۲۰۲۲ء

اردو سلینگ لغات کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ

(سلینگ کے تصور کی روشنی میں)

مقالہ نگار

حمیرا صادق قریشی

یہ مقالہ

پی۔ایچ۔ڈی (اردو)

کی ڈگری کی جزوی تکمیل کے لیے پیش کیا گیا

فیکلٹی آف لینگویجز

(اردو زبان و ادب)

فیکلٹی آف لینگویجز

نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد

جنوری، ۲۰۲۲ء

© حمیرا صادق قریشی

مقالے کے دفاع اور منظوری کا فارم

زیر دستخطی تصدیق کرتے ہیں کہ انہوں نے مندرجہ ذیل مقالہ پڑھا اور مقالے کو جانچا ہے، وہ مجموعی طور پر امتحانی کارکردگی سے مطمئن ہیں۔ اور فیکلٹی آف لینگویجز کو اس مقالے کی منظوری کی سفارش کرتے ہیں۔

مقالے کا عنوان: **اردو سلینگ لغات کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ (سلینگ کے تصور کی روشنی میں)**

پیش کار: حمیرا صادق قریشی رجسٹریشن نمبر: 691/P/U/F17

ڈاکٹر آف فلاسفی

شعبہ: اردو زبان و ادب

ڈاکٹر عنبرین تبسم شاکر جان ______________
نگران مقالہ

پروفیسر ڈاکٹر جمیل اصغر جامی ______________
ڈین فیکلٹی آف لینگویجز

میجر جنرل (ر) محمد جعفر، ہلال امتیاز (ملٹری) ______________
ریکٹر

تاریخ ______________

اقرار نامہ

میں، حمیرا صادق قریشی حلفیہ بیان کرتی ہوں کہ اس مقالے میں پیش کیا گیا کام میرا ذاتی کام ہے۔اور نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز اسلام آباد کی پی ایچ ڈی سکالر کی حیثیت سے **ڈاکٹر عنبرین تبسم شاکر جان** کی نگرانی میں مکمل کیا ہے۔میں نے یہ کام کسی اور یونیورسٹی یا ادارے میں ڈگری کے حصول کے لیے پیش نہیں کیا ہے اور نہ آئندہ کروں گی۔

حمیرا صادق قریشی

مقالہ نگار

نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد

فہرست ابواب

عنوان	صفحہ نمبر
مقالے کے دفاع اور منظوری کا فارم	ii
اقرار نامہ	Iii
فہرست ابواب	iv
Abstract	vii
اظہارِ تشکر	viii
باب اول: سلینگ تعارف و بنیادی مباحث	۱
الف۔ تمہید	۱
i. موضوع کا تعارف	۱
ii. بیان مسئلہ	۱
iii. مجوزہ موضوع پر ما قبل تحقیق	۲
iv. تحقیق کی اہمیت	۲
v. تحدید	۳
vi. مقاصد تحقیق	۳
vii. تحقیقی سوالات	۳
viii. نظری دائرہ کار	۳
ix. پس منظری مطالعہ	۴
x. طریقۂ تحقیق	۵
(ب) سلینگ اور اردو سلینگ کی ماہیئت پر مباحث	۵

سلینگ کے اصول ۲۴
سلینگ کی خصوصیات ۳۲
سلینگ کی اہمیت ۳۷
عالمی سطح پر سلینگ کی جزئیات کا تفصیلی مطالعہ ۳۸
سلینگ پر اثرانداز ہونے والے عوامل ۴۶
اردو میں سلینگ کا پس منظری مطالعہ ۵۸
حوالہ جات ۶۷
باب دوم: اردو کے معروف لغات و مطبوعات میں سلینگ کی نشاندہی ۷۱
(الف) اردو لغات میں سلینگ ۷۳
(ب) لغات النساء اور خواتین کی زبان و محاورات میں سلینگ ۱۲۸
(ج) اصطلاحات پیشہ وراں اور مصطلحات ٹھگی میں سلینگ ۱۵۳
حوالہ جات ۱۶۳
باب سوم: اردو سلینگ لغات کا تنقیدی و تحقیقی جائزہ ۱۶۶
اولین اردو سلینگ لغت از رؤف پاریکھ تنقیدی و تحقیقی جائزہ ۱۷۱
اردو سلینگ لغت از قاسم یعقوب تنقیدی و تحقیقی جائزہ ۱۸۸
لغات روز مرہ از شمس الرحمن فاروقی تنقیدی و تحقیقی جائزہ ۲۰۰
لغت العوام از نصیر ترابی تنقیدی و تحقیقی جائزہ ۲۰۷
حوالہ جات ۲۱۸
باب چہارم: عصرِ حاضر پاکستان میں رائج عمومی سلینگ ۲۲۱
ا۔ سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ سے متعلقہ سلینگ کا پاکستانی معاشرہ میں استعمال ۲۲۳

۲۔ پاکستانی معاشرہ میں رائج (مختلف عمر اور شعبہ ہائے زندگی کے افراد سے حاصل شدہ) عمومی سلینگ کی نشاندہی ۲۲۸

حاصل تحقیق ۲۳۹

حوالہ جات ۲۴۱

باب پنجم: ماحصل ۲۴۲

الف: مجموعی جائزہ ۲۴۲

ب: تحقیقی نتائج ۲۴۹

ج: سفارشات ۲۵۴

حوالہ جات ۲۵۷

مصادر و مراجع ۲۵۸

ABSTARCT

Comparative study of Urdu slang dictionaries in the light of Slang

Urdu features informal, temporal, colloquial, and vulgar vocabulary to describe emotions and feelings, just like other languages around the globe. These expressions are slang. The current work intends to analyze Urdu slang dictionaries critically and explores the distinctiveness and utility of slang in the Urdu language and dictionaries. Under the heading "A Comparative study of Urdu slang dictionaries in the light of Slang," this work selects a novel subject. Slang is a contentious subject, and there have been numerous discussions on how it is actually used in Urdu. To produce more certain, focused, and powerful outcomes, the scholar conduct and presents her study after carefully examining the words classified as slang. Slang in Urdu is a contagious issue that has been attempted to be solved by identifying the fundamentals of English slang services and English slang dictionaries by European professionals. The scholar brings four books ,Awwaleen Urdu slang lughat by Dr Rauf parekh, Urdu slang lughat by qasim yaqoob, Lughaat e Rozmarrah by shams ur Rehman Farooqi,and Lughat ul Awam by Naseer Turabi. The aforementioned dictionaries provide help for the research-based and critical comparison of slang as well as its findings. The five chapters of the work are as follows: the first introduces the subject, its range, a theoretical framework, and the research methods. This chapter also includes talks on the nature of slang, particularly Urdu slang, as well as an explanation of essential words and a brief introduction to slang. The analysis "Slang has been identified in well-known Urdu dictionaries and publications" is presented in the second chapter. A comparative analysis is offered in addition to the examination of slang in Urdu dictionaries. The third chapter provides a comprehensive evaluation of the chosen slang dictionaries for Urdu. The fourth chapter, however, explains how slang is analyzed in the modern society. Common slang in Pakistan, including expressions connected to social media and the Internet, has been recognized for this purpose. Additionally, a variety of its problems have been described and examined. The fifth and final chapter gives the overall results, analysis, and suggestions for further study.

اظہارِ تشکر

صد شکر ہے رب کریم کا جو دو عالم کا رب ،لوح و قلم کا مالک اور فکر و نظر پر قادر ہے درود و سلام سرور کائنات ، فخر موجودات خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ پر جو صاحبان عقل کے لیے سب سے بڑی دلیل ہیں الحمد للہ ،رب تعالیٰ و رب کے محبوب ﷺ کی نظر کرم،عطا اور توفیق کی بدولت یہ علمی و تحقیقی کاوش بخیریت پایۂ تکمیل تک پہنچی۔ تحقیق محنت طلب اور صبر آزما کام ہے موضوع "سلینگ" اپنی نوعیت کا منفرد و پیچیدہ ہونے کے ساتھ ساتھ دلچسپ بھی رہا۔ مجھے اردو سلینگ کی تحقیق کے دوران لغات نویسی کے مطالعہ میں دشواریوں کا احساس ہمہ وقت رہا مگر پختہ عزم و ارادے نے ہمت بندھائی رکھی ۔ منفرد موضوع پر کام جہاں میری خوش قسمتی رہی وہیں اساتذہ کی بابت بھی بخت آوری رہی۔ اس سلسلہ میں میرے مشفق و گرامی قدر استاد و راہنما محترم ڈاکٹر عطش درانی (مرحوم) کی ممنون ہوں جنہوں نے اس موضوع کی ذمہ داری مجھے سونپی۔ یہ موضوع مجھ پر ایک قرض تھا ان کا نام لیے بغیر میں اس قرض کو ادا نہیں کر سکتی۔ میں اس سفر میں ان رہبران علم و فکر ہستیوں کی بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے کسی محاذ پر بھی کمزور نہیں پڑنے دیا بالخصوص میری نگران محترمہ ڈاکٹر عنبرین تبسم شاکر جان جنہوں نے کشادہ دلی و خندہ پیشانی سے اس کٹھن سفر کے تکمیل تک مرحلے میں ہر موڑ پر مدد کی۔ ماہر لغت، محقق، علمی و ادبی شخصیت محترم محمد احسن خان صاحب کی بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے قدیم و جدید لغات کے حصول کے سلسلے میں مدد فرمائی۔ میں محترم شمس الرحمن فاروقی صاحب (مرحوم)، محترم نصیر ترابی صاحب (مرحوم) کی شکر گزار ہوں اگرچہ زندگی نے وفا نہ کی مگر تحقیق کہ ابتدائی مرحلہ میں رہنمائی لے سکی۔ میں محترم رؤف پاریکھ صاحب، محترم قاسم یعقوب صاحب کی بھی شکر گزار ہوں۔ میں اپنے محترم والدین کے اعتماد، تعاون،اور دعاؤں کی بھی شکر گزار ہوں میں جو بھی ہوں ان کے دم سے ہوں۔ سفر وسیلہ ظفر ہونے کے بابت آشنا ہوں اسی بدولت پاکستان کے طول و عرض کے سفر نے بھی اس تحقیق میں میری مدد کی علاوہ ازیں سکول، کالج، یونیورسٹی کے طلبہ و طالبات نے ہر ممکن سلینگ کی تلاش میں تعاون کیا بالآخر میں اپنے تمام دوست احباب، عزیز و اقارب اور اہل خانہ کے پُر خلوص تعاون اور اعلیٰ جذبات کے لیے نیک خواہشات رکھتی ہوں کہ انھوں نے مجھے منزل تک پہنچنے کے راستے فراہم کیے۔ اللہ ان سب شفیق کرم فرماؤں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ (آمین)

حمیرا صادق قریشی

باب اول

سلینگ تعارف و بنیادی مباحث

الف۔ تمہید

موضوع کا تعارف:

دنیا کی تمام فطری زبانوں میں سلینگ لغت موجود ہے۔ اردو میں سلینگ کو عام طور پر عوامی یا بازاری زبان کہہ دیا جاتا ہے۔ سلینگ بولی ضرور ہے لیکن کسی اور معانی (paradigm) کے اندر کام کرتی ہے۔ یہ لسانیات کا حصہ ہونے کے باوجود اس سے الگ ہوتی ہے اور دیگر معانی (paradigm) بناتی ہے۔ اس بات کی تفصیلات سے آگہی درکار ہے۔ اردو میں سلینگ کو عوامی یا بازاری زبان کہہ کر اس کے وجود کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ اردو سلینگ پر سب سے پہلی بحث ڈاکٹر رؤف پاریکھ اور ڈاکٹر عطش درانی کے مابین نظر آتی ہے جو "اخبار اردو" میں چلتی رہی اور پھر ڈاکٹر رؤف پاریکھ نے "اوّلین اردو سلینگ لغت" مرتب کر کے شائع کروائی۔ اوّلین اردو سلینگ لغت کے سرورق پر ڈاکٹر عطش درانی نے لکھا ہے کہ یہ سلینگ کی لغت نہیں۔ ان کے نزدیک اردو میں بس ایک سلینگ ہے "پتلی گلی سے ہو لیو"۔ جدید اردو نے مقامی زبانوں پنجابی وغیرہ سے سلینگ حاصل کئے ہیں، اردو میں تو گالیاں بھی نہیں بیشتر سلینگ گالیوں پر منحصر ہوتے ہیں۔ اردو سلینگ پر ماہرین زبان کی آرا میں تنوع پایا جاتا ہے۔ ۲۰۱۳ میں ڈاکٹر قاسم یعقوب نے اردو سلینگ لغت مرتب کی، لغات روزمرہ از شمس الرحمن فاروقی میں بھی سلینگ کے اثرات ہیں۔ مقالے کا موضوع "اردو سلینگ لغات کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ (سلینگ کے تصور کی روشنی میں)" ہے۔ جس میں ڈاکٹر رؤف پاریکھ کی اوّلین اردو سلینگ لغت، ڈاکٹر قاسم یعقوب کی اردو سلینگ لغت اور شمس الرحمن فاروقی کی لغات روزمرہ اور نصیر ترابی کی لغت العوام کو بنیاد بنا کر سلینگ کے تصور کی روشنی میں اردو سلینگ کا جائزہ لیا گیا ہے۔ ماہرین زبان کی آرا اور سلینگ لغت کا جائزہ تحقیق کا متقاضی ہے تاکہ عالمی معیار سلینگ میں اردو سلینگ کا تعین کیا جا سکے۔

بیان مسئلہ:

اردو زبان میں سلینگ کے حوالے سے متنازع رائے پائی جا رہی ہیں۔ آج تک اردو میں سلینگ کی کوئی جامع تعریف سامنے نہیں آسکی۔ سوال یہ ہے کہ اردو میں سلینگ ہے بھی یا نہیں؟ یا یہ ہمیشہ تشکیل کے عمل

میں رہی ہے۔ دنیا میں سلینگ پر کئی بحثیں ہو چکی ہیں، ان کے معانی و مفاہیم کو بیان کیا جا چکا ہے۔ ماہرین زبان کی روشنی میں اردو میں سلینگ کی تلاش اور تعین ضروری ہے۔

مجوزہ موضوع پر ما قبل تحقیق:

اردو سلینگ کے موضوع پر "اخبار اردو" میں ڈاکٹر رؤف پاریکھ، ڈاکٹر عطش درانی اور دیگر افراد کے اردو، پنجابی، پشاور، کوئٹہ وغیرہ کے سلینگ پر چند مضامین ۱۹۹۵ ء میں "قومی زبان" اور ۱۹۹۶ء میں "اخبار اردو" میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ ڈاکٹر رؤف پاریکھ نے پہلی سلینگ لغت "اولین اردو سلینگ لغت" کے عنوان سے ۲۰۰۶ء میں مرتب کی۔ پھر کئی اہل علم کے افکار سامنے آئے۔ ان میں تحقیق کی کمی آڑے آرہی تھی سو ڈاکٹر عطش درانی کی بحث بھی اسے پورا نہیں کر پائی۔ ۲۰۱۳ء میں ڈاکٹر قاسم یعقوب نے "اردو سلینگ لغت" مرتب کی۔ اسی طرح "لغات روزمرہ" از شمس الرحمن فاروقی اور "لغت العوام" از نصیر ترابی کی لغت میں بھی سلینگ کے اثرات موجود ہیں عالمی معیار سلینگ پر اردو سلینگ لغت پر تحقیق کی ضرورت ہے۔ مجوزہ موضوع "اردو سلینگ لغات کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ (سلینگ کے تصور کی روشنی میں) " پر ایم فل یا پی ایچ ڈی کی سطح پر ابھی تک کوئی مقالہ نہیں لکھا گیا البتہ مختلف بولیوں جیسے کرخنداری بولی، بیگمات کی زبان وغیرہ جیسی نگارشات ضرور شائع ہوئیں ہیں۔

تحقیق کی اہمیت:

ہر زبان میں سلینگ کے سفر کی رفتار مختلف ہے، لسانی تغیرات میں صوتی تغیر کے ساتھ معنوی تغیر بھی اہمیت رکھتا ہے انگریزی میں اٹھارویں صدی کے آغاز میں سلینگ کی تعریف اور لغت پر کام ہوا۔ مگر اردو میں ماہرین زبان کے نزدیک سلینگ ابھی تک متنازع موضوع ہے ۔"سلینگ اور اردو سلینگ؛ چند مباحث" کے موضوع پر راقم کا ایک مضمون؛ اردو ریسرچ جرنل بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان، دسمبر ۲۰۲۱ء میں شامل ہے۔ ڈاکٹر رؤف پاریکھ کی" اولین اردو سلینگ لغت " اور ڈاکٹر قاسم یعقوب کی" اردو سلینگ لغت " ادب میں گراں قدر اضافہ ہے۔ تحقیق طلب بات یہ ہے کہ ان لغات و آرا کا تنقیدی و تحقیقی جائزہ لے کر اردو سلینگ کے حقیقی معنی کا تعین کیا گیا ہے۔ یہ مقالہ اس حوالے سے اردو سلینگ کی تفہیم کے متعلق نئے در کھولتا ہے۔

تحدید:

مجوزہ موضوع "اردو سلینگ لغات کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ (سلینگ کے تصور کی روشنی میں) " میں اردو سلینگ لغات کو بنیاد بنایا گیا ہے۔ جن میں اولین اردو سلینگ از ڈاکٹر رؤف پاریکھ، اردو سلینگ لغت از ڈاکٹر قاسم یعقوب، لغات روز مرہ از شمس الرحمن فاروقی، لغت العوام از نصیر ترابی شامل ہیں۔ مجوزہ مقالے میں قدیم بولیوں کے مطالعات (قدیم اردو لغات، کرخنداری زبان، عورتوں کی زبان، محاوروں، دلی کے روڑوں) پر کتابوں کے بعد جدید مطالعات (اردو میں سلینگ لغت، اخبار و رسائل میں بحثیں، مضامین، پاکستان کے مختلف علاقوں کی بول چال، سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ سے متعلقہ سلینگ کا پاکستانی معاشرہ اور سکول، کالج، یونیورسٹی کے طلباء میں استعمال) تک حدود قائم رکھی گئی ہیں۔

مقاصد تحقیق:

۱۔ اردو میں عالمی معیار سلینگ کی مدد سے سلینگ کی تعریف قائم کرنا۔
۲۔ اردو میں سلینگ پر متنازع بحث کہ اردو زبان میں سلینگ ہے بھی یا نہیں، کا تعین کرنا۔
۳۔ اردو معلوم سلینگ کے مفہوم اور استعمال کا تعین کرنا۔

تحقیقی سوالات:

مجوزہ تحقیقی موضوع "اردو سلینگ لغات کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ (سلینگ کے تصور کی روشنی میں) " کے لیے درج ذیل تحقیقی سوالات سامنے رکھے گئے ہیں:

۱۔ سلینگ کیا ہے؟
۲۔ اردو سلینگ لغات سلینگ کے معیار پر پورا اترتی ہیں یا نہیں؟
۳۔ اردو سلینگ کی حدود اور استعمال کیا ہیں؟

نظری دائرہ کار:

تحقیقی موضوع "اردو سلینگ لغات کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ (سلینگ کے تصور کی روشنی میں)" پیش کرتا ہے کہ ہر زبان میں سلینگ کے سفر کی رفتار مختلف ہے، لسانی تغیرات میں صوتی تغیر کے ساتھ معنوی تغیر بھی اہمیت رکھتا ہے۔ تحقیقی موضوع کے پیش نظر اردو سلینگ لغات کا مطالعہ کر کے عالمی سطح پر اردو سلینگ کے معیار کو

متعارف کروانا ہے اور اردو معلوم سلینگ کے مفہوم اور استعمال کے تعین کو واضح کرنا ہے تغیر پذیر معاشرتی اقدار میں ثقافتی سطح پر تبدیل ہونے والی زبان حالات اور بدلتی اقدار سے متعلق ہے اس تحقیقی منصوبے کے تحت مطالعہ کرنے کے لیے سلینگ الفاظ کی تشکیل اور سماجی عوامل ماتھیلو اور نوم چومسکی کے نظریہ تحقیق کو مد نظر رکھا گیا ہے سلینگ الفاظ کی تحقیق میں تھیوری کا انتخاب سلینگ لفظ کی تشکیل کا تجزیہ کرنے کے لیے کیا جاتا ہے اور یہ سماجی عوامل کے اثرات کا تجزیہ کرنے کے لیے بھی ہوتا ہے سلینگ لغت میں سلینگ الفاظ کا استعمال کرتے ہوئے ان دونوں نظریات نے اس تحقیق کو اردو سلینگ لغت میں ڈیٹا کا تجزیہ کرنے میں مدد دی ہے اس تحقیق میں، محقق نے (qualitative)اور کیس اسٹڈی کو انکوائری کی حکمت عملی کے طور پر استعمال کیا ہے اس تحقیق کو وضاحتی معیار میں شامل کیا گیا ہے کیونکہ یہ تحقیق نہ صرف سلینگ الفاظ کی تشکیل اور سماجی مظاہر کا تجزیہ کرتی ہے بل کہ بتاتی ہے کہ سلینگ کے بنیادی اصول اور فنی لوازم کیا ہیں اور ان کے اختلافات و اشتراکات کا تعین کس طرح کیا گیا ہے؟ان تمام مباحث کو سامنے رکھتے ہوئے اردو سلینگ کی تعریف کا تعین کیا گیا ہے۔اس سلسلے میں جان تھن گرین کی کتاب (SLANG A very Short Introduction)جو ۲۰۱۶ میں شائع ہوئی ہے کے ساتھ عالمی سطح پر سلینگ کی تعریف،لغات اور تحقیقی مقالہ جات کو بھی سامنے رکھا گیا ہے انگریزی سلینگ لغات،یورپی ماہرین زبان کی سلینگ کے حوالے سے خدمات کے مطالعہ کے ذریعے سلینگ کے معنی و مفہوم کو جانچنے میں مدد ملی ہے۔جدید مطالعات کے تناظر میں (اردو میں سلینگ لغات ، سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ سے متعلقہ سلینگ کا پاکستانی معاشرہ اور سکول،کالج ،یونیورسٹی کے طلباء میں استعمال)تک حدود قائم رکھی گئی ہیں نظری دائرہ کار میں جن اردو سلینگ لغات کو بنیاد بنایا گیا ہے۔ان میں اولین اردو سلینگ لغت از ڈاکٹر رؤف پاریکھ،اردو سلینگ لغت از ڈاکٹر قاسم یعقوب،لغات روز مرہ از شمس الرحمن فاروقی،لغت العوام از نصیر ترابی شامل ہیں۔

پس منظری مطالعہ:

پس منظری مطالعہ کے طور پر عالمی سطح پر سلینگ کی تعریف،لغات اور تحقیقی مقالہ جات کو سامنے رکھا گیا ہے اردو لغات ،کرخنداری بولی ،بیگمات کی زبان،لغات النساء، محاوروں ،دلی کے روڑوں پر مشتمل کتابوں کے مطالعات کے علاوہ اردو اخبار و رسائل میں سلینگ پر موجود مضامین کا مطالعہ کیا گیا ہے۔انگریزی لغات اور انگریزی

سلینگ لغات، یورپی ماہرین زبان کی سلینگ کے حوالے سے خدمات کے مطالعہ کے ذریعے سلینگ کے معنی و مفہوم کو جانچنے میں مدد ملی ہے اور اردو سلینگ لغات کا تنقیدی و تحقیقی جائزہ لیا گیا ہے۔

طریقہ تحقیق:

زیر نظر مقالے میں تحقیق کے مروجہ معیار اور اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے دستاویزی اور تاریخی طریق تحقیق استعمال کیا گیا ہے۔ جو استقرائی طریقہ تحقیق کے زمرے میں شمار ہوتا ہے موجودہ مواد کی جمع آوری کی روشنی میں نتائج اخذ کیے گئے ہیں اس طریقہ کو (content analyses method) کہا جاتا ہے جس میں مواد کے اجزاء یعنی مواد کو جمع کر کے تجزیہ کیا جاتا ہے اس طرح سے اسے زیادہ قابل فہم اور زیادہ قابل قبول بنانے کی کوشش کی گئی ہے موضوع کے تحت تحقیقی اور تنقیدی مطالعہ اطلاقی بھی ہے یہی وجہ ہے کہ بنیادی اردو سلینگ لغات کے ساتھ ساتھ ثانوی ماخذات سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔اس سلسلے میں سرکاری اور نجی کتب خانوں میں موجود اردو لغات، کرخنداری بولی، بیگمات کی زبان، لغات النساء، محاوروں، دلی کے روڑوں پر مشتمل کتابوں کے مطالعات کے علاوہ اردو اخبار و رسائل میں سلینگ پر موجود مضامین اور انٹرویوز کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ پاکستان کے مختلف علاقوں کے بازاروں، منڈیوں، سکول، کالج، یونیورسٹی کے طلباء کے گروہ میں بولی جانے والی زبان میں سلینگ کے اثرات کا مختصر سروے کیا گیا ہے تاکہ تجزیہ میں آسانی ہو، تحقیق میں انٹرنیٹ اور جدید ٹیکنالوجی کے وسائل بھی حسبِ ضرورت بروئے کار لائے گئے ہیں۔

(ب) سلینگ اور اردو سلینگ کی ماہیئت پر مباحث

نظام کائنات کی طرح نظامِ زبان بھی ایک قدرتی اور فطری عمل ہے۔ بنی نوع انسان کے ساتھ ہی زبان وجود میں آئی ماہرین لسانیات زبانوں کی ابتداء و ارتقاء کے حوالے سے تحقیق و تفتیش کرتے رہے ہیں اور اس موضوع پر مختلف نظریات پیش کیے جاتے رہے ہیں۔ صوتیاتی ترکیب و تنظیم سے لے کر جملے اور فقرے کی صرفی و نحوی تشکیل ہوں یا گفتگو میں الفاظ کے اتار چڑھاؤ ہو ان سب میں ایک نظم و ضبط اور قانون موجود ہوتا ہے۔ پرندوں کی آوازیں، بادلوں کی گرج، نالوں اور سمندروں کا شور، بجلی کی کڑک یہ سب فطری طور پر ماحول میں موجود ہونے کے باعث انسان نے نقالی کے ذریعے بولنا شروع کیا جب کہ اسلامی نقطہ نظر سے انسان کو نطق کی تعلیم وحی کے ذریعے دی گئی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا﴾ (۱)

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام چیزوں کے نام سکھائے"

پھر ارشاد ہوتا ہے۔

﴿الرَّحْمٰنُ (۱) عَلَّمَ الْقُرْآنَ (۲) خَلَقَ الْإِنسَانَ (۳) عَلَّمَهُ الْبَيَانَ (۴)﴾ [۲]

ترجمہ: "رحمٰن نے قرآن سکھایا، انسان کو پیدا کیا اور اس کو بولنا سکھایا۔"

اشرف المخلوقات ہونے کے سبب بنی نوع انسان کو ہی قوتِ گویائی نصیب ہوئی ہے۔

"انسان تعاون اور تعلقاتِ زبان کے تین بنیادی طریقوں (۱۔ سوال کرنا، ۲۔ حکم دینا، ۳۔ بیان کرنا) کے استعمال سے کامیاب ہو سکتا ہے۔ ان میں ہر طریقہ قدیم انسانوں کی قدیم آوازوں سے ترقی کرتا ہوا وجود میں آیا ہے۔" [۳]

ابتدائی یا خام بولی کی ترقی یافتہ صورت کو زبان کہا جاتا ہے۔ لہٰذا زبان انسان کا وہ فطری اور قدرتی ورثہ ہے جو کائنات کے آغاز سے ہی بنی نوع انسان کو ودیعت کیا گیا ہے اور مسلسل انسان کے پہلو بہ پہلو ارتقاء پذیر رہا ہے۔ اس لحاظ سے زبان و ثقافت کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔

ڈاکٹر جمیل جالبی لکھتے ہیں۔

"زبان چوں کہ ایک سماجی فعل ہے اسی لیے معاشرہ کا پورا کلچر زبان کے اندر ہی اپنا تار و پود بُنتا ہے۔ زبان ہی کے ذریعے سے اس زبان کے بولنے والوں کے مزاج میں مطابقت پیدا ہو کر طرز فکر و عمل کا اشتراک اور تہذیبی یک جہتی کا عمل پیدا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک زبان کے بولنے والے کسی دوسری زبان کے بولنے والوں کے مقابلے میں کلچر کی ہر سطح پر زیادہ قریب ہوتے ہیں۔ مشترک زبان کے ذریعہ معاشرے میں اپنے اجتماعی اور قومی وجود کا شعور پیدا ہوتا ہے۔ اس لیے زبان کلچر کی اہم ترین علامت ہے۔ جیسا کلچر ہوگا ویسی ہی زبان ہوگی۔" [۴]

تہذیب و تمدن، رسوم رواج باہمی میل جول، سماجی اور ثقافتی رابطہ، مذہبی میلانات کے درمیان زبان ایک پُل کا کام سر انجام دیتی ہے۔ شاطرانہ داؤ پیچ کی خصوصیت موجود ہوتے کئی وجہ سے زبان صرفی و معنوی و لفظی معیارات کو موقع محل کے مطابق ڈھال سکتی ہے۔ اسی لحاظ سے علم اللسان کا مطالعہ سماجی علوم میں شامل ہے۔ زبان ثقافت میں رنگ بھرتی ہے تو گفتگو کے نت نئے انداز، علاقائی لب و لہجہ، یعنی ڈائیلیکٹ (Dialect) یا عوامی بولی جنم لیتی ہے۔ یہی علاقائی، عوامی لب ولہجہ یا تحتی بولی "سلینگ" کے

زمرے میں آتی ہے۔ اردو میں سلینگ کو عوامی یا بازاری زبان کہہ کر عام طور پر نظر انداز کر دیا جاتا تھا۔ جب کہ لغات اور لسانیات کے حوالے سے یہ ایک مطالعاتی موضوع ہے۔ اردو سلینگ کو جانچنے سے پہلے سلینگ کی آغاز و ارتقاء، تاریخ اور عالمی معیار سلینگ کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ روز مرہ گفتگو میں زبان اہمیت کی حامل ہے۔ معاشرہ میں لوگوں کو ابلاغ کے لیے زبان کی ضرورت ہے۔ ابلاغ دو طریقوں سے ممکن ہے۔ معیاری یا رسمی ذریعہ اظہار اور غیر معیاری یا غیر رسمی ذریعہ اظہار۔

معیاری ذریعہ اظہار کو رسمی، ادبی، اخلاقی زبان کا بلند درجہ دیا جاتا ہے۔ معیاری اور غیر معیاری زبان میں فرق ہوتا ہے۔ معاشرہ میں اکثر معیاری اور غیر معیاری زبان کا استعمال ابلاغ کے اظہار میں ساتھ ساتھ چلتا ہے۔ غیر معیاری / غیر رسمی زبان کو انگریزی میں "سلینگ" کہا جاتا ہے۔ تقریری و تحریری طور پر ایسی زبان جو فحش ہو، معاشرتی سطح پر ممنوعہ الفاظ و محاورات پر مشتمل ہو کسی خاص طبقے، پیشے علاقے یا گروہ سے تعلق رکھتی ہے سلینگ کہلاتی ہے۔ سلینگ کی ماہیت ، اصول و استعمال سے پہلے سلینگ کے متعلق جاننا ضروری ہے کہ سلینگ کیا ہے۔ماہرین لسانیات و لغات کے ہاں سلینگ کی کیا تعریفیں ملتی ہیں اور سلینگ کی ابتداء وارتقاء کیسے ہوئی؟

سلینگ کے معانی وماہیئت

مختلف وقتوں میں ماہرین لسانیات نے سلینگ کے معانی وماہیئت مختلف طور پر بیان کیے ہیں۔ سلینگ کیا ہے؟ اس کے بارے میں ڈاکٹر رؤف پاریکھ لکھتے ہیں۔

> "سلینگ بے تکلفی کی زبان ہے۔ یہ جذبات اور احساسات کا عوامی انداز میں اظہار ہے بلکہ یہ عوامی شاعری ہے اور عوامی کا عامیانہ ہونا ضروری نہیں۔"[۵]

سلینگ کے حوالے پہلے اگر ہم انگریزی لغات میں اس کی تعریفات پر نظر ڈالیں تو وہ کچھ یوں ہے۔

BBC English Dictionary میں سلینگ کے متعلق درج ہے۔

> "Words, expressions and meanings when they very informal are referred to as slang."[6]

الفاظ، تاثرات اور معانی جب حد سے زیادہ غیر رسمی ہوں تو انہیں عوامی الفاظ / سلینگ کہا جاتا ہے

Bloomsbury English Dictionary میں ہے۔

Slang: Very casual speech or writing words expressions and usages that are casual, vivid or playful replacements for standard ones, are often short, lived and are usually considered unsuitable for formal context.
2. Language of exclusive Group form of language used by a particular group of People often deliberately created and used to exclude people outside the group."[7]

سلینگ: بہت ہی غیر رسمی تقریر یا تحریری الفاظ کے تاثرات اور استعمال جو معیاری الفاظ کے لیے غیر رسمی یا متبادل ہوتے ہیں۔، یہ زیادہ تر مختصر ہوتے ہیں اور عام طور پر رسمی سیاق کے لیے غیر مناسب سمجھے جاتے ہیں۔

یہ مخصوص گروہ کی زبان ہوتی ہے، جو ارادتاً تشکیل دی جاتی ہے تاکہ گروہ کے غیر متعلقہ (باہر کے افراد) کو خارج کیا جاسکے۔

The concise Columbia Encyclopedia میں سلینگ کے متعلق کچھ اس طرح درج ہے۔

Slang: vernacular vocabulary not generally acceptable informal usage. It is notable for its live lines, humor, emphasis brevity, novelty, and exaggeration. Most slang is faddish and ephemeral, but some words are retained for long period and eventually become part of the standard language."[8]

سلینگ: یہ وہ مقامی زبان ہوتی ہے ہے جو کہ عموماہر جگہ قابل قبول نہیں ہوتی اس کی قابل توجہ خصوصیات میں شوخ پن، مزاح، اختصار، نیاپن اورر مبالغہ آرائی شامل ہیں ہے سلینگ عموماً غیر واضح اور عارضی ہوتے ہیں لیکن بعض الفاظ لمبے عرصے تک زیر استعمال رہنے کے بعد معیاری زبان کا حصہ بن جاتے ہیں

Longman Dictionary of English میں سلینگ کے متعلق تعریف یوں بیان کی گئی ہے۔

Very informal language that includes new and sometimes not polite words and meanings is often used among particular group of people and is not used in serious speech or writing slang words and phrases are marked slang."[9]

نہایت غیر رسمی زبان جس میں نئے اور بعض اوقات غیر شائستہ الفاظ استعمال ہوتے ہیں جو کہ مخصوص گروہ کے لوگوں کے زیر استعمال ہوتے ہیں اور سنجیدہ تقریر اور تحریری زبان کے طور پر استعمال نہیں ہوتے، انہیں سلینگ کہا جاتا ہے

The concise Oxford Dictionary میں ہے۔

"Words phrases and that are regarded as very informal and are often restricted to special person in a specified profession, class etc."(10)

الفاظ اور اور جملے جو کہ نہایت غیر رسمی سمجھے جاتے ہیں اور جن کا استعمال کسی مخصوص شعبے یا جماعت کے لوگوں وغیرہ کے لیے مختص ہوں

Cobuild English Dictionary میں ہے:

"Consists of words, expressions and meanings that are informal and are used by people who know each other very well or who have the same interests. Archive liked to think be kept up with current slang….a slang term…" (11)

یہ ایسے الفاظ تاثرات اور معنی پر مشتمل ہوتے ہیں جو کہ غیر رسمی ہوتے ہیں اور ایسے لوگوں کے درمیان استعمال ہوتے ہیں جو ایک دوسرے کو بہت اچھی طرح جانتے ہوں یا ان کی دلچسپی کے امور مشترک ہوں۔

"The Merriam-Webster Dictionary of synonyms and antonyms" میں ہے۔

"Slang designates a class of mostly recently coined and frequently short lived terms are usages informally preferred to standard language as wing forceful, novel are voguish. The ever changing slang of college students."(12)

"سلینگ ایسی زبان ہے جو زیادہ تر حال ہی وجود میں آئی ہے اور اکثر مختصر عرصے کی اصطلاحات کی نمائندگی کرتی ہے جو غیر رسمی طور پر معیاری زبان پر ترجیح پاتے ہیں۔ یہ الفاظ با اثر جدید اور مقبول ہوتے ہیں جیسا کہ کالج کے طلبہ کا ہمیشہ بدلنے والے سلینگ،"

"Eric Partridge" نے سلینگ کے متعلق کچھ یوں کہا۔

"Slang the special vocabulary of low, illiterate or disreputable persons; low, illiterate language."(1756) likewise, Senses Jargon, (1802) illegitimate, colloquial speech(1818) in, impertinence, or abuse (1825) language is very improbable though not impossible Nonsense.(13)

"سلینگ ان پڑھ اور غیر مناسب لوگوں کی غیر معیاری زبان ہے (۱۷۵۶) جیسا کہ بازاری ذخیرہ الفاظ، جارگن (۱۸۰۲) ناجائز بول چال، غیر قانونی (۱۸۱۸) بے ہودہ زبان، گالیاں (۱۸۲۵)۔ روزمرہ استعمال کی نامناسب یا عامیانہ زبان، گالم گلوچ"

The Penguin English Dictionary میں ہے۔

"Informal vocabulary that is composed typically of new words are meanings in polite or volgure references and that belongs to conversation rather than written language."(15)

"غیر رسمی ذخیرہ الفاظ جو کہ نئے الفاظ اور معنی پر مشتمل ہوتے ہیں اور جن کے شائستہ یا غیر مہذب حوالہ جات کا استعمال اور تعلق تحریری زبان کے بجائے گفتگو سے ہوتا ہے۔"

مندرجہ بالا تمام لغات میں سلینگ کی تعریف سے یہ بات واضح ہوتی ہے۔

سلینگ ایسی زبان ہے جو غیر رسمی طور پر رائج ہے اور معیاری زبان کے معیار پر پورا نہیں اُترتی، یہ ایسے الفاظ و محاورت پر مشتمل ہوتی ہے جو خاص گروہ کے افراد استعمال کرتے ہیں۔ سلینگ مسلسل حالت تغیر میں رہتی ہے۔ جب پرانے الفاظ زیادہ استعمال ہو کر بوسیدہ ہو جائیں اور اپنا اثر کھو جائیں اور اس کی جگہ نئے الفاظ ردِ عمل کے طور پر وقتی طور پر سامنے آئیں، سلینگ کہلاتے ہیں۔ غیر مہذب، ناشائستہ، سوقیانہ، فحش، بازاری، مبتذل، غیر ثقہ، عامیانہ الفاظ و محاورات بھی سلینگ میں شامل ہیں۔ مگر تمام سلینگ کا ذخیرہ بھی ان الفاظ پر مشتمل نہیں ہوتا۔ سلینگ اور معیاری زبان کے درمیان فرق واضح کرنا آسان نہیں۔ یہ مسئلہ ہمیشہ پیچیدہ رہا ہے۔ ایک نسل کے استعمال کردہ سلینگ الفاظ اگلی نسل میں معیاری زبان کے ذخیرہ الفاظ کے طور پر شامل ہو سکتے ہیں۔ اس حوالے سے مزید وضاحت کے لیے ہم "Concise Oxford Companion English Language." میں سلینگ کے متعلق دیکھتے ہیں۔

"Slang is an ever-changing set of colloquial words and phrases generally considered distinct from and socially lower than the standard language. Slang is used to establish or reinforce social identity and cohesiveness especially with in a group, or with a trend or fashion in society at large. It occurs in all languages, and the existence of a short-lived vocabulary of this sort with in a language is probably as old as language itself, In its earliest occurrence in the 18c, The world slang referred to the specialized vocabulary of underworld groups and was used fairly interchangeably with CANT FLASH, ARGOT.(16)

"سلینگ ہمہ جہت بدلتے رہنے والے عام الفاظ اور جملوں پر مشتمل زبان ہے جسے معیاری زبان کے نسبت سماجی طور پر کم حیثیت سمجھا جاتا ہے سلینگ کسی مخصوص سماجی شناخت کو

مضبوط کرنے کے لیے کسی مخصوص رجحان یا فیشن کے ساتھ ہم آہنگی کے لیے استعمال کیا جاتا ہے ایسا تمام زبانوں میں ہوتا ہے اس طرح کے ذخیرہ الفاظ بھی بعض دفعہ اتنے ہی پرانے ہوتے ہیں جیسا کہ بذات خود وہ زبان پرانی ہوتی ہے۔اٹھارویں صدی میں لفظ سلینگ کے انتہائی ابتدائی استعمال میں اس کا مطلب جرائم پیشہ لوگوں کے زبان کے طور پر لیا جاتا تھا اور یہ چور اچکوں کی زبان کے متبادل کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔"

معلوم ہوتا ہے سلینگ الفاظ مسلسل تبدیلی کے عمل سے گزرتے ہیں۔عام روز مرہ الفاظ و محاورات سے ہٹ کر غیر معیاری زبان سلینگ کہلاتی ہے۔مزاحیہ، غیر شائستہ اور ایک خاص گروہ کے سماجی رویوں میں وہ الفاظ قابل قبول ہوتے ہیں۔یہ مخصوص الفاظ اور مطالب کی طرف اشارہ کرتی ہے۔استعاراتی زبان ہونے کی وجہ سے اس کے معانی و مفاہیم دور رس ہو سکتے ہیں۔عام بول چال یعنی بے تکلفی کی زبان کے وہ الفاظ جن کو مستند الفاظ سے کم درجے کا سمجھا جائے۔سلینگ ایسی زبان ے جو کہ مختصر الحیات ہے۔اس لحاظ سے سلینگ مختلف طبقات و گروہ کے درمیان درجہ بندی کو بھی ظاہر کرتی ہے۔مثلاً کسی دفتر، سکول، کالج تعلیمی اداروں، مختلف پیشوں سے تعلق رکھنے والے افراد جیسے منڈیوں کے بیوپاری، فوجی، جیل کے قیدی، چوروں، ٹھگوں وغیرہ کے اپنے اپنے سلینگ ہوتے ہیں۔وقت کے ساتھ ساتھ تبدیلی سلینگ کا خاصہ ہے۔سلینگ الفاظ عام بول چال اور روز مرہ میں بے تکلفی کے ساتھ تو استعمال ہوتے ہیں مگر ان کو معیاری زبان، ثقہ یا مستند زبان کا درجہ نہیں دیا جاتا اور یہ بھی ضروری نہیں کہ تمام سلینگ نئے ایجاد کردہ الفاظ پر مشتمل ہوں۔بالکل پرانے الفاظوں کو بھی نئے معانی و مفاہیم میں سلینگ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔مختصراً سلینگ اصل میں غیر رسمی وقتی زبان کو کہتے ہیں۔غیر رسمی زبان کے ایسے الفاظ جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ختم ہو جائیں سلینگ کہلاتے ہیں مگر اس زبان کے جو الفاظ زندہ بچ کر رسمی زبان کا حصہ بن جائیں پھر وہ الفاظ سلینگ نہیں کہلاتے بلکہ عام تحریر و تقریر میں شامل ہو کر اپنا معیار قائم کر لیتے ہیں اور معیاری زبان کا حصہ بن جاتے ہیں۔

سلینگ کا ارتقاء:

لفظ سلینگ اٹھارھویں صدی میں انگریزی میں داخل ہوا سلینگ کی اصل کیا ہے اور کہاں سے آیا۔ اس کے بارے میں مختلف نظریات سامنے آتے رہے۔اس مقصد کے لیے ۱۹۸۹ میں پیرس میں ایک کانفرنس کا انعقاد ہوا مگر حاضرین کی اکثریت سلینگ کے متعلق کسی حتمی تعریف پر متفق نہیں ہو سکی۔

"ناروبجین زبان میں "Sleng" انگریزی لفظ sling کے ہم معنی ہے۔ اور اسی سے ناروبجین زبان میں slengje Kjefton کا فقرہ بنا جو انگریزی میں To sling The Jaw کا لفظی مفہوم رکھتا ہے اور جس سے مراد ناگوار زبان استعمال کرنا ہے۔ لیکن بعض ماہرین اس سے اتفاق نہیں کرتے۔"(۱۷)

سلینگ دنیا میں موجود قدیم و جدید تمام زبانوں، انگریزی، فرانسیسی، جاپانی، چینی، اطالوی، جرمنی، لاطینی، ہندی، اُردو، عربی، فارسی، غرضیکہ علاقائی اور قبائلی زبانوں میں بھی اپنا وجود رکھتا ہے اور اس کا دائرہ کار وسیع کے ساتھ ساتھ نہایت پیچیدہ بھی ہے۔ فرانسیسی کروز (Francis Grose) نے "A classical Dictionary of Vulgar tongue" سلینگ ڈکشنری پہلی بار ۱۷۸۵ء اور ۱۸۵۸ء کے درمیان شائع کی مگر کچھ وجوہات کی بنا پر اس کو رد کر دیا گیا۔ اس کی پہلی وجہ یہ بنی کہ ڈکشنری میں تمام الفاظ مدلل نہیں تھے کیوں کہ سلینگ تحریری نہیں تقریری ریکارڈ ہے۔ زبان کے باقی ماندہ الفاظ کی ساخت، اقسام، بنانے کے قواعد، صرف و نحو کا علم اور تاریخ یہ سب ڈھونڈنے پھر آسان ہے اس کے برعکس سلینگ الفاظ کی بنیاد ڈھونڈنا ایک پیچیدہ اور مشکل عمل ہے۔ روایتی طور پر سلینگ کا استعمال لکھنے اور بولنے میں کتنے عرصے میں ہوا کوئی نہیں بتا سکتا۔ لفظ سلینگ کی اصطلاح ۱۸۶۰ء سے ۱۸۷۰ء کے درمیان استعمال ہوتی ہے۔ ایرک پیٹرج کے خیال میں لفظ سلینگ لکھنے سے صدیوں پہلے روز مرہ اور تقریر کی صورت میں استعمال ہوتا رہا ہے۔ اگرچہ معیاری زبان / بولی اور سلینگ میں فرق ہے کائنات کی ابتداء کے ساتھ ہی بولی اور زبان نے جنم لیا۔ سلینگ کی ابتداء بھی اتنی ہی قدیم ہے۔ دنیا کی تقریباً تمام زبانوں میں سلینگ پایا جاتا ہے۔ مگر باقاعدہ طور پر انگریزی زبان میں سلینگ لفظ اٹھارہویں صدی عیسوی میں ملتا ہے۔ لفظ سلینگ سے پہلے سلینگ کے دائرہ کار یا قریب قریب آنے والے الفاظ کو مختلف اصطلاحات سے پہچانا جاتا تھا۔ جنھیں آرگو (Argot)، کینٹ (Cant) یا جارگن (Jargon) کہا گیا ہے۔ مگر یہ تمام اصطلاحات (Terms) اپنے اپنے معانی و مفاہیم میں الگ درجہ رکھتی ہیں۔ ان تمام اصطلاحات کے فرق کو جولی کول مین (Julie Coleman) نے "A History of CANT and Slang Dictionary" میں اس طرح بیان کیا ہے۔

Cant: ظاہر دارانہ گفتگو، ریاکاری، دکھاوا

"Cant is the secret language of theirs and beggars, and is used for deception and concealment."

Jargon: اصطلاح پیشہ وراں، بازاری زبان،

Jargon is the specialized language of an occupational or interest group, functions, as often to exclude as to include.(18)

"کینٹ: چوروں یا بھکاریوں کی خفیہ زبان ہے جو کہ حقائق کو چھپانے یا دھوکہ دہی کے لیے استعمال ہوتی ہے

جارگن: یہ کسی یکساں پیشے یا دلچسپی سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی مخصوص زبان ہیں جو کہ لوگوں کو اس گروپ میں داخل یا خارج کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔"

اس کے مطابق "کینٹ" بھکاریوں اور چوروں کی مخفی زبان ہے اور جارگن ایسی اصطلاح ہے جو کسی خاص پیشہ وریا شعبے سے منسلک افراد ایک دوسرے سے گفتگو کے دوران استعمال کرتے ہیں۔ جب کہ سلینگ کے لیے پہلے کینٹ یا جارگن کا لفظ ہی استعمال ہو رہا تھا۔ کینٹ(CANT) بھیک مانگنے والوں کی گانے کے انداز میں صدائیں لگانے کو کہا جاتا تھا۔ اور بعد میں یہ فقیروں کے پیشے کی خاص اصطلاح بن گئی جب کہ جارگن خاص پیشے سے منسلک گروہ کی آپس میں گفتگو کو پوشیدہ رکھنے کی زبان تھی۔ ان اصطلاحات کا استعمال کسی کو دھوکا دینا مقصد ہر گز نہیں تھا بلکہ ایک ہی پیشے سے منسلک لوگوں کی گفتگو کو آپس میں ایک دوسرے کے لیے آسان بنانا تھا۔ جارگن ایسے ذخیرہ الفاظ پر مشتمل اصلاحات میں جو خاص اور اور غیر معمولی لوگ تجارت، بینکنگ، پولیس، چور، ٹھگ یا مختلف شعبہ جات میں لازمی استعمال کریں۔ بہت سے جارگن معیاری زبان کے قریب ہوتے ہیں۔ جارگن سلینگ کی طرح چھوٹے گروہ سے بڑے گروہ میں پھیلتے ہیں تا کہ باقی لوگ بھی اس کو سمجھ سکیں۔ جارگن کو مشکوک و مبہم زبان، مخصوص مقامی لہجہ اور بولنے کا جداگانہ انداز کہا جا سکتا ہے۔ اردو میں "رشید حسن خان" نے "مصطلاحات ٹھگی" کے نام سے ایک کتاب ۱۸۳۹ء میں شائع کی جس میں جرائم پیشہ افراد کی خفیہ زبان کا استعمال موجود ہے۔ جب کہ جارگن کسی جرائم پیشہ اصطلاحات کو ہی نہیں بلکہ سائنس، تجارت، معیشت، کاروبار ہر گروہ کے الفاظ کا ذریعہ اظہار ہوتا ہے۔ ان مخصوص اصطلاحات کو ان گروہ کا جارگن کہا جاتا ہے۔ جارگن زبان ایسی اصطلاحات پر مشتمل ہوتی ہے جو صوتی، صرفی، لغت جملہ کی ساخت کے اصولوں کے مطابق ہوں۔ جارگن کینٹ، سلینگ بظاہر قریب قریب دکھائی دیتے ہیں جب کہ ماہرین لغت اور ماہر لسانیات ان تمام تعریفوں کو ایک ہی جگہ مرکوز نہیں کرتے مگر کچھ الفاظ کی پیچیدگیاں ان معاملات کو اُلجھا دیتی ہیں۔ سلینگ کے طور پر استعمال ہونے والے الفاظ کہیں جارگن یا کانٹ بھی کہلاتے ہیں۔ ماہرین لغت

کہیں ان الفاظ کو ملا دیتے ہیں جب کہ کانٹ اور سلینگ کا مطلب کہیں جارگن ہو جاتا ہے۔ ان سب کا استعمال مختلف لغات میں پایا جاتا ہے۔ اس طرح عوامی یا بازاری زبان جو کہ روز مرہ یا عام بول چال کی زبان کہلاتی ہے اس میں اور سلینگ کی تعریف لغات میں الگ الگ درج ہے۔

"The Oxford Thesaurus an A-Z Dictionary of synonyms" میں ہے۔

"Informal; used in everyday Colloquial روز مرہ / عام بول چال conversation and writing, especially in the popular press and in dramatic dialogue; sometimes avoided where more formal language is felt to be appropriate, as in business, correspondence, scholarly works, technical reports, documents etc.

Slang: گلی محلے کی زبان / خاص گروہ کی زبان

> Belonging to the most informal register and characteristics of spoken English; often originating in the cult language of a particular socio-cultural group. Not sufficiently elevated to be used in most writing (aside from dialogue), although often found in the popular press and frequently heard on popular radio and television programs."(19)

> "غیر رسمی زبان جو کہ روز مرہ گفتگو یا عام بول چال اور تحریر میں استعمال ہو بطور خاص پریس اور ڈرامائی مکالموں میں ایسے مواقع جہاں زیادہ رسمی زبان کو ہنر سمجھا جائے وہاں اس کو استعمال نہیں کیا جاتا۔ مثلاً کاروباری خط و کتابت، علمی کتب، تکنیکی رپورٹ، دستاویزات وغیرہ سلینگ کا تعلق نہایت غیر رسمی زبان سے ہے جو کہ زبانی طور پر استعمال ہوتی ہے عموماً اس کا تعلق کسی مخصوص سماجی اور ثقافتی گروہ سے ہوتا ہے اس کو تحریری زبان میں زیادہ استعمال نہیں کیا جاتا ماسوائے (مکالمے کے) لیکن پریس، ٹی وی، ریڈیو کے مشہور پروگرام میں یہ عموماً سنی جا سکتی ہے۔"

سماجی، ثقافتی اقدار اور رسم و رواج ہر معاشرہ کا حصہ ہونے کی وجہ سے گفتگو کا انداز بھی خاص رکھتے ہیں۔ ہر علاقے کی زبان دوسرے سے الگ اظہار بیان رکھتی ہے۔ وہ زبان عام اور روز مرہ میں بے تکلفانہ طور پر استعمال ہو رہی ہوتی ہے۔ عام بول چال یا روز مرہ کی زبان اس علاقہ کے رسمی معیار زبان پر پورا اترتی ہے اور تحریر و تقریر میں استعمال ہوتی ہے۔ جب کہ سلینگ غیر رسمی اور غیر معیاری زبان ہے اور مخصوص معاشرتی اور ثقافتی گروہ کے اظہار کی زبان ہے اکثر تقریر میں آتی ہے مگر تحریر میں نہیں آتی۔

اس حوالے سے جولی کول مین "Julie Coleman" "A History of CANT and Slang Dictionary" میں روز مرہ اور سلینگ کی وضاحت کچھ اس طرح کرتی ہیں۔

> "Colloquial language is the language of conversation, dialect terms are restricted to a geographical region.
> Slang is usually short-lived and often belong to a specific age group or social clique. It is used like fashion, to define in groups and out-groups."(20)

"عامیانہ / سادہ زبان، گفتگو کی زبان ہے، مقامی اصطلاحات مخصوص جغرافیائی حدود تک محدود ہوتی ہیں سلینگ عموماً کم دیرپا ہوتی ہے اور اس کا تعلق کسی مخصوص عمر کے افراد یا سماجی گروہ سے ہوتا ہے یہ اپنے اور پرائے کے درمیان فرق کرنے کے لئے فیشن کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔"

عوامی زبان یا روز مرہ کی زبان کسی خاص علاقے کے مقامی لہجوں سے مطابقت رکھتی ہے۔ جب کہ سلینگ الفاظ کسی خاص عمر کے افراد یا معاشرتی گروہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور یہ الفاظ دیرپا نہیں ہوتے۔ مختصر الحیات ہونے کی وجہ سے تغیر پذیر رہتے ہیں۔ یہ فیشن کے طور پر یا دوسرے گروہ سے منفرد لگنے کے شوق میں استعمال کیے جا رہے ہوتے ہیں۔ مندرجہ بالا تمام تعریفوں سے پتہ چلتا ہے کہ سلینگ تو عوامی بولی یا روز مرہ کے قریب قریب ہے مگر جارگن عوامی بولی نہیں ہے۔ جب کہ "ARGOT" اور "CANT" مخفی، پوشیدہ اور خفیہ زبانیں کہلائی جاتی ہیں۔ آرگو اور کینٹ "سلینگ" کے قریب قریب ہو سکتے ہیں۔ آرگو معاشرے کے آوارہ گروہوں، بدمعاشوں، خانہ بدوشوں اور سمگلروں کی خفیہ زبان ہے۔ آرگو "Argot" اصل میں فرانسیسی لفظ ہے۔ اور "Secret language" کے طور پر استعمال ہو رہا ہے۔ "The Merriam Webster Dictionary" میں آرگو "Argot" کے متعلق اس طرح درج ہے۔

"Argot" چور بولی، ٹھگ بولی، چور اُچکوں کی مخصوص زبان، عامیانہ بولی۔

It is the pride to a peculiar, often almost secret language of a clique are other closely knit group."(21)

"یہ کسی مخصوص گروہ کی پوشیدہ اور اور فخریہ طور پر خاص زبان ہوتی ہے،"

معاشرتی ناپسندیدہ گروہ کی مخصوص خفیہ زبان آرگو کہلاتی ہے۔ اس طرح کینٹ، آرگو سے اگلے مرحلے پر سلینگ الفاظ آتے ہیں۔ کیوں کہ آرگو بھی خفیہ زبان ہے جس کو ایک مخصوص گروہ ہی سمجھ سکتا ہے

مگر اس میں معاشرہ کے ناپسندیدہ گروہ شامل ہیں۔ مصنفین اپنی کہانیوں کے ناپسندیدہ کرداروں میں تحریری طور پر آر گو کا استعمال کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ جو اپنی معنیاتی جہت کے ساتھ اُن مخصوص کرداروں میں سمجھا اور بولا جا رہا ہوتا ہے۔ کیوں کہ آر گو کے الفاظ خاص گروہ کی نمائندگی کر رہے ہوتے ہیں۔(Dialect) کسی بھی زبان کا مقامی لہجہ، بولی، مقامی زبان کہلاتا ہے۔ ہر علاقہ کا اپنا لہجہ یا انداز بیان(Dialect)ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی انگریزی میں بہت سی اصطلاحات ہیں جو سلینگ کے معنی کے قریب قریب بولی جاتی ہیں مگر وہ مکمل طور پر سلینگ کے زمرے میں نہیں آتی۔

Bloomsbury Dictionary of Contemporary Slangکے مصنف ٹونی تھورن (Tony Thorne)کے بقول سلینگ نہ جارگن ہے نہ خفیہ کوڈ، نہ بولی نہ روز مرہ زبان کا ناقابل قبول استعمال نہ ہی یہ کوئی محاورات ہیں نہ ہی کوئی تکیہ کلام (Catch Phrase)نہ صحافیانہ نگارش، نہ ہی کوئی نیا لفظ پرانے کے لیے استعمال (Neologism) نہ ہی کوئی رمزیہ الفاظ (Buzz Word)نہ ہی کسی کی نجی / انفرادی زبان(Idiolect) بلکہ اس میں ایسے سب عناصر یکجا ہو سکتے ہیں کہ اس میں ایسی تمام مثالیں مل جائیں گی۔(Neologism)نئے لفظ یا نئی ترکیب کو کہتے ہیں جو نئے معنی دے۔ الفاظ سازی کا علم بھی اسی اصطلاح میں آتا ہے۔ اسی طرح(Vulgarity / vulgarism) بازاری، گنوار، سوقیانہ، فحش، بھرا، بے ہودہ، اوچھا، گری ہوئی سطحی حرکت جیسے الفاظ شامل ہیں۔ ماہر لسانیات و لغات آر گو، کینٹ، جارگن، روز مرہ اور سلینگ کو ایک ہی جگہ جمع نہیں کرتے بلکہ ان الفاظ میں باریک پیچیدگیاں موجود ہونے کے سبب تعریفات میں ان کے فرق کو واضح کرتے ہیں۔ سلینگ کے طور پر استعمال ہونے والا لفظ کبھی جارگن یا کینٹ بھی کہلاتا ہے اور کہیں کانٹ اور جارگن سلینگ، جارگن ہو جاتا ہے۔ جب کہ ہم تاریخی اور سماجی حوالوں سے ہی سلینگ کے فرق کو سمجھ سکتے ہیں۔ معاشرہ میں لوگ اپنی بات زبان کے ذریعے سے سمجھاتے ہیں اسی لحاظ سے سلینگ مسلسل زبانی تغیر کے سفر میں رہتا ہے۔ انگریزی میں ایک اصطلاح(Shop talk)یعنی کسی کاروبار کی مخصوص اصطلاح پر مبنی گفتگو شاپ ٹاک کہلاتی ہے۔

"The online slang Dictionary American and urban Slang" دی آن لائن سلینگ ڈکشنری امریکن، انگلش اینڈ اربن سلینگ" کے نام سے آن لائن سلینگ لغت ۱۹۹۶ء میں سب سے پہلے ویب پر آئی۔ یہ سب سے بڑی سلینگ لغت ہے جس میں 24000 الفاظ اور ۱۷۰۰۰ جملے و محاورات شامل تھے۔ اس آن لائن سلینگ ڈکشنری میں معنی و مفاہیم کی تقریباً ۶۰۰ کے قریب درجہ بندی کی گئی ہے جس میں

۱۷۰۰۰ سے زائد روز مرہ بول چال کے الفاظ و محاورات کے معنی و مفاہیم موجود ہیں۔ اس ڈکشنری میں ٹی وی پروگراموں، فلموں، خبروں اور دیگر ذرائع سے ۵۷۰۰ حوالے موجود تھے۔ مگر گوگل کے جرمانے کی وجہ سے حوالہ جات ہٹا دیئے گئے ہیں۔ اس میں سلینگ تھیسارس کی ۶۰۰ سے زائد اقسام ہیں جس میں خاص کر فحش، جدید، اعداد و شمار اور نقشہ جات کے موضوع پر استعمال ہونے والے سلینگ الفاظ کی نشاندہی کی گئی ہے۔ مختلف زبانوں میں مختلف حوالوں سے سلینگ پر تحقیقاتی کام جاری ہے کہیں صرف طلبہ، سکول، کالج، یونیورسٹی کے ایک خاص گروہ پر کام ہو رہا ہے۔ اور کہیں روز مرہ انٹرنیٹ، فلم پروڈکشن میں استعمال ہونے والے سلینگ کو موضوع تحقیق بنایا جا رہا ہے۔ امریکہ میں سلینگ پر سب سے زیادہ کام ہوا ہے جس میں سٹریٹ سلینگ سے لے کر شیشہ بار تک یہ تحقیق کی جا چکی ہے۔ ۲۰۰۶ء میں انڈیا میں طلباء کے سلینگ پر کام ہوا ہے اور ۲۰۱۴ء میں ملائشیا میں یونیورسٹی کے انڈر گریجوئٹس طلباء کے سلینگ کے حوالے سے تحقیقات کروائی گئی ہیں۔ جان آئیٹو کی لکھی آکسفورڈ ڈکشنری آف ماڈرن سلینگ (دس ہزار) ۱۰۰۰۰ سلینگ الفاظ و محاورات پر مشتمل ہے۔ ۱۹۹۸ء میں آکسفورڈ یونیورسٹی پریس سے یہ لغت شائع ہوئی۔ اس لغت میں تمام شعبہ جات کی الگ الگ گروپ بندی کی گئی ہے اور ہر گروپ کے سلینگ کے معانی درج ہیں۔ جیسے جسم اور اس کے حصے، لوگ اور معاشرہ، کھانے پینے کی اشیاء، ضروریاتِ زندگی کی اشیاء، روز گار، رقوم، رجحان، رویے، ہیجان، جانوروں کے متعلق جگہ اور مقام، سوچ اور ابلاغ، وقت، میڈیا، فنون لطیفہ اور تفریح وغیرہ کے متعلق سلینگ کی فہرست اس لغت میں درج ہے۔ جان آئیٹو "John Ayto" ڈکشنری کے مقدمہ میں لکھتا ہے۔

> "Our longstanding love affair with the undignified bits of our language-the unguarded vocabulary of conversation, the quirky slang of in groups, the colorful outburst of lexis in extremis assured us a continuing tradition of colleting such words together in dictionaries."(22)

"ہمارا اپنی زبان کے ان غیر شرف یافتہ ٹکڑوں سے دیرینہ عشق، گفتگو کے غیر محفوظ ذخیرہ الفاظ، کسی مخصوص گروہ کے درمیان استعمال ہونے والی نرالی بول چال اور رنگین الفاظ کا رہگزار دھارا اور انتہا پسندی میں استعمال ہونے والی اصطلاحات ہمیں ایک جاری رہنے والی روایت کے طور پر ان الفاظ کو ڈکشنری میں محفوظ کرنے پر زور دیتا ہے۔"

ایرک پیٹرج کی سلینگ پر لکھی گئی لغت "Eric Partridge's Dictionary of Slang and unconventional English." سلینگ بہت مشہور ہوئی۔ "ایرک پیٹرج کی سلینگ لغت اپنی تمام تر خامیوں کے باوجود سلینگ کے موضوع پر بہترین لغت تصور کی جاتی ہے۔ یہ ۱۹۷۰ء تک کے سلینگ الفاظ پر مشتمل لغت ہے ایرک پیٹرج ۱۹۷۹ء میں انتقال کر گئے تھے۔ انگلستان کے مشہور پبلشر (Rout ledge) نے ۱۹۷۰ء کے بعد کے سلینگ کا احاطہ (The New partridge Dictionary of Slang and unconventional English) کے نام سے ۲۰۰۶ء میں کیا اور دو جلدوں پر مشتمل ضخیم لغت شائع کی۔ اس لغت کے چیف ایڈیٹر TOM DALZELL اپنی کتاب (The Slang of Sin) کے نام سے شائع کر چکے تھے۔ پیٹرج کی لغت زیادہ تر انگلستان کے سلینگ الفاظ کا احاطہ کرتی ہے۔ اس میں امریکن سلینگ کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ ۲۰۰۶ء میں لکھی گئی نئی لغت میں امریکن سلینگ کے ذخیرہ کو بھی اس میں شائع کیا گیا کیوں کہ (TOM DALZELL) لغت کے چیف ایڈیٹر تھے اور ان کا تعلق امریکہ سے ہے۔ اس لحاظ سے انگلستان اور امریکہ دونوں علاقوں کے سلینگ الفاظ کا بہت سا ذخیرہ اس لغت میں موجود ہونے کی وجہ سے یہ لغت دلچسپ اور بہترین لغت تصور کی جاتی ہے لیکن تمام زبانوں پر مشتمل سلینگ کی جامع لغت کے لیے J.Green کی مرتب کردہ "Cassell's Dictionary of Slang" بہترین ہے۔ اسی وجہ سے بہت سے مقامات پر وہ ماحول اور گفتگو کا مواد ریکارڈ نہ ہو سکا۔ مثلاً بعض فحش الفاظ، گالیاں، لطائف یا مضحکہ خیز تاثرات، پر تجسس گفتگو کے رمز جو ہر کسی کی سمجھ اور فہم کے مطابق نہیں ہو سکتے وہ لغت میں شامل نہیں تھے۔ سلینگ چوں کہ تغیر پذیر ہے اور یہ الفاظ مسلسل بدلتے رہتے ہیں اس لحاظ سے اس کی اہمیت کا اندازہ اس کے استعمال کے وقت میں ہی صحیح طور پر سامنے آ سکتا ہے۔ حالیہ وقت میں یا تو وہ سلینگ ختم ہو چکے ہوں گے یا بدل چکے ہوں گے۔ یا اپنی وہ چاشنی جو اس دور اور مقام پہ تھی وہ کھو چکے ہوں گے اور موجودہ دور میں ان کو بے ضرر اور عجیب سمجھا جائے گا۔ اس طرح سلینگ الفاظ کے کچھ معنی تو اصل کے قریب ہوتے ہیں لیکن نقطہ نظر تبدیل ہونے کی وجہ سے معنی و مفہوم میں الجھاؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ ان سب باتوں کے باوجود دور حاضر تک سلینگ مکمل ایک علم اور زبان کا درجہ رکھتا ہے۔ امریکہ اور بیشتر ملکوں کی بیشتر زبانوں میں سلینگ لغات لکھی جا چکی ہیں اور مسلسل اس پر کام ہو رہا ہے۔ تقریباً ہر زبان کی اپنی سلینگ لغت موجود ہے۔ اور اب اردو میں بھی سلینگ لغات کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے کام کیا جا رہا ہے۔

سلینگ کی ماہیئت

کسی بھی اخلاقی، سماجی و ثقافتی اقدار، رسم و رواج ابلاغ ضروریات ہر زبان میں پائی جاتی ہیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ زبان میں تغیر ترمیم اصلاح، ارتقائی عمل کا حصہ ہے۔ جس میں کچھ الفاظ مر جاتے ہیں اور کچھ الفاظ زندہ رہتے ہیں۔ جو الفاظ مر جاتے ہیں اُن کی وجہ یہ ہے کہ معاشرہ میں اُن کا استعمال کم ہوتے ہوتے ختم ہو جاتا ہے۔ جب کہ زیادہ استعمال میں آنے والے الفاظ زبان میں اپنی جگہ بنانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ سلینگ کا تعلق بھی زبان کے انہیں کم استعمال میں آنے والے غیر رسمی الفاظ کے ساتھ ہے۔ عام طور پر سلینگ نوجوانوں کی زبان سے اخذ کیے جاتے ہیں۔ نوجوانوں کی ثقافت، انداز، ذہنیت، ماحول کی عکاسی ان کے استعمال کردہ سلینگ سے ہوتی ہے۔ سلینگ کی ماہیئت و نوعیت کے حوالے سے یہ بات قابل توجہ ہے سلینگ صرف الفاظ پر مشتمل نہیں ہوتے بلکہ ان میں مختلف تراکیب کے ساتھ ساتھ محاورات، کہاوتیں، مقولے، قواعد کی تبدیلیوں کے بعد بننے والے الفاظ، اختراعی الفاظ، استعاراتی زبان، مرکبات، املاء کی ردوبدل کے بعد بننے والے الفاظ، لہجے سے بگڑے الفاظ بھی شامل ہیں چوں کہ سلینگ غیر معیاری اور بے تکلفی کی زبان ہے۔ اسی لیے اپنے اپنے گروہوں کے مزاج کے مطابق سلینگ کا چناؤ گفتگو کا حصہ بنتا ہے۔ گلی محلوں میں استعمال کیے جانے والے سلینگ، دفاتر کے ملازمین کے سلینگ، تعلیمی اداروں میں سکول کالج کے طلباء کے سلینگ، ریلوے کے شعبے سے وابستہ ملازمین کے سلینگ، خواتین کی زبان میں سلینگ، صحافتی سلینگ، کلبوں اور شراب خانوں کے سلینگ، چوروں اور ٹھگوں کے سلینگ، نوجوانوں کے سلینگ اور آج کل انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کی بات چیت / گفتگو یا زبان میں سلینگ وغیرہ موجود ہوتے ہیں۔ سلینگ کا دائرہ کار اصل میں وسیع ہے کہ وہ معاشرتی، جغرافیائی، علاقائی حدود کو پار کرتا ہوا پورے ملک تک پھیل جاتا ہے۔

"The Oxford Dictionary of Modern Slang" کے دیباچے میں اس طرح درج ہے۔

> "جہاں تک سلینگ کے "Non Standard" غیر معیاری ہونے کا سوال ہے تو حقیقت یہ ہے کہ آج کسی بھی لفظ کو کتنا ہی معیاری اور مستند سمجھا جائے وہ کسی نہ کسی زمانے میں غیر معیاری یا غیر رسمی رہ چکا ہے۔ خاص طور پر پرنٹنگ پریس ایجاد ہونے سے پہلے ہر زبان کا بہت سا حصہ غیر رسمی اور سلینگ الفاظ پر ہی مشتمل تھا۔"[۲۳]

زبانوں کے زندہ اور نمو پذیر رہنے کی خاصیت کے سبب لسانی و صوتی تغیر جاری و ساری ہے اور غیر معیاری الفاظ معاشرہ میں رواج پا جانے کے بعد مستند اور معیاری زبان کا درجہ بن سکتے ہیں۔

جان آئیٹو سلینگ تھیسارس میں کہتا ہے۔

"ہر طرح کے غیر معیاری اور غیر رسمی روزمرہ کی گفتگو سلینگ نہیں ہوتی مگر ہر سلینگ لفظ یقیناً غیر رسمی ہوتا ہے"(۲۴)

سلینگ غیر معیاری زبان ہونے کے باوجود معاشرہ میں کثرت سے استعمال ہو رہی ہوتی ہے۔ ابتدائی بولی ترقی کرتی کرتی زبان کا روپ دھار لیتی ہے۔ سلینگ کو ابتدائی بولی کہا جا سکتا ہے۔ کسی بھی نئے لفظ کی ایجاد نچلی سطح سے شروع ہوتی ہے۔ یا وہ لفظ معاشرہ میں شرف قبولیت کے درجے تک پہنچ جاتا ہے یا دھتکارا جاتا ہے۔ دھتکارے یا رد کیے جانے والے نئے الفاظ اپنی موت آپ مر جاتے ہیں اور شرف قبولیت حاصل کرنے والے الفاظ مروجہ زبان و ادب کا حصہ بن کر زبان کی وسعت میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ سلینگ کا یہ سفر ہر زبان میں کہیں آہستہ اور کہیں تیز مختلف رفتار کے ساتھ چلتا رہتا ہے اس طرح سلینگ زبانی تغیر کا ذریعہ مانا جاتا ہے۔ ماہرین لسانیات کا کہنا ہے کہ زبانوں کا تغیر نوجوان نسل کی گفتگو کے نمونوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ سلینگ کا پیشتر حصہ نوجوانوں کی تقریروں میں پایا جاتا ہے۔ دنیا کی سبھی زبانوں میں سلینگ کی بناوٹ ترتیب و تشکیل کے بہت سے انداز ہیں۔ سلینگ کبھی پرانے الفاظ میں تھوڑی سی صرفی یا نحوی تبدیلی کر کے بھی ممکن ہو سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ املاء کی ترتیب کو بدلنے سے بھی نئے سلینگ الفاظ بنائے جاتے ہیں۔ یا دو مختلف الفاظ کو ملا جلا کر ایک نئی ترکیب اختراع کر لی جاتی ہے۔ لفظوں کی تراش خراش یا مرکبات میں لسانی و معنوی تبدیلی بھی سلینگ کا سبب بن جاتی ہے۔ کچھ الفاظ سلینگ میں استعارہ کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ سابقے، لاحقے کے استعمال سے بھی لفظوں کے معانی میں تبدیلی رونما ہو جاتی ہے اور نئے الفاظ جنم لیتے ہیں۔ مخففات کا استعمال بھی معاشرہ میں رائج ہوتا جا رہا ہے۔ مترادفات یا سابقے لاحقوں میں سے الفاظ کی ترتیب بدل کر بنائے جانے والے نئے الفاظ سلینگ کا سبب بنتے ہیں۔ اسمائے صوت ذریعہ اظہار کی وجہ بنتی ہیں۔ نوجوان نسل سلینگ کا استعمال زیادہ کرتی ہے کیوں کہ وہ جدت کی خواہشمند ہوتی ہے۔ اس لیے نت نئے الفاظ فیشن کے طور پر نوجوان نسل میں عام ہو جاتے ہیں کیوں کہ ان میں ایجادات کا جذبہ بڑی عمر کے لوگوں کی نسبت زیادہ ہوتا ہے۔ نوجوان نسل اپنے روزمرہ کے معمولات، گفتگو، دوستوں کی صحبت اور کھیلوں میں سلینگ اختراع کرتے ہیں۔ یہ سلینگ ذخیرہ الفاظ زبان کو وسعت دینے میں معاون ہوتے ہیں۔ لیکن رسمی لغت میں ان کی فہرست کا

اندراج نہیں ہوتا۔ الفاظ و محاورات کا ایسا ذخیرہ جو کہ غیر رسمی اور عام زبان کے مقابلے میں زیادہ استعاراتی ہو سلینگ کہلاتا ہے۔

انگریزی اور کچھ دوسری زبانوں میں بھی تقریری و تحریری ایسی زبان جو فحش ہو اور معاشرتی سطح پر جس کا استعمال ممنوعہ الفاظ و محاورات پر مشتمل ہو اور کسی خاص گروہ کی ترجمان ہو سلینگ کے زمرے میں آتی ہے۔ سلینگ پر سب سے زیادہ جارگن کی خصوصیات اثر انداز ہوتی ہیں اور سلینگ کا استعمال گستاخی، حکم عدولی، طنز یا مذاق کے طور پر کیا جا سکتا ہے۔ معاشرہ میں ہر شعبے سے منسلک افراد سلینگ الفاظ کو بخوبی زبان کا حصہ بنا لیتے ہیں اور یہ کسی بھی زبان میں بخوبی ضم نہیں ہوتا بلکہ تیل اور پانی کی طرح الگ الگ ہی لگتا ہے مگر بات کہنے والے کا اگر مقصد سمجھنے والے کو حاصل ہو جائے تو معاملہ حل ہو جاتا ہے۔ یہ تمام محرکات لسانی و معاشرتی عمل میں شامل ہوتے ہیں۔ دنیا میں رہنے والے ہر عمر، ہر نسل، ہر علاقے کے افراد سلینگ بولتے ہیں لیکن ہر طبقے کو اپنے اپنے سلینگ کو اپنی گفتگو میں کس جگہ استعمال کرنا ہے اس بات کا علم ہوتا ہے جو کہ دوسرا گروہ نہیں جان سکتا۔ سلینگ اپنی عدم موجودگی میں بھی اپنے ہونے کا احساس دِلاتے ہیں۔ جدید سلینگ پرانے سلینگ کی نسبت زیادہ رنگین اور پُر اثر ہوتے ہیں۔ کیوں کہ غیر رسمی الفاظ کا قطعی مطلب غیر اخلاقی اور معیوب گفتگو نہیں ہوتا بلکہ ان الفاظ کے ذریعے حس مزاح و فن سے متعلق الفاظ و محاورات شامل ہوتے ہیں اور کبھی کبھی انسان اپنے غصہ، ہیجان، اور پریشانی کا اظہار بھی سلینگ میں یا غیر رسمی زبان میں کرتا ہے۔ زندہ زبانیں صرف الفاظ کا مجموعہ نہیں ہوتیں کہ تمام حالات میں یکساں طور پر استعمال ہو سکیں۔ زبان کی نوعیت ایسی ہوتی ہے جس کے عناصر کا اہتمام مختلف طریقوں کی مدد سے کیا جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک ہی بات کرنے کے بہت سے طریقے ہوتے ہیں۔ اب یہ حالات و واقعات پر منحصر ہے کیوں کہ درجہ بدرجہ انسان اپنے تعلقات کے مطابق اپنی گفتگو کو اقدار میں ڈھالتا ہے۔ کسی بھی لفظ کے سلینگ ہونے یا نہ ہونے کا انحصار اس بات پر ہے کہ پہلے پس پردہ بات کا علم ہو کہ وہ کس پیرائے میں ہو رہی ہے۔ بات کے پس پردہ تناظر کے بغیر سلینگ ہونے یا نہ ہونے کا دعویٰ نہیں کیا جا سکتا۔ مثلاً روز مرہ زبان و لغت میں " تتلی" حشرات کے معنی میں ہے لیکن معاشرہ کے خاص گروہ میں لفظ " تتلی" نو عمر، خوب صورت خواتین کے لیے بطور سلینگ استعمال ہوتا ہے۔ روز مرہ زندگی میں بولے جانے والے عام الفاظ کے استعمال کی تلاش سے غیر رسمی زبان کی ابتداء کیسے ہوتی ہے۔ اس بات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ لوگوں کے رویوں اور مزاج کے مطابق گفتگو میں بھی غیر رسمی الفاظ عمومی استعمال ہو رہے ہوتے ہیں۔ سلینگ کا استعمال انفرادی طور پر تخلیقی

صلاحیتوں کو اُبھارنے کی اجازت دیتا ہے۔ کچھ لوگ غیر ارادی طور پر ایسے الفاظ کا استعمال کر دیتے ہیں جن کا لغت میں استعمال نہیں۔ کچھ لوگ اپنی ثقافت کو دوسروں سے منفرد یا ممتاز کرنے کے لیے نئے سلینگ الفاظ استعمال کر رہے ہوتے ہیں۔ زندہ اور رائج رہنے والے سلینگ زبان کا حصہ بن جاتے ہیں جن کو زمانے کی رفتار روند دیتی ہے اور وہ گردش زمانہ میں کہیں گم ہو کر اپنی حیثیت کھو دیتے ہیں۔ کچھ لوگ بھدی، غیر معیاری، بے ہودہ اور بد تمیز زبان سمجھتے ہوئے سلینگ الفاظ کے استعمال سے اجتناب کرتے ہیں جب کہ کچھ دوسروں سے منفرد نظر آنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

سلینگ قومی / معاشرتی زبان پر کیسے اثر انداز ہوتا ہے؟

ادبی زبان کے برعکس اپنے عام چلن، روزمرہ کی زبان "دیسی زبان" (vernacular) یا مقامی زبان کہلاتی ہے۔ جب لوگ اپنی مقامی / دیسی زبان میں سلینگ الفاظ استعمال کر رہے ہوتے ہیں تو اصل میں وہ مختلف زبانوں کے الفاظ مِلا جلا کر نئے الفاظ (سلینگ) تشکیل دے رہے ہوتے ہیں اور پھر یہ مقامی یا دیسی زبان قومی زبان پر بھی اثر انداز ہو رہی ہوتی ہے۔ زبانوں میں جمود نہیں ہوتا وہ متحرک ہوتی ہیں۔ اسی لیے زندہ رہتی ہیں جس طرح انگریزی زبان میں اطالوی اور یونانی زبان شامل ہیں اور اردو زبان میں فارسی اور عربی ذخیرہ الفاظ کی کثرت پائی جاتی ہے اور دیوناگری میں سنسکرت کے اثرات ملتے ہیں۔ اس طرح ایک زنجیر کی طرح زبانوں میں تسلسل قائم رہتا ہے۔ تہذیبوں کے پھلنے پھولنے کے ساتھ ساتھ تبدیلی رونما ہوتی ہے اور زبان میں وسعت آنا شروع ہو جاتی ہے۔ اسی وجہ سے بولیاں زبانوں کا روپ دھار لیتی ہیں کچھ ماضی کے روایتی قصے بھی سلینگ بن جاتے ہیں اور کچھ الفاظ معدوم ہو جاتے ہیں۔ ماہرین لسانیات کے نقطہ نظر سے سلینگ زبان کے اندر اسلوب کا درجہ رکھتی ہے اور قواعد و ضوابط کی صورت میں انتہائی آخری سرے پر موجود ہوتی ہے۔ رسوم و قیود کی پابندی عالمانہ زبان میں تو بہت دور کی بات ہے بلکہ غیر رسمی اور غیر مستند میں بھی اس کا درجہ بے تکلفی کے بعد آتا ہے۔ جہاں زبان اتنی چٹخارے دار اور پر کشش ہو جاتی ہے اور اتنا اچھوتا، نیا پن آ جاتا ہے کہ آدمی اجنبیوں کے درمیان استعمال نہیں کرتا۔ سلینگ میں زبان کی وہ تمام صورتیں شامل ہوتی ہیں جن کے ذریعے اپنی شناخت کسی ذیلی گروہ جیسے سیاست دان، جرائم پیشہ افراد، طالب علموں، جواری، شرابی، کبابی، زانی اور طوائفیں سب کے ساتھ کرتا یا ان کے درمیان سرگرم عمل رہتا ہے۔

سلینگ کوئی ایسا لفظ یا ترکیب ہے جو کسی خاص طبقے تک محدود ہے یہ طبقہ دو افراد سے لے کر ہزاروں، لاکھوں افراد پر بھی مشتمل ہو سکتا ہے اور کسی خاص نسلی یا پیشہ ور گروہ سے بھی اس کا تعلق ہو سکتا

ہے۔ بعض گروہوں کے سلینگ خود بخود وجود میں آتے رہتے ہیں جیسے امریکہ میں انتہائی مہنگے سکولوں میں پڑھنے والوں کو یا مختلف علاقوں میں رہنے والے سیاہ فاموں کو "Preppies" کہا جاتا ہے لیکن بعض گروہ ایسی زبان دانستہ بھی تخلیق کرتے ہیں۔ انگلستان والے Sloan Rangers اور کیلفورنیا کی "vals" بھی اسی قسم کے سلینگ ہیں۔ ۱۹۷۳ء میں سلون رینجرز یا سلون لفظ پیٹر یارک نے دیا۔ یہ لندن کے ایک مالدار طبقے کے علاقے Belgravia میں واقع سلون سکوائر (Sloane Square) اورامریکہ کے ایک داستانی ہیرو The Long Ranger---cow boy کا مرکب ہے مگر اب اس لفظ کو بطور سلینگ نہ صرف لندن کے ہر طبقے بلکہ دیہاتی جاگیر داروں اور سرمایہ داروں کے نوجوان لڑکے لڑکیوں کے بارے میں کہا جاتا ہے۔

درحقیقت بہت سے سلینگ الفاظ منفی ہونے کے باوجود مثبت مفہوم رکھتے ہیں۔ امریکہ میں لفظ "Dope" بمعنی "بہترین" استعمال ہوتا رہا۔ اسی طرح سلینگ Redical بمعنی Good / cool (Sick) سلینگ feelings اور Emotions کے معنی میں رائج رہا۔ (Wicked) سلینگ "Awsome" کے طور پر استعمال ہو رہا ہے۔ موجودہ دور میں انگریزی غیر رسمی الفاظ و محاورات کی چند مثالیں۔

I over slept

غیر ارادی طور پر زیادہ سونا، یا چھٹی والے دِن دیر تک سوئے رہنے کو کہتے ہیں۔

What are you up to? تم کیا کر رہے ہو کی جگہ یہ جملہ رائج ہے۔

(What are your doing?)

Not set in stone. (It is not confirmed.)

ایسی بات جس میں شک ہو اور بات یا واقعہ واضح نہ ہو۔ اس بارے میں یہ جملہ بولتے ہیں۔

Skimmed:- کسی چیز پر "سرسری نگاہ" ڈالنے کے لے بولا جاتا ہے۔

Way over my head: (Way to expensive)

مطلب بہت زیادہ مہنگا، یا بہت مشکل حصول

I found it: (Thought) میں نے سوچا یا میرے خیال کے معنی میں رائج ہے۔

Screwed up: (Do some thing in correct.) کچھ غلط کر دینا۔

I am lost it. (got obviously angery) بہت زیادہ غصے میں ہونا۔

"Cut him some slack" (Treat him less severely than normal)

کسی کو زیادہ آزادی دینایازیادہ برداشت کرنے کے معنی میں بولا جاتا ہے۔

سلینگ ہی وہ الفاظ ہوتے ہیں جو بد کلامی، فحش الفاظ، اور غیر رسمی زبان کے زمرے میں آتے ہیں۔ یہ الفاظ و تاثرات پر مشتمل ہوتے ہے جو عموماً لغت میں نہیں پائے جاتے اور غیر رسمی حالات میں رائج ہوتے ہیں۔ باضابطہ حالات میں ان کا استعمال مناسب نہیں۔ سلینگ کا استعمال اکثر اقلیت میں ہوتا ہے جب آبادی کی بڑی تعداد اس کو سمجھنا شروع کر دے اور یہ عوام میں رائج ہو جائے تو پھر وہ الفاظ سلینگ نہیں ہوں گے بلکہ زبان کا حصہ بن جائیں گے۔

سلینگ کے اصول

زندہ زبان صرف الفاظ کا مجموعہ نہیں ہوتی کہ تمام حالات میں یکساں طور پر رائج ہو سکے بلکہ ایک ہی بات کو کہنے کے مختلف طریقے ہوے ہیں۔ یہ اس بات پر منحصر ہے کہ آپ کہاں ہیں یا کس سے بات کر رہے ہیں؟ اور کیا بات کر رہے ہیں۔ ایسی وجوہات کی بنیاد پر درجہ بدرجہ انسان اپنے تعلقات کے مطابق اپنی گفتگو کو رشتہ واقدار میں ڈھالتا ہے۔ والدین سے کیسے بات کرنی ہے، بچوں سے بات کا کیا طریقہ ہونا چاہیے، آفیسر سے بات کرتے وقت الفاظ کے انتخاب کا خاص خیال رکھا جاتا ہے جب کہ اپنے ہم عمر دوستوں ے درمیان بات کا انداز بالکل مختلف ہوتا ہے۔ ہم کھیل کھیلتے وقت ، گروپ میں مطالعہ کے وقت، کوئی کھانے کی محفل ہو یا خریداری، ٹیلی فون پر پیغام رسانی ہو یا کسی جھگڑے کے دوران پتہ ہی نہیں چلتا کہ کتنے غیر رسمی الفاظ ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ صدیوں سے تقریر کا فن ثقافت، روز مرہ کے محاوروں، بے ادبی، بول چال کے ساتھ پروان چڑھا ہے۔ اس لیے سلینگ یا اس سے متعلقہ الفاظ کو سیکھنے سے انکار احمقانہ فیصلہ ہے۔ غیر رسمی گفتگو، لڑائی جھگڑوں میں استعمال ہونے والے الفاظ روز مرہ کی بول چال اور محاورات کا تعلق سلینگ سے ہے۔ اب کو پیغام رسانی کے ذریعے ای میل، سوشل میڈیا، الیکٹرانک میڈیا وغیرہ میں بھی سلینگ تحریر و تقریر میں نمایاں ہیں۔ اگرچہ سلینگ کا کوئی بنیادی اصول تو نہیں مگر مندرجہ ذیل جزوی اصول ہیں جو سلینگ کو سمجھنے میں مدد گار ثابت ہوں گے۔

سلینگ کے مندرجہ ذیل اصول اہم ہیں۔

- اختراع (Coinage)
- املاء کی ترتیب میں تبدیلی (تشکیلِ معکوس) (Back formation)

- مختلف الفاظ کی آمیزش سے نکلے لفظ کا وجود / ملاوٹ (Blending)
- الفاظ کی تراش خراش (Clipping)
- استعارہ (Borrowing)
- سرنامیہ / مخففات (Acronyms)
- اسمائے صوت (Onomatopoeia)
- تکرار لفظی / نقل (Reduplication)
- اشتقاق / اخذ کرنا (Derivation)
- مرکبات (Compounding)
- متفرقات / متعدد عمل (Multiple Process)

جان تھن گرین نے اپنی کتاب "SLANG A very Short Introduction" میں سلینگ کے متعلق مختصر جائزہ پیش کیا ہے۔ ان کے مطابق اگر مندرجہ ذیل معیارات و اصول میں سے اگر دو پر بھی سلینگ پورا اُترتا ہو تو وہ سلینگ تصور ہو گا۔

(1) It presence will markedly lower at least for the moment, the dignity of formal or serious speed or writing.
(2) It use implies the users special familiarity either with reference or with that less status full or less responsible class of people who have such special familiarities and use the term.
(3) It is a tabooed term in ordinary discourse with person of higher social status or greater responsibility.
(4) It is used in place of the well-known conventional synonyms, especially in order a to protect the user from the discomfort caused by the conventional item
OR
(5) To protect the user from the discomfort or annoyance of further elaboration."(25)

۱- سنجیدہ اور رسمی تحریر کے معاملے میں اس کی موجودگی یا استعمال کم ہو گا

۲- اس کا استعمال ظاہر کرتا ہے کہ جو لوگ اس اصطلاح کو استعمال کر رہے ہیں ان کے درمیان مخصوص قسم کی جان پہچان ہے اور وہ کم ذمہ دار گروہ کے لوگ اسی جان پہچان کی بنا پر اس کو استعمال کرتے ہیں۔

۳- یہ روزمرہ بول چال میں اعلی سماجی یا ذمہ دار لوگوں کے ساتھ استعمال کے لیے ممنوعہ اصطلاح سمجھی جاتی ہے۔

۴- اس کا استعمال اور رسمی لفظ کے مترادف کے طور پر کیا جاتا ہے بالخصوص جب اس رسمی اصطلاح کے استعمال سے بے چینی پیدا ہونے کا خدشہ ہو ، یا

۵- اس کے استعمال کرنے والے کو مزید وضاحت کی شرمندگی یا اضطراب سے بچانے کے لیے۔"

سلینگ زبان کی اس قسم کی وضاحت کرتی ہے جو حادثاتی طور پر، غیر مشتکل اور پُر لطف اندازِ بیان کے لیے وقوع پذیر ہو۔ یہ ناپائیدار اور اختراعاتی الفاظ کچھ وقت کے لیے معیاری زبان کی جگہ استعمال ہو رہے ہوتے ہیں جس کا مقصد مزاح معنی خیزی، یا لطف حاصل کرنا ہوتا ہے۔

اختراع (Coinage)

معاشرہ میں موجود مختلف گروہ جب اپنے دوستوں کی محفل میں بے تکلفانہ گفتگو کرتے ہیں تو لا شعوری طور پر نت نئے الفاظ گھڑ لیتے ہیں۔ نئے الفاظ کی ایجاد کا سہرا زیادہ تر نوجوان نسل کو جاتا ہے۔ ان میں تخلیقی صلاحیت کے ساتھ ساتھ جذبات بھی پروان چڑھ رہے ہوتے ہیں۔ اور وہ اپنے گروہ میں منفرد ہونے کا زعم بھی رکھتے ہیں۔ اس تناظر میں گفتگو میں رنگینی و چاشنی پیدا کرنے کے یے یا اپنے راز دار کو چھپانے کے لیے ایسی اصطلاحات ایجاد کرتے ہیں جو کہ مخصوص افراد ہی سمجھ سکتے ہیں۔ نوجوان نسل تفریح، شغل میلہ، شور شرابا پسند کرتی ہے۔ تاکہ منفرد ہو کر توجہ حاصل کر سکیں۔ اختراع کیے زیادہ تر سلینگ الفاظ نوجوان نسل سے ہی ملتے ہیں۔ مشہور زمانہ برینڈز بھی سلینگ ہوتے ہیں جیسے میکوڈونلڈ، کھاڈی، ست رنگی، سٹائلو، میٹرو، ایڈن روب وغیرہ۔ برینڈز کے جملہ حقوق محفوظ ہوتے ہیں اس لیے کوئی اور شخص برینڈز کا نام استعمال نہیں کر سکتا۔ Zebra پر کالی اور سفید لکیریں ہونے کی وجہ سے پولیس کی کار کو زیبرا کہا جانے لگا کیوں کہ اس پر سفید اور کالی لکیریں ہوتی ہیں۔ اسی طرح طوائفوں کے لیے لفظ "Tom" استعمال ہوتا ہے۔

تشکیل معکوس (Back Formation)

الفاظ میں املاء کی غلط ترتیب سے نئے سلینگ بنائے جا سکتے ہیں۔ غلط ترتیب یا حرف کو آگے پیچھے کر دینے سے سلینگ الفاظ جاننے والے ہی اس کے معنی کو سمجھ سکتے ہیں۔ امریکہ اور برطانیہ میں اس کے سلینگ الفاظ کی بھرمار ہے۔ جیسا کہ،

بمعنی ختم Rebes from beres(Finish)

گھر جائیں Bakil from balik (go home)

اس میں الفاظ کی ترتیب آگے پیچھے کر کے پیغام پہنچایا گیا ہے۔ مقامی بولی یا ایک خاص گروہ کا نمائندہ ہی اس انداز بیان کو سمجھ سکتا ہے۔ انگریزی اور اردو میں بھی اب "shit" کا استعمال بہت زیادہ ہے۔

الفاظ کی آمیزش (Blending)

لفظوں کی ایسی آمیزش ہے جو دو مختلف اصطلاحات سے مل کر ایک نئی اصطلاح پیش کرتی ہے۔

Calon and mertua	=	Cuma and minta
Thank you	=	Tango

تراش خراش (Clipping)

سلینگ مختلف الفاظ کو تراش خراش کر کے لفظ کے مختلف حصوں کو کم کر کے مختصر کر دیے جاتے ہیں۔ اس میں مکمل لفظ کا کہیں پہلا اور کہیں آخری لفظ حذف کر دیا جاتا ہے۔ چھوٹے بچے جب نیا نیا بولنا سیکھ رہے ہوتے ہیں ان کے تجربات میں ایسے الفاظ بہت زیادہ آتے ہیں۔ چھوٹے بچے کھیرا کو "کک" کہتے ہیں۔ جیسے پانی کو "مم" کہتے ہیں۔ آج نوجوانوں میں بھی "Clipping" سلینگ بہت عام ہیں۔ روزمرہ کی گفتگو ہو یا ٹیکسٹ میسجز کی زبان اس میں جابجا تراش خراش والے الفاظ آپ کو نظر آئیں گے۔ جیسے "ok" کی جگہ صرف "K" لکھ دیا جاتا ہے۔ "brother" کو "Bro" لکھ دیا جاتا ہے۔ Sister کو Sis سکول کالج، یونیورسٹی کے طلباء و طالبات ہوں یا محکمہ پولیس سے تعلق رکھنے والے اشخاص ہر طبقہ میں آج کل اشیاء کو مختصر کر دینے کا رواج بہت زور پکڑ رہا ہے۔ جیسے "Witness" کو "witt" کہا جاتا ہے۔ "ped" (Pedestrian) کے لیے رائج ہے۔

استعارہ (Borrowing)

سلینگ تفصیلی و علامتی ایسا پیرائیہ بیان ہے جو برے یا اچھے یا بے قاعدہ یا با قاعدہ خوبصورتی یا بدصورتی سے اپنا مقصد پیش کرتا ہے۔ جیسا کہ جی کے چیسٹرٹن نے ۱۹۰۱ء میں اپنی کتاب "The Defendant" لکھا ہے کہ تمام سلینگ استعارہ ہیں اور تمام استعارہ شاعری ہے۔

"All slang is Metaphor, and all metaphor is poetry"(26)

سلینگ کو سمجھنے کا بہترین ذریعہ استعارہ کو سمجھنا اور اس کا استعمال اور بیان ہے۔

"Slang can also be used to symbolized truth and reality"(27)

سلینگ روز مرہ بول چال کے درمیان معنی کے مختلف رنگ بکھرے ہوتے ہیں۔ اس لیے بات کے کئی پہلو نکلتے ہیں۔ برطانوی انگریزی میں "dodgy" چالاک کے لیے استعمال ہوتا ہے جب کہ روز مرہ میں "ناقابل یقین" اور "خطرناک" کے لیے یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔ جب کہ سلینگ میں یہی لفظ "چوری" اور جرم کے معنی میں رائج ہے۔

جان تھن گرین کا کہنا ہے۔

"Slang is the outsides tongue. It is a private language the rest of the word cannot understand." (28)

دراصل بطور سلینگ لفظ کا مفہوم اور استعمال وقت تک مشکل ہے جب تک اس کے پس منظر اور معنی و مفہوم سے آگاہ نہ ہو۔ اسی طرح کچھ آرمی، نیوی اور ایئر فورسز کے بھی سلینگ ہوتے ہیں۔

سرنامیہ / مخففات (Acronyms)

دورِ حاضر میں مخففات کا استعمال معاشرہ میں بہت تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ ہر عمر کے افراد کی تحریر و تقریر میں ایسے بے تحاشہ الفاظ کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جو کہ مخففات پر مشتمل ہوتے ہیں۔ معاشرتی رویوں میں یہ مخففات سلینگ کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ مثالیں درج ذیل ہیں۔

(God only Really Knows) = GORK

OH My God = OMG

Take Care = TC

On Line = O L

Lots of Laugh = LoL

I love you = ILY

I don't know = IDK

موبائل اور سوشل میڈیا کے پیغامات میں الفاظ کثرت سے استعمال ہو رہے ہیں۔

K = OK

T.Y = Thank you

ASAP = As soon As possible

GM = Good Morning

"The Life Of Slang" میں مخففات کے حوالے سے اس طرح ذکر ہے۔

"The beginning of the word can be omitted as in Za for Pizza (1968) or sup? For "What's up" (1981) as in OZ for Australia 1908"(29)

پولیس کے محکمہ میں تمام قیدیوں کو انفرادی طور نمبر الاٹ کیا جاتا ہے۔ جو اس کا IR نمبر کہلاتا ہے۔ اس کے علاوہ تجارت، بنک وغیرہ میں بھی انفرادی طور پر IR نمبر ہوتے ہیں۔

IR Number = Individual Record Number

N.F.A= No Further Action

W Off= Write off

جائیداد یا انشورنس کی وجہ سے لکھی گئی تحریر یا دستاویز جو کسی بھی تجارت میں استعمال ہو سکتی ہے۔

FTP= Failure to pay.

یعنی آپ قانون کے مطابق جرمانہ ادا کرنے میں ناکام رہے۔ یہ سلینگ پولیس کے علاوہ بزنس میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

BOLO: Be on the look out.

TBH = To be Honest

اسمائے صوت (Onomatopoeia)

سلینگ اسمائے صوت کے ذریعے بھی استعمال میں آتے ہیں۔ اسمائے صوت ایسی آوازیں ہوتی ہیں جو کسی چیز کے مختلف پہلوؤں کو ظاہر کرے۔ بچوں سے گفتگو کے دوران اسمائے صوت کے سلینگ کا استعمال کثرت سے ہوتا ہے جیسے۔

"شش" سلینگ خاموشی کے لیے کہا جاتا ہے۔ پی پی۔ پیں پیں، بچوں کو گاڑی کے ہارن کی نشاند ہی کے طور پر نکالی جانے والی آواز ہے۔ ٹرن ٹرن۔ ٹیل فون کی گھنٹی کی آواز، چھم چھم: بارش کی، ٹپ ٹپ وغیرہ۔

تکرار لفظی / نقل (Reduplication)

نقل / تکرار لفظی کے استعمال سے بھی مختلف سلینگ معاشرہ میں رائج ہوتے ہیں اور وقت کے ساتھ ساتھ اپنی اہمیت کھو کر یا تو مکمل ختم ہو جاتے ہیں۔ یا زبان کا حصہ بن جاتے ہیں۔ انگریزی سلینگ میں

Bu – bu = Sleep

آرام / سونے کے لیے استعمال ہونے والا سلینگ ہے۔

YoYo = Yes

رضامندی کے اظہار کے لیے بولا جاتا ہے۔

PoPo = Police

سلینگ پولیس کے لیے رائج ہے

اردو میں "بُوبُو" بچے دودھ کے لیے بولتے ہیں۔

اشتقاق / اخذ کرنا (Derivation)

یہ الفاظ بننے کا ایسا عمل ہے جس میں سابقے / لاحقے یا مترادفات میں کوئی ایک لفظ شامل کر کے معنی بدل جاتے ہیں۔ سابقوں لاحقوں کا استعمال اس میں زیادہ اہم ہے اور نیا معنی اخذ کیا جاتا ہے۔ یہ سب بھی مستقل زبان کا حصہ نہیں بنتے بلکہ وقتی طور پر رائج ہوتے ہیں اور وقت کے ساتھ ساتھ ختم ہو جاتے ہیں۔

۹/۱۱ ٹاور تباہ ہونے کے باعث ۹/۱۱ کے نام سے رائج ہے ۱۰/ ۸ (۱۰ اگست ۲۰۰۶ء) دہشت گردوں کے حملے کی تاریخ کو ظاہر کرتا ہے۔ اس طرح "Chunk" (Hand Gun) کو کہا جاتا ہے۔

مرکبات (Compounding)

مرکبات میں دو یا دو سے زائد الفاظ مل کر ایک ایسا سلینگ بنائیں جو نیا معنی و مفہوم پیش کرے۔ انگریزی میں "ill feel" = ill + feel ناخوش گوار کے لیے استعمال ہوتا ہے اسی طرح speech + less: مل کر لفظ "speechless" سلینگ بن گیا جو کہ کنفیوژن، یا اُلجھن کا شکار شخص جس کے پاس اپنے جواب میں کہنے کے لیے کچھ نہ ہو۔ اکثر اعلیٰ عہدہ داروں کے سامنے یا طلباء اساتذہ کے سامنے speechless ہو جاتے ہیں۔

دو مختلف الفاظ کا مل کر ایک مفہوم دینا غیر معمولی رویہ ہے مگر ممکن ہے۔

"Grammarians now talk about the mood of verbs (indicative, Subjection, imperative, Interrogative)"(30)

کیوں کہ جب دو طرح کی عوامی بولیوں کو باہم ایک بنا کر پیش کریں تو ان الفاظ کے درمیان فرق واضح کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح "Code Eight" ایسا لفظ ہے جب کسی انتہائی سنجیدہ صورتِ حال کا سامنا کرنا پڑ جائے اور پولیس آفیسر ایمر جنسی میں مدد طلب کرے اور آپ کو سب کام چھوڑ کر ملازمت پر حاضر ہونا پڑے ایسی صورتحال میں "Code Eight کے رمز سے بلایا جاتا ہے۔ Code Eleven یعنی آپ منظر نامے میں موجود ہیں۔

متفرقات (Multiple Process)

اس عمل میں کچھ پرانے الفاظ کو نئے الفاظ کے طور پر پیش کیا جاتا ہے اور یہ نئے الفاظ مزید کچھ حروف میں اضافے کے بعد سلینگ کی صورت میں سامنے آتے ہیں۔ مثلاً "B B Man" اس لفظ کو (BBM) بھی کہا جا سکتا تھا لیکن "B B Man" سلینگ ہے اور اس میں "an" کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ بسا اوقات سلینگ کسی شخص یا علاقے کے نام بھی اخذ کر لیے جاتے ہیں۔ اسم صفات کو عموماً سلینگ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے۔ موٹو، چھوٹو، چیکو، ڈولی وغیرہ

جولی کول مین مزید وضاحت کرتی ہیں۔

"The particular difficulties associated with slang etymology, we should resist the temptations of folk etymology and accept that origin unknown is going to be more common outcome for slang terms"(31)

کبھی کبھی قسم اور سلینگ دونوں بھی اکٹھے آجاتے ہیں مثلاً

'fuck' (بے ہودہ) یہ سلینگ ۱۸۰۰ء میں شروع ہوا اور ۲۰۰۰ء تک آتے آتے عام ہو کر زبان میں شامل ہو گیا۔ اس طرح Bloody غصے کے اظہار اور حیرت کے لیے استعمال ہوا۔ مگر آج ناخوشگوار حالات میں لفظ "Bloody" رائج ہے۔

"Slang has inhabited the area of friction between generations, nations, and social classes, but now It is particularly associated with ethnicity."(32)

سلینگ الفاظ اکثر طنزیہ، غلط، بھدے، تضحیک کے معنی میں استعمال میں آتے ہیں۔ کچھ لوگ سلینگ کو غیر مہذب، جاہل، ان پڑھ لوگوں کی زبان سمجھ کر اس کے بولنے اور سیکھنے کو بُرا سمجھتے ہیں جب کہ سلینگ زبان کے لیے حقیقی سرمایہ ہے۔

سلینگ کی خصوصیات

سلینگ الفاظ روز مرہ زندگی کے معاملات کو ایک خاص انداز میں پیش کرتے ہیں تاریخ کے ہر دور میں اپنی خصوصیات کے ساتھ زندہ رہتے ہیں۔ ادوار کے بدلنے سے تغیر سلینگ کا خاصہ ہے۔ موجودہ دور میں سلینگ کا استعمال پہلے سے زیادہ اور بہتر انداز میں ہو رہا ہے۔ مقامی لوگوں کی گفتگو میں ۲۰ سے ۳۰ فی صد الفاظ سلینگ پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اگر کوئی اس علاقے کی گفتگو سے واقف نہیں تو وہ گفتگو سمجھنا مشکل ہو جاتی ہے۔ جو لوگ گفتگو میں سلینگ کا استعمال کرتے ہیں یا تو وہ دوسروں سے منفرد ہونے کے لیے ایسا کرتے ہیں یا رازوں کو چھپانے کی غرض سے سلینگ کو شامل کرتے ہیں۔ عام طور پر سلینگ معاشرہ اور زبان کی نشوؤنما کے لیے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ زبان کے لیے سلینگ ایک لسانی تجربہ گاہ کی طرح ہوتے ہیں۔ جہاں نئے الفاظ اور شکلوں کی جانچ کی جاتی ہے اور نئے الفاظ و محاورات کو مختلف صورت حال پر لاگو کیا جاتا ہے۔ نئے الفاظ کے لیے یہ دور آزمائش ہے کیوں کہ اگر وہ لوگوں کو ایسی بات کہنے دیتے ہیں جو روایتی زبان کا استعمال کرتے ہوئے نہیں کہی جا سکتی اور ایک بڑا طبقہ اس کو قبول بھی کر لے تو وہ باقاعدہ زبان کا حصہ بن جاتا ہے۔ کچھ مہینوں، سالوں بعد سلینگ کچھ مخصوص گروہ میں عام انداز میں استعمال ہونا شروع ہو جاتے ہیں اور زیادہ تر رائج معاشرہ میں رائج نہیں ہو پاتے اور جو رائج ہو جاتے ہیں وہ زبان کا حصہ بن جاتے ہیں۔ رائج الفاظ زبان کی لغت میں شامل کر لیے جاتے ہیں۔ زبان میں شامل ہونے کے بعد وہ سلینگ نہیں کہلاتے۔ اس کے علاوہ اختصار، جدت، بے ثباتی سلینگ کا خاصہ ہیں۔

اختصار

آج کل مختصر الفاظ کا رواج فیشن کے طور پر سامنے آ رہا ہے۔ اس کی کچھ مثالیں دیکھیے۔

بد تمیز شخص Simp: stupid

نائب صدر veep : vice President :

فیشن ایبل Classy: Fashion able

اس طرح کے الفاظ مختصر بھی ہیں اور آسان بھی ان میں جامعیت بھی موجود ہے۔ یہ رسمی طریقہ کار سے جداگانہ انداز ہونے کی وجہ سے نسل نو میں رائج ہے۔

جدت

ایسے الفاظ جو فوراً سے جوابی ردِ عمل کے طور پر ظاہر ہوں ان میں کچھ نئے الفاظ کی ایجاد کچھ پرانوں کو توڑ جوڑ کر نئے انداز میں لگا کر پیش کیا جاتا ہے۔ انوکھے اور نئے پن کی وجہ سے ایسے سلینگ فیشن کا باعث بنتے ہیں اور گفتگو میں مخاطب کے منفرد رویہ کی وجہ سے دوسروں سے ممتاز بھی کرتے ہیں۔ جیسے

Live wire ⇒ living man

Smoker Eater ⇒ fire man

Flying man ⇒ Plane

کے لیے بولے جانے والے یہ شوخ چنچل انداز بلند تخیل اور فہم کی وجہ سے ہی ممکن ہے۔ دماغ کو سوچنے والی مشین کہا جاتا ہے۔ "Guide to British and American Culture" میں جوناتھن کراؤتھر (Jonathon Crowther) لکھتے ہیں۔

> "Slang words are very informal words they may be new or existing words used in a new sense and context. As time goes by, some are used more widely and are no longer thought of as slang. Clever and naughty for instance, were both formerly slang words that are now accepted as standard. Many slang words die out after a few years or sooner. The regular introduction of new words to replace than help keeps the language alive."(33)

"سلینگ نہایت غیر رسمی الفاظ ہیں یہ نئے الفاظ بھی ہو سکتے ہیں یا پھر پہلے سے موجود الفاظ کا نئے طرز اور معنی میں استعمال بھی، وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ لمبے عرصے تک زیر استعمال رہنے کی وجہ سے کچھ الفاظ کو سلینگ سمجھ کر چھوڑ دیا جاتا ہے مثلاً ہوشیار اور شرارتی کو پہلے پہل سلینگ سمجھا جاتا تھا جبکہ اب یہ معیاری زبان کا حصہ ہیں

بہت سے سلینگ الفاظ جلد یا بدیر ترک کر دیئے جاتے ہیں نئے الفاظ کا باقاعدہ تعارف زبان کو زندہ رکھنے میں مدد دیتا ہے۔"

کچھ لوگ خود جدت پسند ظاہر کرنے کے لیے سلینگ استعمال کرتے ہیں۔ دوستانہ ماحول میں سلینگ الفاظ بے باکی، روانی، بے خوفی، بے جھجک تاثر پیش کرتے ہیں۔ سلینگ زبان میں تاثیر پیدا کرتی ہے۔ عام بول چال کی سطح میں معاملات اچھے سے ادا ہوتے ہیں۔ سلینگ کے استعمال سے یکجہتی کو فروغ ملتا ہے اور انداز گفتگو سلینگ کے ساتھ انوکھا، جدید اور منفرد ہو جاتا ہے۔

بے ثباتی / ناپائیداری

الفاظ زبان کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی سی حیثیت رکھتے ہیں اور اپنی جگہ قائم رکھنے کے لیے مسلسل رائج رہتے ہیں جب کہ سلینگ کچھ وقت کے لیے باقی رہتے ہیں، جب کہ اس کے استعمال کرنے والے گروہ یا افراد باقی ہیں تو سلینگ باقی رہتے ہیں۔ ورنہ وقت کے ساتھ ساتھ دم توڑ دیتے ہیں اور اُن کی جگہ کوئی اور الفاظ جنم لے لیتے ہیں اور یہ سلسلہ سلینگ میں تسلسل کے ساتھ چلتا رہتا ہے۔ افراد یا گروہ کا جس طبقے سے تعلق ہو وہی صرف اس سلینگ کو سمجھ سکتے ہیں۔

- سلینگ الفاظ مقرر کی تقریر میں دلچسپی کا رنگ بھرتے ہیں۔
- زبان میں حِس مزاح و تفریح کا سامان مہیا کرتے ہیں۔
- سلینگ زبان کو زندگی اور تازگی دے کر مزید تقویت بخشتا ہے۔
- سلینگ دوستی میں رازوں کو چھپانے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔
- سلینگ زبان کو تیکھا، شوخ اور دلکش بناتا ہے۔
- سلینگ کے ذریعے بے باک اور حیرت انگیز الفاظ کا ذخیرہ زبان میں شامل ہو جاتا ہے۔
- سلینگ لسانیات کا متحرک اور ناگزیر حصہ ہونے کی حیثیت سے مسلسل ارتقاء کے عمل میں ہے۔
- سلینگ الفاظ زبان کو نئے الفاظ سے روشناس کرواتے ہیں جو کہ زبان میں ذخیرہ الفاظ کی کثرت کا سبب بنتے ہیں۔
- سلینگ کا استعمال ثقافتی و تہذیبی تجربات میں ارتقاء پذیر ہوتا ہے۔
- سلینگ کے ذریعے رومانوی و تخلیقی جذبات و احساسات کا اظہار ممکن ہے۔
- سلینگ کے جاننے سے غلط فہمیوں سے بچا جا سکتا ہے۔

- سلینگ ہر طرح کی گروہ بندی میں بات چیت کرنے کا مؤثر ذریعہ ابلاغ ہے۔
- سلینگ اور محاورہ ثقافت کے ساتھ گہرا تعلق رکھتا ہے۔
- آج کا سلینگ بہت آسانی سے زبان کے مرکزی دھارے میں شامل ہو سکتا ہے۔

سلینگ زبان میں رنگینی و چاشنی پیدا کرتی ہے۔ اگر کوئی محو کلام ہو اور آس پاس موجود لوگوں سے اپنی بات چھپانا چاہتا ہو تو ایسی صورت میں سلینگ ہی مدد گار ہو تا ہے کیوں کہ تمام گفتگو سلینگ کے ک پیرائے میں کی جا سکتی ہے۔ سلینگ میں مکمل گفتگو عام لوگ شاذ و نادر ہی کر سکتے ہیں مگر مقامی بولی یا سلینگ کا تڑکا ہر شخص لگا رہا ہو تا ہے۔ دوسروں کو اس طرح کے الفاظ کے معنی سمجھنے میں خاص مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مارٹن بوم (Bawm) نے ایک کتاب شائع کی جس میں اس نے چارلس ڈکنز (Dickens) کے ناولوں کے بعض حصوں کو جدید شہری سلینگ میں بدلنے کی کوشش کی تاکہ نئ نسل سلینگ سے متعارف ہو سکے اور موجودہ دور کے بچوں کو وہ بآسانی سمجھ آجائے۔ مارٹن بوم نے ناولوں کے نام کو بھی سلینگ میں بدل دیا۔

"A Tale of two cities" کو "Da tale of two turf's" کر دیا۔ "Oliver Twist" کو Olivra Twist اور Great Expectations کو Well Good Expectations اس کے علاوہ The pick wick papers کو "Da Pick Wick Papers" بنا دیا۔ مارٹن بوم کا کہنا ہے اس طرح تبدیلی کا مقصد دور جدید میں نئ نسل کو اس زبان و الفاظ سے متعارف کروانا ہے تاکہ ڈکنز کی تحریر نوجوانوں کے لیے لطف اندوزی کا سبب بنیں اور اُن کی پہنچ میں ہو سکیں۔ ان کے مطابق اس طرح سلینگ انداز سے کہانیوں کی قوت اور حسن میں اضافہ ہوا اور دلچسپی بھی بڑھ گئی ہے۔ اس سے معلوم ہو تا ہے کہ سلینگ ایرا غیرا، راہ گیر نہیں سمجھ سکتا۔ متعلقہ لوگوں کا ایک خاص گروہ ہی جان سکتا ہے۔ اب امریکن کلچر میں "Bitch" لفظ جذبات کو مجروح کرنے کے لیے نہیں بلکہ لاڈ پیار میں عورت یا بیوی کو بلانے کے لیے استعمال ہو رہا ہے۔ سلینگ کی اہم خصوصیت جارگن کی خصوصیت کو واضح کرنا ہے۔ سلینگ یکجہتی گروہ اور طبقات کی علامت ہے۔ سلینگ مشترکہ تجربات والے انسانی گروہ کے درمیان تعلق کا نام ہے۔ جیسے کسی خاص سکول کے طالب علم، کسی خاص عمر یا سماجی طور پر قابل تعریف لوگوں کا گروہ، ریڑھی ٹھیلے والوں، پیشہ ور مجرم، نشے کے عادی، شرابی، گلوکار، وغیرہ کے باہمی تعلق کے دوران بدلنے والے خاص الفاظ سلینگ کہلاتے ہیں۔ سلینگ باہر والوں / اجنبیوں کے لیے ایک ہتھیار کا کام کرتی ہے۔ حکم کی فرمانبرداری سے انکار کے لیے مذاق یا حقیقت میں سلینگ کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ حتیٰ کہ خاص و عام مجمع میں کسی بھی بات کو گھمانے کے لیے

سلینگ کو استعمال کر کے اپنی مرضی کے نتائج حاصل کیے جاسکتے ہیں اور یہ لوگوں کے تحفظات کا کام دیتے ہیں۔

> "Slang works you know that you are among the old, tired, gray, and hopeless, rather than hip, vivid, playful and rebellious. If only in spirit, when you hear no slang. Slang is a tell even in its absence."(34)
>
> آپ جانتے ہیں کہ سلینگ کیسے کام کرتے ہیں کہ آپ بوڑھے، تھکے ہوئے اور ناامید ہیں نہ کہ چنچل اور سرکش۔ مگر جذباتی کیفیات میں سلینگ اپنی غیر موجودگی میں بھی اپنا احساس دلاتے ہیں۔"

سلینگ قصہ پارینہ لطائف، ذومعنی الفاظ، طنز، مصنوعی پن نادر خیال کے اظہار کا ذریعہ ہے۔ سلینگ تیل اور پانی کی طرح زبان میں شامل ہوتا ہے مگر جلد ہی اپنی جگہ بنا کر زبان میں جذب ہو جانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ جوان، بوڑھے، گورے، کالے، دیہاتی، شہری غرض یہ کہ سب میں سلینگ رائج ہیں۔ ماہر لسانیات Dell Hymes نے ۱۹۷۴ء میں بولنے کا ایک ماڈل تیار کیا جو کہ ثقافتی منظر کو مد نظر رکھ کر بولنے کے عمل کو جانچنے کا پیمانہ تھا اور یہ سلینگ کے تجزیے کے لیے بھی کارگر رہا۔ کیوں کہ انھوں نے جغرافیائی و ثقافتی حالات کے ساتھ وقت جگہ، منظر نامہ اور اس کی نفسیاتی ترتیب کو مدِ نظر رکھ کر تعین کرنے کی کوشش کی۔ جس میں مقررین، سامعین (Participants) سے اختتام کے بعد گفتگو کے مقاصد، نتائج اور اثرات پر اس کا جائزہ لیا گیا۔ یہاں تک اس اصول میں عمل کی ترتیب کا خاص خیال رکھ کر لہجہ، انداز بیان، تمیز و تہذیب اور ان سب عناصر کے سماجی عوامل پر ردِ عمل کو دیکھا گیا۔ کیوں کہ ثقافتی پس منظر کے اپنے رسوم و رواج ہوتے ہیں۔ آخر میں Discourse Analysis کی تکنیک کو استعمال کر کے نتائج مرتب کیے گئے۔ اس طرح سلینگ الفاظ بھی طبقاتی فرق اور مختلف علاقوں اور پیشوں سے وابستہ روابط کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ دنیا کے ہر علاقے اور ثقافت کے اپنے سلینگ ہیں، امریکی، سپینی، جاپانی، عربی، فارسی، بھارت اور پاکستان میں غرض یہ کہ ہر علاقے میں سلینگ رائج ہیں۔

سلینگ کی اہمیت

دراصل کسی بھی مہذب زبان کے سیکھنے کے عمل میں سلینگ کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کیوں کہ سلینگ کے ذریعے ہر طرح کے سماجی، مذہبی اور پیشہ ور گروہ سے بات کرنے کے قابل ہونا زبان سیکھنے کے عمل میں مؤثر ہے۔ سلینگ اور محاورہ معاشرتی اقدار اور سماج سے گہرا تعلق رکھتے ہیں جو کہ زبان کی وسعت اور تنوع کا سبب بنتا ہے۔ اگر ہم زبان سیکھنے کے دوران کسی خاص گروہ سے بات کرنے کے قابل بھی ہو جائیں تو بھی ہم ماہر زبان نہیں کہلا سکتے کیوں کہ سلینگ ہر گروہ اور ہر طبقے میں موجود ہے۔ اگر ایک گروہ کی بات سمجھ بھی لیں گے تو باقی طبقات کے لوگوں کی بات سمجھنا مشکل ہو جائے گی۔ اگر کہیں طالب علم، سیاح یا کاروباری حیثیت سے جانے کا اتفاق ہو تو اس طرح کے گروہ سے سلینگ الفاظ بات کرنے کی کلید بنیں گے جس کا سامنا کیا جا رہا ہو گا۔ سلینگ کو صرف بے وقوف لوگوں کے اکٹھے کیے ہوئے فقرے الفاظ اور فضول جملے نہیں کہہ سکتے کیوں کہ سلینگ نسل در نسل ثقافتی تجربات سے تیار ہوتے ہیں جس سے زبان قائم ہونے میں مدد ملتی ہے۔ سلینگ الفاظ مصنفین، شاعر، فنکار، موسیقار، سپاہی، افواج، ٹھگ، جواری، پیشہ ور، طالبعلم کے ذریعے رائج ہوتے ہیں اور روزمرہ بول چال کے ساتھ مل کر ثقافتی سطح پر پروان چڑھتے ہیں جس سے ہر گروہ کو اپنی شناخت بنانے اور برقرار رکھنے میں مدد ملتی ہے۔ موجودہ دور میں ٹیکنالوجی کی برق رفتار ترقی زبان کی وسعت میں بھی اضافہ کر رہی ہے۔ آج کا سلینگ بہت آسانی اور تیزی سے زبان پر مرکزی کردار ادا کر رہا ہے۔ انٹرنیٹ، سوشل میڈیا، پرنٹ میڈیا میں نئے الفاظ آئے، دِن اپنی جگہ بنا رہے ہیں۔ جیسے "Neat" کی جگہ "Cool" کا استعمال ہو رہا ہے۔ اسی طرح طنزیہ الفاظ کا ایسی جگہ استعمال جہاں پر طنزیہ حالات رونما نہ ہوں یا جہاں ایسی کیفیات کی متوقع صورت حال سے ہٹ کر کسی کیفیت کا پیدا ہو جانا مثلاً اگر آپ کی شادی والے دِن بارش ہو جاتی ہے تو یہ کوئی طنزیہ صورت حال نہیں ہے۔ اگر آپ ماہرِ موسمیات ہیں پھر آپ کی شادی میں بارش ہو تو یہ صورتِ حال مضحکہ خیز ہو سکتی ہے۔ امریکی باشندہ متضاد صورتوں میں معنی بدل دیتے ہیں۔ متضاد الفاظ سلینگ بن جاتے ہیں۔ یعنی Bad بمعنی 'بُرا' کو کافی عرصے تک (good) کے معنی میں استعمال کرتے رہے۔ سلینگ زبان ثقافتی تجربات کو پروان چڑھانے میں مدد دیتی ہے۔ سلینگ ایسا فن ہے جو میوزک، ادب، فلم، ٹی وی پروگرام، کمرشل، اشتہارات، ادبی و غیر ادبی سب دنیا میں جھلکتا ہے۔ اگر آپ ان الفاظ کو نہیں جانتے تو آپ اس علاقے کی تہذیب و ثقافت کو سمجھنے سے قاصر رہیں گے۔ ان سلینگ الفاظ کا جاننا ہی آپ کو

وہاں کی ثقافت سے متعارف کروائے گا اور آپ لُطف اندوز ہو سکیں گے۔ تخلیقی و رومانوی اظہار کے لیے بھی سلینگ کا استعمال ہوتا ہے۔ کیوں کہ ان کے ذریعے ہی گفتگو میں چاشنی، رنگینی، شدت اور جذبات کی عکاسی ممکن ہے۔ مثلاً اگر کسی موضوع پر اظہار خیال کے لیے مادری زبان کو چنا جائے اس پر بات کرنے یا تحریر کرنے کو کہا جائے۔ اس میں جاذبیت، رنگینی، تاثر احساس زیادہ ہو گا۔ یا علمی و ادبی پیرائے میں محدود رہ کر وہی بات تحریر یا تقریر میں لائی جائے وہ زیادہ متاثر کن ہو گی۔ تو صاف ظاہر ہے کہ رسمی انداز سنجیدگی اختیار کرے گا بوریت اور اکتاہٹ کا احساس پیدا کرے گا جب کہ غیر رسمی انداز میں دلچسپی اور چاشنی کا تاثر ہو گا۔ سلینگ الفاظ مؤثر جذبات کا اظہار زیادہ بہتر طریقے سے کرتے ہیں۔ انگریزی ادب میں شیکسپیئر کے کرداروں اور مکالموں میں سلینگ الفاظ کا استعمال زیادہ نظر آتا ہے۔ سلینگ فہمی غلط فہمیوں کو روک سکتی ہے۔ اکثر سلینگ الفاظ کے ظاہری معنی وہ نہیں ہوتے جو رسمی طور پر یا لغت میں استعمال ہو رہے ہوں۔ اگر کسی کو سلینگ کے متعلق معلومات ہی نہ ہوں تو وہ ممکنہ طور پر ان الفاظ کو توہین آمیز یا جارحانہ سمجھ سکتا ہے جب کہ وہی الفاظ کسی کی تعریف و توصیف کے لیے کہے جا سکتے ہیں۔

عالمی سطح پر سلینگ کی جزئیات کا تفصیلی مطالعہ

دنیائے عالم میں شناخت کے لیے زبان مختلف مدارج طے کرتی ہے جس میں اس زبان کا لہجہ، لغت اور قواعد کے ساتھ ساتھ سماج، ثقافت اور جغرافیائی حدود بھی شامل ہوتی ہیں۔ ایسے ماحول میں سب ایک دوسرے کی بات سمجھ بھی رہے ہوتے ہیں اور اپنی بات سمجھا بھی دیتے ہیں کیوں کہ بولنے والوں کے لیے ایک زبان سے آشنائی ضروری ہوتی ہے۔ کسی ایک شخص کا باقی لوگوں سے مختلف یا منفرد انداز میں بات کرنا اس کو باقی سے ممتاز کرتا ہے۔ اس منفرد خصوصیت کو لہجہ / مقامی بولی یا قطع نظر ہر زبان مختلف پیشوں اور سماجی گروہوں میں بٹی ہوتی ہے۔ یہ مختلف گروہ مختلف طرح کی خفیہ انداز بیان کے ذریعے اپنا پیغام اپنی کمیونٹی یا گروہ کو دے رہے ہوتے ہیں۔ عالمی سطح پر تمام قومیں اپنی اپنی زبان میں سلینگ الفاظ کو اپنے انداز میں استعمال کرتی ہیں۔ کسی بھی زبان میں جب ایک ہی بات ایک ہی انداز میں بار بار دہرائی جائے تو وہ اپنا اثر کھو دیتی ہے اور وہ پرانے الفاظ گھسے پٹے کہلاتے ہیں۔ ان میں رعنائی اور چاشنی لانے کے لیے سلینگ کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ سلینگ ذریعہ اظہار کے مختلف طریقے پیش کرتا ہے۔ نئے الفاظ ضرورت کے مطابق بن اور بگڑ رہے ہوتے ہیں۔ سلینگ زبان کی وہ قسم ہے جسے ہم سماجی روایات و ماحول سے علیحدہ نہیں کر سکتے۔ زندگی کے تمام شعبوں

میں سلینگ کا استعمال اصل میں اس ملک کی زبان کی تاریخ مرتب کر رہا ہوتا ہے۔ کسی ملک کی ثقافت کا اظہار بھی سلینگ کے ذریعے سے ہی ہوتا ہے کیوں کہ غیر رسمی انداز گفتگو اکثر سلینگ کے ذریعے سے ہی سامنے آتی ہے اور ان میں نئے الفاظ و محاورات اختراع ہو رہے ہوتے ہیں۔ سلینگ الفاظ بولنے والوں کے معیار کے فرق کو واضح کرتے ہیں۔ زبان کی ساخت، قواعد، لغت، اسمائے صوت کے اصول و قوانین کے اعتبار سے زبان کا معیار پر کھا جاتا ہے۔ عالمی سطح پر سلینگ کی شناخت و معیار میں امریکن سلینگ کا استعمال معاشرہ میں بہت زیادہ رائج ہے۔ چونکہ انگریزی بین الاقوامی زبان ہے اسی حیثیت سے دنیا کی باقی زبانوں میں بھی انگریزی سے بہت سے سلینگ منتقل ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ فلم، اخبار، میگزین، انٹرنیٹ کے بڑھتے ہوئے استعمال سے دوسرے معاشروں میں سلینگ الفاظ کی مقبولیت میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ سلینگ مختلف راستوں سے آتا ہوا معاشرے میں اپنے جگہ بنا رہا ہوتا ہے۔ عالمی سطح پر سلینگ بول چال کا لازمی حصہ ہے۔ نوعمر سے لے کر محققین اور نقاد تک ہر مکتبہ فکر میں سلینگ کا استعمال موجود ہے اور تحریر و تقریر میں ایک فطری رویہ ہے۔ تقریر و بول چال میں بہت تیزی سے سلینگ الفاظ پہلے ہوتے ہیں اور نئے الفاظ نئے سلینگ کی جگہ لے رہے ہوتے ہیں۔ ایک نسل کے لیے جو الفاظ نئے اور انوکھے ہوتے ہیں آنے والی اگلی نسل کے لیے وہی الفاظ بوسیدہ اور پرانے ہو جاتے ہیں۔ پرانے سلینگ یا تو زبان کا رسمی طور پر حصہ بن جاتے ہیں یا پھر وقت کا دھارا بہا کر ان الفاظ کو اپنے ساتھ لے جاتا ہے اور وہ الفاظ متروک ہو جاتے ہیں۔ انیسویں صدی کے شروع میں "Flapper" کا لفظ زندہ دِل خاتون کے لیے بطور سلینگ استعمال ہوتا تھا مگر رفتہ رفتہ یہ رسمی زبان کا حصہ بن گیا اور ۱۹۲۰ء تک سلیقہ شعار عورت کے لے عمومی طور پر استعمال ہونے لگا۔ لفظ gay دراصل فرانسیسی لفظ "gai" کی انگریزی شکل ہے اور تیرھویں صدی میں انگریزی زبان میں داخل ہوا۔ کئی صدیوں تک یہ تین معنی میں استعمال ہوتا رہا۔ مگر ۱۹۳۰ء میں یہ معیاری زبان میں قبول عام حاصل کر کے ہم جنس پرستی کی اصطلاح بن گیا۔ یہاں تک کہ انھوں نے اپنے حق کے لیے زبردست تحریک بھی شروع کر دی۔ اس تحریک نے اتنا زور پکڑا معاشرہ اور حکومت دونوں کو اُن کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پڑے اور اُن کو آپس میں شادی کرنے کا حق حاصل ہو گیا اور یوں یہ لفظ ایک بار پھر مہذب بن گیا۔

۱) بے فکر خوش باش جیسے "a gay temperament"

۲) مادی حظ سے بھرپور / عیش پرست، خاص کر سماجی تقریبات کے حوالے سے "a gay life"

۳) بے حد چمکدار۔ آب و تاب والا / بھڑکتا ہوا جیسے a gay hat

انیسویں صدی میں اس لفظ پر زوال شروع ہو گیا۔ غیر اخلاقی سرگرمیوں میں ملوث ایسی مرد و عورت اور طوائفوں کے یے جنسی افعال کے لیے دستیاب ہوں "gay" کہلانے لگے ۱۸۸۹ء میں "John Saul" یہ دھندا کرتا ہوا پکڑا گیا اور اس نے عدالت میں ہم جنس کے معنی میں اس لفظ کو استعمال کیا۔ بیسویں صدی کے آغاز مین امریکہ اور برطانیہ کے ہم جنس پرستوں نے یہ لفظ اُچک کر بطور کوڈ استعمال کرنے لگے۔ یعنی سلینگ بن گیا۔ ۱۹۶۰ء میں مغربی معاشرے نے اجازتی معاشرے کا روپ دھارا تو ہم جنس پرست سامنے آئے اور خود کے لیے اعلانیہ "gay" یعنی Homosexual / ہم جنس کہلانے لگے۔

مائکل ایڈمز نے اپنی کتاب "SLANG The People's Poetry" میں دعویٰ کیا ہے۔

"Slang is not merely a lexical Phenomenon, a type of word, but a linguistic practice rooted in social needs and behaviors, mostly the complementary need to fit in and to stand out."(35)

"سلینگ صرف ایک لفظی مظہر نہیں ہے بلکہ لسانی استعمال ہے جو کہ کسی مخصوص سماجی ضرورت اور رویہ کے تحت زیر استعمال آتا ہے۔"

سلینگ صرف لغوی رجحان نہیں بلکہ لسانی عمل، معاشرتی ضرورت اور طرز عمل سے جڑا ہوا ہے۔ سلینگ پر پابندی عائد کرنے کی بجائے فطری طور پر قبول کرنا چاہیے۔ املا، لہجہ حروف کا تجزیاتی مطالعہ ہر چند ضروری ہے مگر جنگی معاملات کھیل اور کھلاڑیوں کے شعبہ جات، پولیس اور افواج کے دستے، پرندوں کی آوازیں، کواتین کی معمول کی گفتگو، شعبدہ باز اور ٹھگوں کا بیانیہ، سکول و کالج کے طلباء کے اپنے ساتھیوں کے ساتھ خصوصی گفتگو یہ سب سلینگ کے زمرے میں آتا ہے۔ اسی طرح (vally girl's valls) یا ہالی وڈ کی قریبی وادی (SAN Fernado valley) سان فرینڈو ویلی کی مختلف آبادیوں میں رہنے والی فنکاروں کی دوشیزاؤں کو کہا جاتا ہے۔ جس میں فلم، ٹی وی، موسیقی اور مختلف شعبوں کے لوگ شامل ہیں۔ vally girl's یا valls شاپنگ سنٹروں میں صرف گھومتی پھرتی رہتی ہیں اور تاک جھانک کرتی ہیں جن کو "Windo Shopping" کرنا بھی کہتے ہیں اور ان لڑکیوں کا دوسرا کام نئے الفاظ گھڑنا ہے۔ good کو Bad کے معنی میں سب سے پہلے انھوں نے ہی استعمال کیا اور اسی طرح airhead / bubble head بمعنی

(احمق شخص یا خالی دماغ)،Disgusto/double bagger(ایسا شخص جس سے کراہت آئے) انھی کے بنائے ہوئے الفاظ ہیں۔

(TOM Dalzell) نے اپنی کتاب (The Slang of Sin) میں ایسے کئی الفاظ گنوائے ہیں جو امریکہ کے جواری، شرابی، بھکاری، نشئی، دلال، طوائفوں وغیرہ کے گروہ میں رائج تھے بلکہ یہاں تک حسد، ہوس، شہوت، غرور، تکبر، کاہلی، بسیار خوری وغیرہ کے متعلقل سلینگ کی بھی تفصیلی فہرست موجود ہے۔

Army: بازو کٹوانے کا ڈراما کرنے والا (بھکاری / فقیر)

Blinky: اندھے پن کا ڈھونگ رچانے والا (فقیر)

D & D: گونگے اور بہروں کے لیے بولا جاتا ہے کیوں کہ یہ خود کو Dummy اور deafy کہتے ہیں۔

اس قسم کے سلینگ الفاظ کی تعداد بہت زیادہ ہے اور الفاظ وقت کے ساتھ ساتھ بدلتے بھی رہتے ہیں۔ جولی کول مین (Julie Coleman) اپنی کتاب "The life of Slang" میں اس طرح لکھتی ہے۔

> "The fact that it can be hard to determine the origins of slang words should not stop us from trying. A great many slang words are derived from standered Englsih, and it is often possible to trace their development through closely related sences."(36)

> "حقیقت یہ ہے سلینگ الفاظ کی اصل تک پہنچنا بہت مشکل ہے اس لیے ہمیں کوشش نہیں چھوڑنی چاہیے بہت سے سلینگ الفاظ معیاری انگریزی سے لیے گئے ہیں اور اکثر اوقات ان کے قریبی متعلقہ استعمالات کا بغور جائزہ لینے کے بعد ان کی موجودہ صورت تک پہنچا جا سکتا ہے۔"

معاشرہ میں ناپسندیدہ رویوں کے اظہار کے لیے سلینگ تخلیق کر لیے جاتے ہیں اور کھانے پینے کی اشیاء کے نام بھی تبدیلی اور بگاڑ کا سبب بنتے ہیں۔ مثلاً دو بریڈ کے ٹکڑوں کے اندر کچھ بھی رکھ کر بر گر یا سینڈوچ کی طرز کا بنایا گیا کھانا بعد میں وہ (Snack) کے نام سے مشہور ہو کر رسمی زبان کا حصہ ہو گیا۔ جدید سلینگ پرانے سلینگ سے زیادہ رنگین اور پر اثر ہوتے ہیں۔ لندن میں کچھ سلینگ پر پابندی لگا دی گئی جیسے " ننگے

لوگ" سے مراد "ایک جیسے مزاج کے لوگوں کا ایک جگہ اکٹھا ہونا" کے ہیں۔ اس طرح "Mouse Potato" ایسے لوگوں کے لیے رائج ہے جو اپنا بہت سا وقت اور پیسہ فضول کاموں میں لگاتے ہیں یا کمپیوٹر پر بہت سا وقت ضائع کرتے ہیں۔ آج کل انگریزی کے یہ الفاظ و جملے مختلف زبانوں میں ایسے ہی استعمال ہو رہے ہیں۔

برطانوی سلینگ کی کچھ مثالیں:

کئی بار ٹیسٹ دیئے گئے بعد میں افسوس پاس نہ ہوا۔ Gutted: very sad

رات پارٹی میں تھا اس لیے ابھی تھکا ہوا ہوں۔ KnacKered : very tired

میرے پاس پیسے نہیں میں نہیں آسکتا۔ Skint : have no money

لاٹری نکلی میں امیر ہو گیا۔ Loaded : very rich

اس طرح لفظ "Peanut" بطور سلینگ بہت کم رقم (very little money) کے معنی میں فلم "Roky" میں استعمال ہوا ہے۔

- Albatraoz: ایسی عورت کے لیے بولتے ہیں جو بہت مضبوط، پُر اعتماد اور آزاد فکر کی حامل ہو۔

آسٹریلین انگریزی میں کچھ سلینگ الفاظ کی مثالیں دیکھیں۔

- Munted: غیر دلکش، بھدی، بدحال قسم کی خاتون کے متعلق کہا جاتا ہے جس میں تبدیلی کی کوئی گنجائش نہ ہو اور بہتری کی کوئی صورت حال نہ نکل سکتی ہو۔
- Stan : (Massive Fan) کسی شخص کا بہت بڑا پرستار، بہت چاہنے والے کے لیے Stan بولتے ہیں۔ ایسا پرستار جو پاگل پن کی حد تک چاہنے والا ہو اور اس پاگل پن میں آرٹسٹ کا نقصان بھی کر بیٹھے۔
- Woke: طنز کے طور پر سیاہ فام کے لیے بولا جاتا ہے۔ "اوبامہ" اس میں نسل، علاقائی تعصب پایا جاتا ہے۔ اس کا استعمال آغاز میں سیاہ فام کی غیر اخلاقی تحریک کے طور پر کیا گیا تھا تاکہ معاشرتی نا انصافی کے معاملات میں شعور بیدار رہے۔
- Queer: ہم جنس پرستی کے لیے رائج ہے۔
- Karen: بہت زیادہ شکوہ شکایت کرنے والی عورت کے لیے یہ سلینگ رائج ہے۔ سفید و سیاہ فام خواتین کے درمیان نسل پرستی اور طبقاتی فرق کے طور پر بولا جاتا ہے۔

اطالوی امریکہ زبان میں سلینگ کی کچھ مثالیں دیکھیے:

- ۱۰۰ سال : Chin don
- عقلمند لڑکا : Malandrino
- سب سے پہلے جانا: (Pihshad) : Pisscade
- گستاخ، قابل نفرت، بے ادب، بد تمیز: DisGraziad
- نشہ : Schoombari
- دِل جلنا، سڑنا : Agita (۳۷)

امریکہ میں کالج اور یونیورسٹی کے طلباء و طالبات میں سلینگ بہت زیادہ رائج ہے۔ فرصت کے لمحوں میں یہ طلباء و طالبات ایسے ایسے الفاظ تراشتے ہیں جو نسل نو کی صلاحیتوں کا پتہ دیتے ہیں۔ اس کو سلینگ کیمپس "Slang Campus") کہتے ہیں۔ یونیورسٹی آف نارتھ کیرولائنا کی انگریزی پروفیسر "Connie. Eble" ۱۹۷۲ء سے "UNC-CH Campus Slang" کے نام سے سہ ماہی رسالہ نکالتی ہیں۔ یونیورسٹی آف کیلیفورنیا کے طلباء و طالبات بھی سلینگ کا رسالہ نکالتے ہیں۔ دنیا میں مشہور یونیورسٹیز میں مختلف سٹاف اور طلباء و طالبات سلینگ کے حوالے سے مسلسل کام کر رہے ہیں۔ "Pamela Munro" کی سلینگ کے متعلق کتاب یونیورسٹی آف کیلی فورنیا لاس اینجلس سے چھپ چکی ہے۔ جس کا لفظ (V. Card) جو کہ "Verginity" کو ظاہر کرتا ہے۔ اس وقت امریکہ میں مشہور ہے۔ سلینگ سے متعلق امریکہ سے دو رسالے "Teen People" اور "Current Slang" کے نام سے چھپ رہے ہیں۔ امریکیوں کو سلینگ گھڑنے کا بادشاہ کہا جاتا ہے۔ اگر کوئی ایک نیا لفظ ان کو مل جائے اس سے کئی اور نئے لفظ بنا لیتے ہیں۔ ۱۹۷۲ء میں واشنگٹن کی ایک عمارت میں صدر نکسن کو جتوانے کے لیے نقب لگائی گئی عمارت کا نام "Watergate" تھا۔ لفظ gate اخبار نویسوں کے ہاتھ لگ گیا اور انھوں نے flood gate, Doruggate, Travelgate, پتہ نہیں کتنے ہی gate بنا ڈالے۔ اسی طرح ۱۹۵۹ء میں آخر میں 'Payola' رشوت کے معنی میں امریکہ میں سنا گیا۔ مختلف ریڈیو سٹیشنز پر مختلف ریکارڈ بنانے والی کمپنیاں اپنے ریکارڈ سنانے کے لیے رشوت دیا کرتی تھیں۔ جب یہ سیکنڈل پکڑا گیا تو بہت سے ملازمین کی ملازمت ختم ہوئی مگر "Ola" کے لاحقے سے بہت سے لفظ بن گئے۔ جیسے

brushola: جھاڑ، پونچھ

Royola : برطانوی شہزادے کو شادی پر ملنے والے تحائف

Nayola : کچھ نہ کرنا، ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنا

Goala : ایک ہزار ڈالر

عہد بہ عہد امریکی سلینگ کا اندازہ مندرجہ ذیل سے لگا سکتے ہیں۔ کیوں کہ مختلف ادوار میں سلینگ بدلتے گئے۔ ۱۹۵۰ء میں امریکی سلینگ۔

Boo – boo	:	Mistake, Injury
Cooler	:	Jail – detention
Garbage	:	nonsense
Hot Mama	:	Sexy or Attractive girl

تاریخی طور پر سلینگ فنکارانہ انداز میں فکشن کے ذریعے ادب میں داخل ہوتے ہیں۔ شیکسپیئر نے بہت سے سلینگ الفاظ کو انگریزی ادب میں متعارف کروایا ہے۔ جیسے

Warp seed – an extremely high speed

Stenographer –(Muzz) بے وقوف، مخبوط الحواس

کے لیے استعمال ہوا ہے۔

۱۹۶۰ء کے سلینگ سے کچھ مثالیں دی جا رہی ہیں۔

Bread	=	money
Chill	=	take it easy
Vibes	=	feelings
Far out	=	amazing

۱۹۷۰ء کے امریکی سلینگ

Horn	=	telephone
Threads	=	clothes
Zip	=	Noting

1980ءمیں رائج ہونے والے امریکی سلینگ

Bad	=	good
Psyche	=	not really, fooled
Rad	=	fan
Word	=	I agree / really

۱۹۹۰ءمیں امریکن رائج سلینگ

As if	=	no way
Loot	=	money
PoPo	=	Police

۲۰۰۰ءمیں رائج امریکی سلینگ

PaPer	=	money
Tat	=	Tato
Peeps	=	People – Friends
Cougar	=	older women dating with younger man

”زبان مسلسل تبدیلی کے عمل سے گزرنے کے باعث سلینگ بھی مسلسل تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ Dope بہترین یا بے وقوف دونوں معنی میں رائج ہے۔ اس لفظ کا مادہ ڈچ زبان Doop سے ہے۔ اٹھارھویں صدی عیسوی میں اسے گاڑھا شوربہ /Thick Sauce کے معنی میں لیا جاتا رہا۔ جب کہ ۱۸۶۰ء تک یہ توہینآمیز، بدتمیز اور بے وقوف کے لیے رائج ہوا۔ ۱۸۸۰ء میں نشہ آور اشیاء جو کہ پیسٹ / گاڑھا سیال مادہ کی صورت میں پائپ کے ذریعے سے لیا جانے لگا۔ ۱۹۰۰ء میں یہ لفظ کو کین اور ہیروئن کے لیے بولا جانے لگا۔ جب کہ ۲۰۰۰ء میں ڈوپ نامی ایک شہر مشہور رہا۔ جہاں منشیات کا کاروبار عام تھا۔ پھر نشہ آور شخص کو Dope کہنے لگے۔ ۲۰۱۲ء میں نوجوان، خوبصورت، پر غرور بہترین کے طور پر بولا گیا۔“[۳۸]

سلینگ پر اثر انداز ہونے والے عوامل

غیر رسمی زبان ہونے کی وجہ سے سلینگ عہد بہ عہد بدلتے رہتے ہیں اور اپنے معاشرتی، ثقافتی، علاقائی رویوں کو ظاہر کرتے ہیں۔ سلینگ پر جنس، پیشہ، سماج، عمر، جیسے عوامل اثر انداز ہوتے ہیں۔ فحش، بدصورت، غیر ضروری اور استعاراتی کہلائی جانے والی زبان علمی و ادبی زبان کے ذخیرہ میں توسیع کا باعث بنتی ہے۔ سلینگ چوں کہ جذبات کو اُبھارنے کا سبب بنتا ہے۔ اس لحاظ سے کچھ لوگ اس کو پسند کرتے ہیں اور کچھ سلینگ سے نفرت کا اظہار کرتے ہیں اور اس کی جدید اصطلاح سے اجتناب کرتے ہیں اور ان کے استعمال کرنے والوں کو اچھا نہیں سمجھتے۔ جب کہ سلینگ وسعت ذخیرہ زبان کا اہم ذریعہ ہونے کے ساتھ ساتھ معاشرتی رویوں کے اظہار میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ سلینگ کے غلط استعمال سے پیچیدہ صورتِ حال پیش ہو سکتی ہے۔ کیوں کہ جو لوگ ان اصطلاحات کے صحیح مفہوم سے واقف نہیں ہوتے وہ اس کے غلط معنی لے کر خطرہ مول لے رہے ہوتے ہیں۔ مگر سلینگ کا صحیح استعمال فرد و گروہ کو معاشرہ میں معمولی طور پر داخل کر کے گفتگو اور رویوں کو آسان بنا رہا ہوتا ہے۔ آپس میں میل جول بڑھتا ہے کیوں کہ سلینگ الفاظ معیاری زبان کا حصہ نہیں ہوتے بلکہ غیر رسمی طور پر استعمال ہو کر عموماً تقریر میں رائج ہوتے ہیں۔

"The life of Slang" میں جولی کول مین کا کہنا ہے۔

> "Standered language equals socialization and conformity;
> non-standered language equals criminiality and rebellion.
> No wonder slang users are scary."(39)

> "معیاری زبان سے مراد سماجی کاری اور مطابقت ہے جبکہ غیر معیاری زبان سے مراد
> تخریب کاری اور بغاوت ہے بلاشبہ سلینگ استعمال کرنے والے خوفناک ہوتے ہیں۔"

اگرچہ سلینگ کے چاہنے یا نہ چاہنے والے کی رائے میں تضاد اپنی جگہ لیکن یہ معاشرہ کا متاثر کن پہلو ہے۔ سلینگ پر سماجی، سیاسی، اخلاقی تبدیلیاں روز بروز اثر انداز ہو رہی ہیں۔(Polarization)(الفاظ کو خاص معنی دینا) مختلف طریقے سے سماجی تبدیلیوں کا سبب بن رہے ہیں۔ معاشرتی گروہ کا آپ اسی وجہ سے حصہ بن سکتے ہیں اگر گروہ کی زبان و بیان کو سمجھ سکیں و گرنہ گروہ سے خارج کر دیئے جائیں گے۔ مختلف زبانیں متفرق رویوں سے وابستہ ہوتی ہیں۔ ۱۸۹۲ء کے آسٹریلین اخبار میں موجود سلینگ کی کچھ مثالیں درج ذیل ہیں

The young man laid his cigarette down on the hall table while he went into interview his father on the financial situation, he sid:

"By the way, Pop, can I have a few stamps, to-day?

"Postage stamps? " inquired the father innocently.

No, Sir, "was the impatient reply,

"I mean 'scads"

"Scads" my son?[۴۰]

۱۸۶۵ء تا ۱۹۰۵ء امریکہ میں "Request for Stamps" (Money) رقم کے لیے استعمال ہوتا تھا اور "Scad" سنگل رقم مطلب ڈالر کے لیے۔ یہی وجہ ہے اس گفتگو میں خواہش کے مطابق نتیجہ سامنے نہیں آ سکا۔ اس مثال میں نسل کے فرق سے ابلاغ ممکن نہیں ہو سکا۔ اس کی وجہ یہ بھی تھی کہ نوجوان یہ گفتگو اپنے ہم عمر سے نہیں بلکہ اپنے والد سے کر رہا تھا۔ سلینگ کے بارے میں ناآشنائی قوموں اور نسلوں میں غلط فہمیاں پیدا کر سکتی ہے۔ مختلف ملکوں اور قوموں میں بولے جانے والے الفاظ (Polarization) مختلف معنی رکھتے ہیں۔ اس کے برعکس سلینگ علامت، حقیقت اور استعارہ کے طور پر بھی معاشرہ میں استعمال ہوتا ہے۔

"Slang can also be used to symbolized truth and reality"[41]

سلینگ کا استعمال سچ اور حقیقت کی علامت کے طور پر بھی کیا جا سکتا ہے۔

سماجی عوامل اور سلینگ

صرف معاشرہ ہی سلینگ پر اثر انداز نہیں ہوتا بلکہ کردار بھی اپنی شناخت کرواتے ہیں اور اس پیچیدگی کا علم عملی طور پر استعمال کے دوران ہوتا ہے کیوں کہ کردار مترادفات میں سے گفتگو کے پس منظر کے مطابق مفہوم اخذ کر لیتے ہیں۔ جب لوگوں سے سلینگ کے متعلق پوچھا جائے کہ کیوں استعمال کرتے ہیں تو کوئی جامع یا مطمئن کرنے والا جواب معاشرہ میں سامنے نہیں آتا جب کہ سماجی زبانوں کے ماہرین کے مطابق (ذاتیات) کسی شخص کے کام اور زبان کا بنیادی عمل ہے۔ معاشرتی سطح پر لوگوں کے درمیان تعلق قائم رکھنے کا

اہم ذریعہ زبان ہے۔ مختلف سیاسی، سماجی اور پیشہ ور گروہ کی تقسیم بندی ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص کسی گروہ یا پیشے کے مطابق الفاظ وخیالات کا اظہار کرتا ہے "Pursuite of self identity" تو وہ اس گروہ کے افراد کے درمیان ذہنی مطابق رکھ سکتا ہے اور اسے اپنی ذات کی شناخت کا حاصل مل جاتا ہے۔

"Pursuite of self identity" کو ہم اس طرح بھی کہہ سکتے ہیں اگر کسی طالب علم کو کالج / سکول میں استعمال ہونے والے سلینگ کے متعلق بولیں وہ اس کے مفہوم اور معانی کے ساتھ ساتھ اس لفظ کی شدت سے بھی آگاہ ہو گا کیوں کہ وہ اپنی عمر کے گروہ اور ان کے زبان کے رمز سے آشنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ اپنی کمیونٹی میں زیادہ سہولت سے گفتگو کرتے ہیں۔ سلینگ استعمال کرنے والوں کے جذبات و احساسات کا تعلق بات کرنے والے کے موضوع اور رجحان کی طرف ہوتا ہے جذبات و احساسات ہی لوگوں کی مخالفت / موافقت کا باعث ہو سکتے ہیں۔ ذہنی تناؤ جذبات انگیز یا مشتعل کرنے والے الفاظ کی وجہ سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ اگر انسان اپنی خوشی غمی، غصہ یا کیفیات کا اظہار کر لے تو ذہنی تناؤ سے چھٹکارا ممکن ہے۔ اس سلسلے میں سلینگ الفاظ کا استعمال فرد میں مضبوط احساس پیدا کرتا ہے۔ حیرت انگیزی، تعجب، خوف، تحقیر و بے حرمتی بھی جذبات کے زمرے میں آتے ہیں۔ جیسا کہ خواب ہمارے نفسیاتی دباؤ میں سکون کا کام دیتے ہیں اور ہماری پیرشانی کم ہو جاتی ہے۔ اس طرح سلینگ کے ذریعہ فرد اپنے جذبات کا تذکیہ کر لیتا ہے اور نفسیاتی طور پر سکون حاصل کرتا ہے۔ تہذیب یافتہ معاشرہ کے گروہ (ڈاکٹر، وکلاء، سیاستدان۔۔وغیرہ) دنیا ایک معیاری لب و لہجہ رکھتے ہیں۔ اسی تناظر میں سلینگ صرف فرد یا گروہ کی شناخت کے لیے ہی نہیں بلکہ جذبات کے اظہار کے لیے بھی ضروری ہے۔ سلینگ کو سماج میں شائستگی کے حصول Achieving Politeness کا ذریعہ بھی سمجھا جاتا ہے۔ مقرر کی تقریر سے اظہار باطن جھلکتا ہے جو کہ ابلاغ کی ایک خصوصیت ہے۔ اس بات کا اندازہ رسمی اور غیر رسمی دونوں طریقوں سے ہوتا ہے جس میں عمر جنس، پیشے، طبقات سب شامل ہیں۔ اگر سلینگ کا استعمال صحیح موقع پر، صحیح شخص کے ساتھ اور درست سلینگ الفاظ کے ساتھ ادا نہ کیا جائے تو تعلقات یا دوستی میں بگاڑ پیدا ہو سکتا ہے۔ سلینگ کا درست استعمال سماجی تعلق کی ہمواری میں سہولت پیدا کرتا ہے۔

"Two people who were born and brought up in the same
geographical region and speak the same regional dialect

may speak differently because of a number of social factors."(42)

"دولوگ جو ایک ہی جغرافیائی علاقے میں پیدا ہوئے اور ان کی پرورش ہوئی ہو مزید برآں وہ ایک ہی علاقائی زبان بولتے ہوں وہ متعدد سماجی عناصر کی بنا پر مختلف انداز میں بات کر سکتے ہیں۔"

سلینگ مختلف ترتیب و ماحول کی وجہ سے تبدیلی کا سبب بنتے ہیں۔ سماجی مراسم و رواج کے درمیان سلینگ مثبت رویوں کے اظہار میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ جیسے نیک خواہشات کی دعائیں الوداعی اظہار، موسم، فیشن، ملبوسات وغیرہ ہر رائے میں سلینگ ادا کیے جاتے ہیں اور ان میں عموماً شائستگی پائی جاتی ہے سماج میں دوستانہ ماحول سلینگ کے رویوں سے ہی بنتا ہے۔

What's up?

Whats going?

What's jumping

Catch you later

بے تکلفی کی گفتگو میں کچھ اس طرح کے جملوں سے اظہار ہوتا ہے۔ سلینگ الوداعی جملے، نیک خواہشات، تعلقات میں شگفتگی اور شائستگی پیدا کر کے رابطوں کو مضبوط بناتے ہیں۔ روز مرہ گفتگو میں بھی سلینگ کا خاص کردار ہے۔ بات کرنے والوں کے درمیان خوشگوار ماحول بنا رہتا ہے اور دو گروہوں یا دوستوں کے درمیان بے تکلفانہ گفتگو سے مثبت پہلو آشکار ہوتے ہیں۔ سلینگ ہمیشہ ثقافتی ماحول کے پروردہ اور آئینہ دار ہوتے ہیں۔ مزاح، جامعیت، اختصار، جدت، ناپائیداری سلینگ کی خصوصیات ہیں۔ یہ رویے رسمی / معیاری زبان سے سلینگ کو مختلف بناتے ہیں۔ سلینگ پر اثر انداز ہونے والے، انفرادی عوامل میں جنس، عمر، پیشہ شامل ہیں۔ جب کہ سماجی عوامل میں منشیات، ہم جنس پرستی، میوزک، طلباء، طوائفیں وغیرہ شامل ہیں۔ سلینگ معاشرتی رویوں میں قابل قبول عمل ہونے کی وجہ سے روز مرہ زندگی کے تمام پہلوؤں میں اپنے رنگ، بکھیرتا ہے۔ ادب، ناول، ڈرامہ، فلم، ٹی وی، پروگرامز، وغیرہ میں سلینگ کے ثقافتی رنگ نظر آتے ہیں۔ اس کی سمجھ کے لیے بھی ثقافتی و علاقائی تناظر کو سمجھنا ضروری ہے۔ بات چیت کا آلہ ہونے کی وجہ سے زبان میں کوئی تقسیم نہیں مگر اس کا یہ مطلب بھی ہرگز نہیں کہ تمام طبقات کی ایک ہی زبان ہو۔ سماجی عوامل

پر سلینگ زبان میں شوخی، طنز، ہنسی مذاق اور دوسروں سے منفرد ہونے کے لیے اثر انداز ہوتے ہیں۔ مثلاً مختلف قسم کے کھانوں کے ذائقہ کی تعریف مختلف حوالوں سے کی جاسکتی ہے۔ مزیدار، لذیذ یا Delicious کو "yummy/ Jukky" سلینگ کے طور پر بھرپور اظہار کے لیے کہا جاتا ہے۔ اسی طرح محبوب کے لیے پیار سے "شونا" "بے بی" سلینگ لفظ ہیں۔ "سائیکو" = "Psycho" سلینگ عموماً پاگل کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ سلینگ کا سماجی عمل میں سب سے پہلا کردار ذات کی تلاش اور تشفی ہے کہ انفرادی شناخت کا قائم رہنا دوسروں سے ممتاز کرتا ہے۔ اسی طرح لڑائی جھگڑا، خوشی غمی، کے احساسات و جذبات کی کیفیات نفسیاتی ضروریات میں شامل ہیں۔ جو بذریعہ سلینگ پوری ہوتی ہیں۔ سماجی عوامل پر سلینگ اس طرح سے بھی اثر انداز ہوتے ہیں کہ آپس میں مروت اور جھجک ختم کر کے دوستانہ ماحول قائم ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے روزمرہ زندگی میں بے تکلفانہ رنگ اُبھرتے ہیں۔ عہد بہ عہد سلینگ بدلنے کی وجہ سے اپنے معاشرتی اور ثقافتی رویوں پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں کوئی نیا لفظ بھی سلینگ بن کر معاشرہ میں متعارف ہو سکتا۔ پہلے سے موجود لفظ کے معنی و مفہوم بدل کر بھی سلینگ بن سکتے ہیں اور کسی لفظ کے مخففات بھی سلینگ کے زمرے میں آسکتے ہیں اور علاقائی و جغرافیائی تبدیلی کے باعث مختلف علاقوں میں سلینگ کے معنی بدل جاتے ہیں اور جو تمام علاقوں میں ایک سے معنی و مفہوم کے ساتھ الفاظ ادا کیے جائیں وہ سلینگ نہیں کہلاتے بلکہ وہ زبان کا حصہ بن جاتے ہیں مثلاً امریکہ میں بولے جانے والے سلینگ الفاظ برطانیہ میں معنی کچھ مختلف دیں گے۔ مختلف پیشہ وروں اور شعبہ جات کے اپنے سلینگ ہوتے ہیں۔ بالکل اسی طرح فوج اور پولیس کے محکمے سے وابستہ لوگوں کی اپنی اصطلاحات ہوتی ہیں۔ سلینگ میں رمز واشارہ، جسمانی اشارہ خفیہ اصطلاحات اور مخففات بھی شامل ہیں۔ مجرم اور پیشہ ور افراد اپنے گروہ کی تشکیل میں نوجوان طبقے کو شامل کرتے ہیں اور خاص کوڈ یا خاص الفاظ کو رمزیہ یا خفیہ انداز میں استعمال کرتے ہیں جو کہ وہ گروہ ہی سمجھ سکتا ہے جب کہ بازاری اور گلی کوچے کے سلینگ اور طرح کے ہوتے ہیں۔ فوج اور پولیس میں بولنے اور لکھنے دونوں طریقوں سے سلینگ استعمال ہوتا ہے۔ یہ سلینگ زبان، لوگ، جگہ، مقام اور حالات کو بیان کرتے ہیں۔ سماجی، ثقافتی، رسم و رواج اور اقدار کسی بھی معاشرہ کا بنیادی حصہ ہوتے ہیں اور سلینگ کو سمجھے بغیر معاشرہ کی قدروں کو سمجھنا آسان نہیں ہوتا۔ "PoPo" کا لفظ پولیس کے لیے بطور سلینگ استعمال ہوتا ہے۔

براعظم ایشیاء، یورپ اور دنیا کے باقی خطوں میں رہنے والے مختلف ممالک اور شہروں میں مختلف قسم کے سلینگ استعمال ہوتے ہیں۔ مختلف علاقوں میں ایک ہی سلینگ کے مختلف معنی ہو سکتے ہیں۔ سلینگ الفاظ

اور جملے عمومی طور پر نئے خیالات اور رسوم ورواج کو ایجاد کرتے ہیں اور کبھی پرانے اور فرسودہ ذخیرہ الفاظ کو نئے اور جدید معنوں میں بھی ظاہر کر دیتے ہیں۔ نو عمر / نوجوان طلباء سب سے زیادہ سلینگ استعمال کرنے والے گروہ میں شامل ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ نوجوانوں میں تخلیقی صلاحیت زیادہ بڑی عمر کے لوگوں سے زیادہ ہوتی ہے۔ اس لیے وہ اپنی دوستوں کی محفلوں، کھیلوں، روز مرہ کی گفتگو میں نئے سلینگ اختراع کرتے ہیں۔ یہ سلینگ الفاظ ذخیرہ زبان کی وسعت کا سبب بنتے ہیں مگر رسمی لغت میں ان کا اندراج اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک یہ زبانِ فرد عام ہو کر رسمی زبان کا حصہ نہیں بن جاتے۔ نوجوان نسل کے سلینگ استعمال کرنے کی کئی وجوہات ہیں۔ نوجوان بآسانی اپنے طبقے سے سلینگ کے ذریعے ابلاغ کرسکتے ہیں۔ سلینگ پر پابندی عائد کرنے کی بجائے اسے فطری طور پر قبول کرنا چاہیے۔ سکول کے طلباء اور نوجوانوں کو کبھی کبھار سلینگ کے استعمال پر تنقید کا سامنا کرنا پڑتا ہے جب کہ سلینگ ایک فطری رویہ ہے۔ طلباء کو بدلتی ہوئی زبان کی روانی، فراوانی اور سیاق و سباق کی تلاش کی ترغیب دلانے کی ضرورت ہے۔ ۲۰۱۳ء میں پیرس اکیڈمی لندن کے سکولوں میں سلینگ الفاظ کی ممانعت کے حوالے سے غیر معیاری الفاظ کی ایک فہرست بنائی گئی تاکہ طلباء میں بڑھتے ہوئے سلینگ کے رجحانات کو روکا جاسکے لیکن یہ ممکن نہ ہو سکا۔ زبانیں مسلسل بدلاؤ کی حالت میں ہوتی ہیں اور اس تبدیلی کو روکا نہیں جاسکتا۔ آپ لغت میں موجود معنی کی حقیقت پر عقیدہ رکھ سکتے ہیں لیکن اس حقیقت کو بھی تبدیل نہیں کرسکتے کہ اس کا کوئی اور معنی بھی اتنا ہی جائز ہو سکتا ہے۔ لہٰذا زبان کے تنوع کو محدود کرنے کے بجائے آزادانہ طور پر قبول کرنے کی ضرورت ہے۔

قافیہ بندی سے بھی سلینگ میں مذاح کا عنصر پیدا ہوتا ہے۔

The bee's Knees : (قابلِ توجہ چیزیں یا قابل فخر لوگ)

Fender bender : (معمولی یا کم قیمت، ادنیٰ)

Razzle Dazzle : (جشن، رنگ رلیاں)

قافیہ بندی، مقفی عبارات گفتگو میں بحر و اثر پیدا کرتی ہے اس حسنِ امتزاج سے نغمگیت پیدا ہو جاتی ہے۔ نوجوان نسل کی شور و غل میں لطف اندوزی کی کیفیت کے حصول کے لیے نکالی جانے والی عجیب و غریب آوازیں بھی سلینگ کے زمرے میں آتی ہیں۔ جیسے

"bu bu" - "dong dong" - "yoyo"

وغیرہ، سماجی معاملات میں سلینگ نسل نو کی متغیر زبان ہے بلکہ یوں کہنا چاہیے سلینگ نوجوان نسل کی زبان کا لازمی جزو ہے۔ سلینگ مخصوص ثقافتی زبان ہونے کی وجہ سے وراثتاً منتقل ہوتی رہتی ہے۔ نوجوان نسل کے ذریعہ اظہار کو سلینگ ایک شناخت دیتا ہے۔

الیکٹرانک ذرائع ابلاغ اور سلینگ

انٹرنیٹ اور ٹیکنالوجی کا بے دریغ استعمال جہاں معاشرہ میں بہت سی تبدیلیوں کا سبب بنا وہاں نئے ذخیرہ الفاظ کا اضافہ بھی خوش کن ہے۔ نسل نو انفرادیت کے حصول کے لیے اختراعات کی ہمیشہ سے خواہشمند رہی ہے۔ ۲۰۰۳ء میں امریکی ریاست ٹیکساس کے شہر آسٹن میں "The Global language Monitor" کے نام سے ایک ادارہ بنائی گیا۔ اس ادارہ کا کام الفاظ کا سراغ لگانا ہے اور ۵ سال کے عرصے (۲۰۰۸ء) میں ایک رپورٹ کے مطابق انگریزی الفاظ کی تعداد ۹ لاکھ سے بڑھ چکی تھی۔ خدا ہی جانے اب اس میں سلینگ کے کتنے نئے الفاظ شامل ہوں گے۔ الیکٹرانک ذرائع ابلاغ میں بھی سلینگ کا بہت اہم کردار ہے۔ مختلف زبانوں سے وابستہ لوگ انگریزی کے سلینگ الفاظ روز مرہ میں استعمال کرتے ہیں۔ اس کی وجہ گلوبلائز دنیا سے تعلق عام ہونے کے باعث انٹرنیٹ سلینگ، مخففات اور فلموں کے سلینگ معاشرہ میں رائج ہوتے جارہے ہیں۔

Yep / yup = yes

جی، "ہاں" یا کسی بھی لفظ کا مثبت انداز میں جواب دینے کے یلے قومیت، ثقافت مرد وزن کی تفریق کیے بغیر اس لفظ کا استعمال ہر جگہ عمومی ہے۔ بے بی "baby" بچے کے لیے نہیں بلکہ محبوبہ یا محبوب کے لیے بولا جارہا ہے۔

"Bigmouth" = talk too much

زیادہ باتونی شخص کے لیے "Bigmouth" عموماً انٹرنیٹ میں استعمال ہوتا ہے اور "چکن" بزدل اور ڈرپوک شخص کے لیے نوجوانوں میں رائج ہے۔

(Cool : Greet)

(Gonna : go to)

(Wanna : want)

(LoL : Lough out loud)

(BRB : Be right Back.)

(B4N) : Bye for Now)

(Asap) : (As soon as as possible)

یہ موبائل انٹرنیٹ اور نوجوان نسل کی اپنی دوستوں کی صحبت میں گفتگو کی زبان کی کچھ جھلک ہے۔ آج کل میسج لکھتے وقت اسی طرح کی تحریر لکھی جارہی ہے اور مخففات کا استعمال چیٹ روم، ای میل اور موبائل میسج میں اتنی تیزی سے بڑھ رہا ہے لگتا ہے اس کے لیے الگ لغت مرتب کرنے کی ضرورت ہے۔

میری غلطی ۔ میری حماقت : My Bad

آج کل لڑکوں کو دوست محبت کے نام سے "ڈیوڈ" کہہ : Dude کر پکارتے ہیں: مرد دوست، اچھا لڑکا مطلب یہ لفظ مذکر کے لیے استعمال ہے۔ (نفرت، وملامت کے لیے: oh shit : on no یہ لفظ عمومی گفتگو انٹرنیٹ، سوشل میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا میں بھی استعمال ہے

O M G: (Oh my Goodness)

یہ دونوں الفاظ حیرت یا صدمہ کے اظہار کے موقع پر بولے جاتے ہیں۔ میڈیا، انٹرنیٹ، چیٹ روم، دوستوں کی محفل میں ان سلینگ کا استعمال عام ہے۔ نئے الفاظ کا زبان میں دخل سلینگ الفاظ کی وجہ سے ہی ہوتا ہے۔ ۱۹۳۸ء میں سلینگ الفاظ رقوم، منشیات، شراب نوشی جوئے کے اڈوں، مجرموں، بدقماش عورتوں، طوائفوں سیکس وغیرہ کے لیے سلینگ لغات میں شامل ہوئے۔ معاشرہ کے ہر گروہ میں سلینگ قابل قبول نہیں ہوتے بلکہ خاص گروہ ہی اس کو اپناتے ہیں۔ زبان قدرتی طور پر متحرک ہے۔ ایک ثقافت کا دوسرے ثقافتی رویوں کو قبول کرنا (Acculturation) ارتقاء عالمگیری اور قدرتی طور پر زبان کی ترقی سلینگ کی وجہ سے ممکن ہے۔ انٹرنیٹ سلینگ، مخففات، فلم کے ک سلینگ سماجی رویوں شعبوں، عمر، پیشہ وغیرہ سے متعلق سلینگ مختلف عوامل کے سبب قدرتی طور پر وقت کے ساتھ ساتھ تبدیل ہو جاتے ہیں۔ جو کہ فطری امر ہے۔ برق رفتار ٹیکنالوجی کی ترقی کی بدولت روز بروز نئی ایجادات وجود میں آرہی ہیں۔ اور پرانی ٹیکنالوجی کو بہتر بنایا جارہا ہے اسی طرح نئے الفاظ بھی جنم لے رہے ہیں تیزی سے بڑھتے ہوئے اس رجحان سے اب انٹرنیٹ کی زبان کو "Net Speak" کا نام دیا گیا ہے۔

انگریزی ادب اور سلینگ

انگریزی ادب میں سلینگ کا استعمال مندرجہ ذیل مثالوں سے دیکھا سکتا ہے۔

- لفظ سلینگ "Flop" انگریزی زبان میں ایسے منصوبے کے متعلق کہا جاتا ہے۔ جو پورا نہ ہو اور آخری لمحات میں منسوخ کر دیا جائے۔ مثلاً میں کسی پارٹی میں جانا چاہ رہا تھا۔ "لیکن میرا منصوبہ اچانک فلاپ ہو گیا"
- اسی طرح سلینگ "Photo bomb" کوئی تصویر یا منظر اچانک تصویر کے پیچھے آکر تصویر کے نتائج کو خراب کر دے تو ایسی صورت حال کو "Photo bomb" کہتے ہیں۔
- لفظ "Sick" کے ادبی معنی کو بیماری کے ہیں مگر بطور سلینگ نوجوانوں کے استعمال میں 'بہت خوب / Cool/ awesome کے معنی میں ہیں۔
- "hater" ایسے حاسد کو کہتے ہیں جو کسی کی کامیابی کو برداشت نہ کرے اور ناخوش ہو۔
- "Kick the bucket" مرنے کے معنی میں بطور سلینگ استعمال ہوتا ہے کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ یہ اصطلاح تاریخی طور پر پھانسی کے پھندے سے اختراع کی گئی ہے کیوں کہ بالٹی کو اپنے پاؤں سے ٹھوکر مار کر رسی کے پھندے سے لٹکا جانے سے موت واقع ہو جاتی ہے۔ مثال:

I am in the hospital, I’ll probably just “Kick the bucket” here.

- “Bite my arm off”

بچوں کا حد سے زیادہ خوش ہونے کے بارے میں کہا جاتا ہے یعنی "over exited" ہونا کسی بھی شخص کا ماحول اس کی عمر اور جنس اس کے انداز گفتگو کو متعین کرتی ہے کہ وہ کیا، کیسے اور کس سے بول رہا ہے؟ سلینگ اگرچہ معاشرتی طرز کلام کی ایک قسم ہے۔ یہ اس شخص کے معاشرہ، انفرادی حالات اور جنس کے درمیان فرق سے واضح ہوتی ہے۔

Australian Slang

Bonzer	Great Awesome
Thongs	Sandals
Gday	Good day
Go troppo	Go crazy

British Slang

Cuppa	Coffee, cup of tea
Daft	Silly
Bog	The toilet
Mug	Some one who will believe any thing
Dodgy	Suspicious

American Slang

Cheesy	Cheap or tacky
411	What is the info. Whats the gossip?
Y'all	you all
Wicked	really, very
(24/7)	Non stop or around the clock
Dude	Guy
Ride	Car
Jacked	Shoes
Keep it real	Be yourself
Money	High Quality
My bad	My mistake
Off the chain	very cool
Props	Proper respect
Sick	Cool
Hold your Horses	With a moment
Creeper	A weird person
Swag	Style
Tool	A stupid person
Bro	Friend
Uber	The ultimate
Hot	Attrection
Boo	Boy friend/girl friend
Badass	Ultra cool person
Awesome	Exciting
Nada	Nothing
On Fleek	Attractive
Hitched	have married
Bombed	Completely fail
Cool	Great , Fantastic
Bestie	Best Friend

جنس اور سلینگ

مرد و عورت کی زبان اور انداز گفتگو ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے۔ ثقافتی لحاظ سے جنس میں زبان کی جنسی لحاظ سے فرق فطری ہے۔ سلینگ کے اعتبار سے کچھ سلینگ الفاظ مرد نے ایجاد کیے ہیں اور کچھ عورتوں نے کیوں کہ جس جنس کا تعلق جس شعبہ، گروہ اور دلچسپی سے ہوگا وہ اس طرح کے سلینگ بھی ایجاد کرے گا۔ مردوں کے سلینگ میں زیادہ تر پیشے، عورت، شراب، سیاست، جنس پرستی، کھیل، ذرائع مواصلات کے موضوعات پر سلینگ ملتے ہیں۔ ان ہی میں ذیلی گروپ جس میں مختلف مجرموں اور پیشہ وروں کے سلینگ کاروباری اور ذاتی علوم کی پہچان کے سلینگ بھی مردوں کے سلینگ سے تعلق رکھتے ہیں۔ جب کہ خواتین ایک خاص قسم کے ماحول کی پابندی ہوتی ہیں جس میں خاندان، گھر، دوست، محلہ، یا علاقہ شامل ہوتا ہے۔ خواتین کی گفتگو میں نئے سلینگ الفاظ کا اندراج اور استعمال زیادہ تر عورتوں کے فیشن، کپڑوں، بالوں کے انداز، گھر، باورچی خانہ اور اس کے گھریلو سیاسی چالوں میں خواتین سلینگ ایجاد کرتی ہیں۔ گھریلو عورت جب کبھی کہیں باہر کی محفل میں جاتی ہے تو صرف اپنی دلچسپی کے موضوعات پر ہی بات کرتی ہے۔ سیاست، دنیا اور کاروبار کو موضوعِ بحث نہیں بناتی جب کہ کام کرنے والی خواتین ان موضوعات میں کسی حد تک دلچسپی لے لیتی ہیں۔ خواتین کے سلینگ اور شعبہ جات اُن کے متعلقہ پیشوں تک ہی محدود ہوتے ہیں۔ جیسے ہوائی کمپنیوں کی ہوسٹس، بسز، سکول، شادی، میک اپ، پارلر، نرس، طوائف، گائیکہ، ماڈلز، اداکارائیں وغیرہ جب کہ دور حاضر میں تانیثیت تحریک کے سبب عورتوں مردوں کے شعبے میں بھی داخل ہو کر خود کو ثابت کرنے کی کوشش میں ہے۔ زبان کو وسعت دینے میں عورت کے کردار کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ سلینگ کو چٹخارہ دار اور دلچسپ بھی عورت ہی بناتی ہے۔

عمر اور سلینگ

ہر عمر کی دلچسپیاں مختلف ہونے کے سبب عمر بھی سلینگ پر بہت اثر انداز ہوتی ہے۔ اس میں بچے، جوان، بوڑھے، خواجہ سرا، سب شامل ہیں۔ ان سب میں سب سے زیادہ نسل نو، طلباء و طالبات سلینگ میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں اور ہر پہلو میں سلینگ کو شامل کرتے ہیں۔ انھیں کسی طرح کی غلطیوں کا نہ ہی کوئی خوف ہوتا ہے بلکہ نئی چیزوں کی دریافت میں لگے رہتے ہیں۔ نسل نو ہر تجسس ہونے کی وجہ سے تلاش و تحقیق میں لگی رہتی ہے۔ یہ عمر ایک فطری آزادانہ سوچ کی حامل بھی ہوتی ہے اور اسلاف کی اندھا دھند تقلید نہیں

کرتی۔ نوجوانوں کا رجحان نئ چیزوں کی ایجاد میں زیادہ ہوتا ہے۔ جیسے موسیقی، میڈیا، کھیل وغیرہ نوجوان ثقافت وروایت کو بدلنے کا حوصلہ رکھتے ہیں جیسے میوزک کو پسند کرنے والے نوجوان لفظ "Crazzy" کو خوب صورت اور بہترین کے معنی میں استعمال کرتے ہیں جب کہ لغت میں یہی لفظ پاگل اور خبطی کے معنی میں دیا گیا ہے۔ بڑی عمر کے افراد نوجوانوں کی نسبت ذرا کم درجہ کے سلینگ استعمال کرتے ہیں۔ خاندان اور دوستوں کے درمیان غیر رسمی، ماحول مہیا ہونے پر سلینگ بولتے ہیں۔ سلینگ اصطلاحات کسی بھی انسان کے خیالات و نظریات و جذبات کا اظہار کا با اثر ذریعہ ہے۔ یہ گفتگو میں رنگینی و چاشنی کے ساتھ ساتھ دوستانہ ماحول بھی پیدا کرتے ہیں۔ اسی طرح بزرگوں کے سلینگ اپنی دلچسپی اور ماحول کے مطابق ہوتے ہیں۔

منشیات اور سلینگ

تمام دنیا میں منشیات ایک مسئلہ رہا ہے۔ جنوبی اشیاء میں منشیات پر پابندی ہونے کی وجہ سے لوگ چھ چھپا کر استعمال کرتے ہیں اس لیے یہ پیشہ سلینگ کے حوالے سے مشہور ہے۔ خفیہ کوڈز کے ذریعے سے اپنی بات مخاطب تک پہنچائی جاتی ہے۔ نوجوان نسل کے ایک بڑے طبقے میں منشیات، (شیشہ، شراب، سگریٹ، گٹکا، نسوار۔۔ وغیرہ) کا استعمال ہوتا ہے۔ اس کی خرید و فروخت سے لے کر، دوستوں کی محفلوں اور پارٹیوں میں سلینگ الفاظ بکثرت پائے جاتے ہیں۔

ہم جنس پرستی اور سلینگ

ہم جنس پرستی تمام دنیا میں بہت تیزی سے پھیل رہی ہے۔ یورپی ممالک میں آزادنہ زندگی گزارنے کے قوانین میں اس کی کوئی ممانعت نہیں، وہاں یہ قابل قبول عمل ہے جب کہ ایشیاء اور مسلم معاشروں میں یہ کام چوری چھپے ہو رہے ہوتے ہیں۔ شہوت پر اُبھارنے والی چیزوں کا اپنے حلقہ احباب میں تذکرہ، سلینگ کی زبان میں کیا جاتا ہے۔ لفظ (sex) بطور سلینگ یورپی ممالک میں فن اور آزادی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ شہوت پرستی پر مشتمل الفاظ کی ایک بڑی تعداد ڈرامائی انداز میں لغات میں موجود ہے اور ان میں سے کچھ ہم جنس پرستوں یا خواجہ سرا یا سلینگ کے زبان میں ملتے ہیں۔ آج کل "F" "fuck" کے لیے رائج ہے۔ "gay" کلچر زیادہ تر تھیٹر ڈراموں کی زبان سے آیا ہے اور ان کی آزادی کی تحریکیں سیاسی و عوامی تنظیموں کی طرف سے چلائی گئیں۔

میوزک اور سلینگ

جسمانی، ذہنی اور جذباتی ہر طرح سے میوزک نسل نو پر اثر انداز ہوتا ہے۔ کلاسیکل، پاپ، فوک، روک، ان تمام اقسام میں وقت کے ساتھ ساتھ جدت آئی ہے۔ نوجوانوں کے لیے میوزک صرف آواز نہیں بلکہ زندگی کا حصہ ہے اور اخلاقی و جذباتی اقدار کا ترجمان بھی ہے۔ یہی وجہ ہے روک اینڈ رول کے بہت سے الفاظ انگریزی لغات میں موجود ہوتے ہیں جو کہ قومی ابلاغ عامہ الیکٹرانک میڈیا اور سوشل میڈیا میں استعمال کا ذریعہ بنتے ہیں۔

اردو میں سلینگ کا پس منظری مطالعہ

اردو سلینگ کو عوامی یا بازاری زبان کہہ کر عام طور پر نظر انداز کر دیا جاتا تھا جب کہ لغات اور لسانیات کے اعتبار سے یہ ایک مطالعاتی موضوع ہے۔ دنیا کی تمام فطری زبانوں میں سلینگ لغت موجود ہے اور تمام ملکوں میں اپنی اپنی بساط کے مطابق سلینگ پر کام ہو رہا ہے۔ اردو زبان میں سلینگ کے حوالے سے متنازع آراء پائی جاتی رہی ہیں اور کوئی جامع تعریف سامنے نہیں آ سکی۔ دنیا میں سلینگ پر کئی بحثوں کے بعد معنی و مفاہیم بیان کیے جا چکے ہیں اردو میں اس حوالے سے بھی بحث چلتی رہتی ہے کہ اردو زبان میں سلینگ ہے بھی یا نہیں۔ اردو سلینگ پر سب سے پہلی بحث ڈاکٹر راؤف پاریکھ اور ڈاکٹر عطش درانی کے مابین نظر آتی ہے۔ ڈاکٹر رؤف پاریکھ نے ماہنامہ "قومی زبان" کراچی، شمارہ جولائی ۱۹۹۵ء میں سلینگ کے موضوع پر ایک مبسوط مضمون شائع کیا۔

> "ڈاکٹر رؤف پاریکھ نے اس مضمون میں کہا کہ اردو میں سلینگ کا کوئی باقاعدہ مترادف موجود نہیں۔ یہی مضمون بعد میں ان کی کتاب "اولین اردو سلینگ لغت" (۲۰۰۶ء) کا پیش لفظ ٹھہرا۔" (۴۳)

ڈاکٹر رؤف پاریکھ کے مضمون کو دیکھ کر ۱۹۹۶ء میں افتخار عارف نے ایک خط اردو کے سرکردہ ادیبوں اور اہل علم کو لکھا کہ آپ سلینگ کے لیے کون سے مترادف کو موزوں سمجھتے ہیں۔ اس پر ایک بحث چھڑ گئی، جسے "اخبار اردو" میں شائع کرنا شروع کیا گیا۔ جولائی ۱۹۹۶ء کے شمارے میں احمد ندیم قاسمی، خالدہ حسین، ڈاکٹر سلطانہ بخش، شوکت واسطی، جیلانی کامرانی سہیل احمد خان، فرخندہ لودھی، طاہر تونسوی، کرنل غلام

سرور، ڈاکٹر اقتدار حسین، ڈاکٹر معز الدین، ڈاکٹر محمود الرحمٰن، نظیر صدیقی، لئیق بابری اور طیب منیر کی تحریر شائع ہوئیں۔

> زیادہ تر "عوامی، یا عامیانہ کے الفاظ سلینگ کے مترادف کے طور پر منتخب کیے۔ اردو بعض نے تکنیکی بنیادوں پر سلینگ ہی کو رائج کرنے کے لیے کہا۔ صرف سہیل احمد نے اسے "غیر رسمی" زبان کہا۔ (۴۴)
>
> اخبار اردو کے اگلے شمارے میں کچھ تحریریں شائع ہوئیں۔ ان میں حکیم محمد سعید، رحیم بخش شاہین، اشرف بخاری اور اظہار الحق شامل تھے۔ ان سب نے بھی "عوامی یا عامیانہ" کو منتخب کیا۔ (۴۵)
>
> "اخبار اردو" کے مزید شماروں میں آفتاب احمد خان، منیر الدین چغتائی، فاروق خالد، عطاء اللہ خان شامل تھے۔ ان میں سے صرف منیر الیدن چغتائی نے ہر متبادل کو مسترد کر دیا جب کہ فاروق خالد نے نیا لفظ "چکر" تجویز کیا۔ (۴۶)

عوامی یا عامیانہ الفاظ سلینگ کا کسی طور بھی مترادف نہیں ہو سکتے۔ ڈاکٹر پاریکھ بھی لفظ سلینگ ہی کو ترجیح دیتے ہیں اخبار اردو کے ستمبر ۱۹۹۶ء ہی کے شمارے میں ان کے مضمون کی طبع نو کی گئی۔ "اولین اردو سلینگ لغت" کے پیش لفظ میں ڈاکٹر فرمان فتح پوری نے سلینگ کی وضاحت کچھ یوں کی۔

> "خام ابتدائی بولیوں کی ترقی یافتہ صورت کا نام زبان ہے ان ابتدائی بولیوں میں علاقائی و مقامی لب ولہجہ یا تحتی بولی یعنی ڈائیلکٹ یا عوامی بولی "سلینگ" کو خاص اہمیت حاصل ہے تحتی و عوامی بولی یعنی سلینگ کو لب و لہجہ اور قواعد کی پابندیوں سے آزاد ہونے کی وجہ سے کسی حد تک غیر معیاری اور سوقیانہ سمجھا جاتا ہے لیکن یہ خیال درست نہیں سچ یہ ہے کہ کسی زبان کا خمیر حقیقت میں انھی اجزاء کی گھائی سے اُٹھتا ہے۔ افسوس کی بات ہے کہ اردو میں سلینگ یا غیر رسمی الفاظ، محاورات اور عوامی اظہار کے اسالیب کو بہت کم اہمیت دی گئی ہے۔ نتیجتاً اردو سلینگ کی کوئی با محاورہ لغت یا فرہنگ اردو میں وجود میں نہیں رکھتی جب کہ دنیا کی ساری ترقی یافتہ زبانوں میں سلینگ کی مبسوط لغات موجود ہیں۔ (۴۷)

ڈاکٹر رؤف پاریکھ نے اپنی سلینگ لغت کو اولین اردو سلینگ لغت قرار دی ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ سلینگ کی کوئی لغت مکمل یا حتمی یا دائمی نہیں ہو سکتی اور یہ بھی کہ اس کا خاصا بڑا حصہ فحش ہے جو انھوں نے نظر انداز کر دیا ہے۔ (۴۸)

اردو میں سلینگ کو عام طور پر عوامی یا بازاری زبان کہہ دیا جاتا ہے۔ سلینگ بولی ضرور ہے لیکن کسی اور معانی (Paradigm) کے اندر کام کرتی ہے۔ یہ لسانیات کا حصہ ہونے کے باوجود اس سے الگ ہوتی ہے اور دیگر معانی (Paradigm) بناتی ہے۔ جدید ماہر لغات و لسانیات ڈاکٹر عطش درانی سے ۹ جولائی ۲۰۱۸ء میں بمقام نیشنل بک فاؤنڈیشن سلینگ کے متعلق گفتگو ہوئی جس میں انھوں نے بتایا کہ سلینگ کے لفظی معنی گالی کے ہیں مگر یہ گالی فحش معنوں میں استعمال نہیں ہوتی بلکہ استعارے کے طور پر مجازی معنی میں استعمال ہو تو سلینگ کہلاتی ہے۔ سلینگ غیر رسمی اور غیر تحریری زبان ہے جب یہ ادب اور لغت میں آ جاتی ہے تو رسمی زبان کا حصہ بن جاتی ہے۔ لغت میں ماخذ کے طور پر سلینگ کا لفظ ضرور لکھا جاتا ہے مگر اب یہ سلینگ نہیں رہتی اسی لیے مقتدرہ کے کتب خانے میں ڈاکٹر رؤف پاریکھ کی "اولین اردو سلینگ لغت" کے سرورق پر آپ نے لکھا ہے۔ "کہ یہ سلینگ کی لغت نہیں ہے۔ ڈاکٹر رؤف پاریکھ کے بقول سلینگ پرانے لفظوں کو نئے مفہوم میں استعمال کرنے کا نام ہے۔ سلینگ ایک طرح کی سماجی بولی رہی ہے جو ہر طبقے میں رائج ہو سکتی ہے۔ ہر معاشرے میں مختلف سلینگ ہیں۔ ڈاکٹر عطش درانی، ڈاکٹر رؤف پاریکھ کی سلینگ کی تعریف اور اردو میں سلینگ کے بارے میں ان کے نظریے سے متفق نہیں۔ اس بارے میں ڈاکٹر عطش درانی کا کہنا ہے۔ ۲۰۰۳ء میں امریکا کی ایک کمپنی میک نیل نے اردو کے پانچ ہزار سلینگ الفاظ کا لغت مرتب کرنے کا کام ڈاکٹر صابر کلوروی اور ڈاکٹر عطش درانی کے سپرد کیا۔ معاوضہ ۶۰ / ہزار ڈالر طے پایا۔ کوشش کے بعد معلوم ہوا کہ اردو میں ایک کے سوا کوئی سلینگ ہے ہی نہیں۔ وہ ایک بھی بس: "اماں پتلی گلی سے ہو لیو" دونوں ماہرین نے ایک ہزار مطبوعہ الفاظ ڈھونڈنے کے بعد ہاتھ اُٹھا لیے۔ دو ڈھائی ہزار ڈالر خرچ ہوا جن کی معذرت کر لی۔

ڈاکٹر عطش کا کہنا ہے۔

"سلینگ الفاظ فحش ہو سکتے ہیں مگر ان کے معنی کسی اور مستعار مفہوم میں ہوتے ہیں جو وہ ہی طبقہ جانتا ہے دوسرا طبقہ اسے گالی ہی سمجھتا رہے گا۔ ہم نے جب اس منصوبے سے ہاتھ کھینچا تو اس کی بنیاد میں یہ بات تھی کہ پاکستان میں بازاروں، دکانوں، منڈیوں، سٹیشنوں اور کاریگروں کے ہاں اردو سلینگ نما ایسی کوئی چیز نہیں

تھی۔ وہ اپنی مقامی بولیوں کا سلینگ "شف شف" کر رہے تھے سال بھر میں ہمیں کچھ نہ ملا اردو نے نچلی سطح سے جنم نہیں لیا۔ " آپ کے نزدیک اردو میں سلینگ اور لوک گیت وغیرہ نہ ہونا۔ اردو زبان کی عظمت پر کوئی حرف نہیں لاتا۔ چوں کہ یہ زبان بالائی سطح پر اشرافیہ سے اُبھری اور عوامی شعراء کے ہاں ادب کا حصہ بن کر لغت میں سما گئی ہے۔ "(۴۹)

جب کہ ڈاکٹر رؤف پاریکھ سلینگ کے متعلق لکھتے ہیں۔

"سلینگ بے تکلفی کی زبان ہے۔ یہ جذبات واحساسات کا عوامی انداز میں اظہار ہے بلکہ یہ عوامی شاعری ہے اور عوامی کا عامیانہ ہونا ضروری نہیں۔ (۵۰)

مزید لکھتے ہیں۔

"البتہ ہر سلینگ لفظ یا محاورہ فوراً ہی مستند یا باقاعدہ لغت میں اندراج کا اہل نہیں ہو جاتا بلکہ سلینگ کا بہت بڑا ذخیرہ چند ہی برسوں میں خود ہی معدوم ہو جاتا ہے۔ باقی رہ جانے والے الفاظ میں سے جو الفاظ ایک محدود حلقے سے نکل کر وسیع حلقے میں رائج اور مقبول ہو جائیں اور تحریر میں بھی دکھائی دینے لگیں۔ وہ رفتہ رفتہ زبان کا حصہ بن جاتے ہیں لیکن یہ ایک فطری عمل ہوتا ہے۔ "(۵۱)

ان ماہرین کے مفصل بیانات جنھوں نے اردو سلینگ پر توجہ دی اور ڈاکٹر رؤف پاریکھ کے سلینگ لغت میں درج اندراجات جو جارگن، محاوروں، بازاری، کرخنداری ونسوانی زبان وغیرہ کے حوالے سے انھوں نے درج کیے ہیں۔ ماہرین لسانیات عالمی زبان وادب میں اس کی الگ الگ تعریف کر چکے ہیں اور

"ڈاکٹر عطش درانی نے "اردو اصطلاحات سازی" میں ان کی الگ الگ تعریف متعین کی ہے۔ (۵۲)

عالمی سلینگ کے تناظر میں ایک اور اصطلاح سلینگ زبان (Slanguage) بھی استعمال میں آتی ہے جو اردو ماہرین لغات و لسانیات میں سے کسی نے استعمال نہیں کی۔ اسی سے سلینگ لغات کا تعین کر کے جائزہ لیا جا سکے گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ سلینگ ایسے گالی نما الفاظ ہیں جو کسی مفہوم کا عوامی، استعاراتی مترادف ہوتے ہیں۔ یہ ایک خاص گروہ کے اندر اور عارضی ہوتے ہیں اور ادب میں آکر اس کے معنی بدل جاتے ہیں یا یہ جلد ختم ہو جاتے ہیں اس لیے سلینگ کے لغات مرتب ہوتے ہی مردہ ہو جاتے ہیں۔ اگر ہم

ڈاکٹر عطش درانی اور ڈاکٹر رؤف پاریکھ کے مابین مراسلت اور ڈاکٹر صابر کلوروی کے ساتھ ڈاکٹر عطش درانی کے منصوبے کو غور سے دیکھیں تو اس بحث سے ظاہر ہوتا ہے۔ سلینگ ایک غیر رسمی زبان اور غیر تحریری زبان ہے۔ جو ایک مخصوص طبقہ آپس میں بولتا ہے۔ یہ عوامی سطح پر جنم لیتی ہے۔ مگر عوامی غیر معیاری زبان سلینگ نہیں ہوتی اور یہ بات بھی طے ہے کہ جیسے ہی سلینگ ادب اور لغت میں آجاتا ہے تو وہ محض سلینگ کا حوالہ بن کر رہ جاتا ہے۔ سلینگ نہیں۔ اردو زبان میں سلینگ کے حوالے سے متنوع آراء پائی جاتی ہیں۔

"جدید اردو نے مقامی زبانوں پنجابی، سندھی، عربی، انگریزی، فارسی وغیرہ سے سلینگ حاصل کیے ہیں۔ اردو میں گالیاں بھی نہیں کیوں کہ اردو اشرافیہ کی زبان ہے جب کہ بشتر سلینگ گالیوں پر منحصر ہوتے ہیں۔"[۵۳]

اردو میں ڈاکٹر رؤف پاریکھ کے بعد ۲۰۱۳ء میں باقاعدہ اردو سلینگ لغت" کے عنوان سے ڈاکٹر قاسم یعقوب نے لغت مرتب کی جس میں بھی دور جدید میں پاکستان میں استعمال ہونے والے سلینگ الفاظ کو شامل کیا گیا ہے۔ شمس الرحمٰن فاروقی کی لکھی گئی "لغات روز مرہ" ۲۰۰۳ء میں کراچی سے شائع ہوئی۔ اگرچہ اس لغت میں سلینگ کا نام کہیں استعمال نہیں کیا گیا مگر روز مرہ کے حوالے سے بہت سے سلینگ الفاظ اس لغت میں بھی شامل ہیں۔ پاکستان اور بھارت کثیر اللسانی خصوصیات کے حامل ممالک ہیں کیوں کہ ان ممالک میں ایک سے زائد زبانیں عام طور پر بولی جاتی ہیں۔ یہ بولنے والے آپس میں ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ علاقائی لب ولہجہ، بولی ٹھولی، روز مرہ محاورات و الفاظ مختلف بولیوں اور زبانوں میں رائج ہیں مگر ہر بولی و زبان کے اپنے معانی و مفاہیم ہوتے ہیں۔ جیسے کسی فن، پیشے، شعبہ، صنعت و حرفت یا برادری کی مخصوص یا تکنیکی زبان جارگن کہلاتی ہے۔ تکیہ کلام (catch phrase) ایسا مختصر جملہ یا ترکیب جو کوئی بھی مشہور شخصیت دوران گفتگو بار بار استعمال کرتا ہے۔ وہ تفریح طبع کے لیے بھی ہو سکتا ہے اور عادتاً بھی۔ اسی طرح صحافیانہ نگارش (Journalese) ایسے گھسے پٹے الفاظ، جملے اور تراکیب ہے جو کسی چیز کی اہمیت کو بڑھا چڑھا کر بیان کیے جاتے ہیں۔ آج کل الیکٹرونک میڈیا میں اس طرح کے الفاظ کا استعمال عام ہیں۔ رمزیہ (Buzz words) کلمات کہلاتے ہیں یہ کسی خاص شعبہ میں خاص اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔ خاص کر فوج، پولیس، سیاست کے گروہ کے رائج الفاظ، رمزیہ الفاظ ہوتے ہیں۔ اس طرح معاشرہ میں کنایہ رمزیہ، خفیہ روز مرہ بہت سی غیر رسمی گفتگو عموماً رائج ہے۔

۳۱ مئی ۲۰۲۰ء کو سہیل احمد صدیقی نے روزنامہ سنڈے ایکسپریس میں بنام "سلینگ: عوامی اور چالو زبان" کے عنوان سے ایک کالم لکھا۔ جس میں انھوں نے سلینگ کا اردو مترادف "چالو زبان قرار دیا۔ سہیل احمد صدیقی کا کہنا ہے۔ کہ

> "یہ چالو زبان، عوامی زبان، بولی ٹھولی اور اس میں رائج الفاظ و محاورہ جات ہیں جن کی سب سے کم تر یا گھٹیا (یا مبتذل) شکل سوقیانہ یا بازاری زبان ہے جس میں گالیاں شامل ہیں۔"(۵۴)

بازاری، سوقیانہ، لچے لفنگوں کی زبان ہی صرف سلینگ نہیں ہوتی بلکہ اس میں مثبت اور منفی دونوں قسم کے خیالات کا اظہار کیا جا سکتا ہے۔ اس لحاظ سے عوامی یا عامیانہ کا لفظ زیادہ اردو میں سلینگ کے طور پر بولا جاتا ہے۔ جب کہ سلینگ کی جامع تعریف، عوامی یا عامیانہ سے بھی نہیں ہوتی کیوں کہ سلینگ کے ذریعے ثقافتی ذریعہ اقدار کا اظہار بھی ممکن ہے۔ سہیل احمد نے زبان فہمی کالم نمبر ۵۱ سنڈے ایکسپریس ۳۱ مئی ۲۰۲۰ء میں سلینگ کی اردو میں جامع تعریف متعلق تفصیلی بحث کی ہے۔ اس کالم میں وٹس ایپ گروپ بعنوان زبان فہمی" اور دوسرا گروپ تحقیق پر ریختہ "میں سلینگ کی اردو کیا ہو گی کو موضوع بحث بنایا ہے۔ لکھتے ہیں۔۔

> "سلینگ وہ عوامی الفاظ، وہ زبان زد الفاظ اور تراکیب جو ہر وضاحت، استعاراتی پہلو دار، بے لگی لپٹی، ناشائستہ اور نادیر پا ہوتے ہیں۔ سلینگ کے لیے مخصوص "چالو زبان کے الفاظ موزوں ہیں۔"(۵۵)

جب کہ گروپ کے احباب نے لفظ چالو کو معیوب تصور کیا اور سہیل احمد کی سلینگ تعریف سے اتفاق نہیں کیا کیوں کہ سلینگ کے معانی و مفاہیم بہت گہرے اور وسیع ہیں اولین اردو سلینگ لغت میں ڈاکٹر رؤف پاریکھ کے مطابق اردو میں سلینگ کا مترادف کوئی نہیں ہے۔ لہٰذا اسے سلینگ کہا جاتا ہے۔ جب کہ ڈاکٹر فرمان فتح پوری نے سلینگ کو عوامی بولی یا تحتی بولی کہا ہے۔ جب کہ سہیل احمد نے اس آرٹیکل میں سلینگ لفظ کے اردو مترادف میں "چالو" کی وضاحت میں مختلف اردو لغات کا حوالہ دیا ہے۔ (اردو لغت تاریخی اصول پر) میں چالو بمعنی رائج اور عام کے ہے۔ جاری، رواں، غیر معیاری کی مثال پیش کی ہے۔ اردو ہندی، فیلن کی لغت میں چالو کے معنی و مفہوم کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر رؤف پاریکھ نے چالو کا لفظ جس معنی میں استعمال کیا ہے اس کی وضاحت کی ہے۔ سندھی زبان میں "چالو" بد کردار کے معنی میں رائج ہے۔ جدید فارسی میں غیر ادبی، بزبان عامیانہ، عربی میں جاہل ناخوانده، عوام الناس ہے۔

ڈاکٹر جمیل جالبی اردو لغت میں سلینگ کی وضاحت کچھ اس طرح سے ہے۔

"سلینگ: عوامی لفظ، وہ زبان، الفاظ اور تراکیب جو زیادہ پر وضاحت، استعاراتی پہلو دار، بے لگی لپٹی، ناشائستہ، نادیر پا ہوتے ہیں۔ بمقابلہ ان کے جن کو ٹکسالی کہا جاتا ہے۔

کسی ایک شے یا طبقہ سے مخصوص ذخیرہ الفاظ، طبقاتی بولی، سوقیانہ لہجہ (فعل لازم) ایسی بولی بولنا، ناشائستہ، دشنامی بولی بولنا (فعل متعدی) عامیانہ بولی میں کسی کو مخاطب کرنے گالیاں نہ دیناصفت) دشنام آلود ناشائستہ زبان میں۔"(۵۶)

سلینگ زبان وقت کے ساتھ ساتھ رفتہ رفتہ ختم ہو جاتی ہے اور ان کے جو الفاظ زندہ بچ کر زبان میں شامل ہو جاتے ہیں۔ پھر وہ سلینگ نہیں کہلاتے بلکہ زبان کا حصہ بن جاتے ہیں۔ اور تحریر و تقریر میں شامل ہو کر اپنا ایک معیار قائم کر لیتے ہیں۔ڈاکٹر صابر کلوروی نے بھی سلینگ پر کام شروع کیا تھا ان کی موت کے سبب وہ کام پایہ تکمیل تک نہ پہنچ سکا۔ صابر ظفر کی کتاب "غزل نے کہا" میں بھی کچھ سلینگ ملتے ہیں۔ نصیر ترابی نے بھی اس موضوع پر لغت العوام کے عنوان سے ایک لغت مرتب کی ہے جس میں بھی سلینگ کے حوالے سے مواد موجود ہے۔ ہماری اردو زبان میں سلینگ الفاظ کا ایک بڑا ذخیرہ موجود ہے اور ہمیشہ سے رہا ہے لیکن ہمارے پاس سلینگ کے علاوہ کوئی اور موزوں لفظ اردو زبان میں اس کے لیے موجود نہیں جس پر بحث کے باوجود بھی کوئی خاطر خواہ نتائج حاصل نہیں ہو سکتے۔ اردو میں یہ بولی، بازاری زبان، ٹھگوں کی زبان اور کبھی اصطلاح کہلائی، انجمن ترقی اردو نے س "اصطلاحات پیشہ وران کے نام سے ۱۹۳۰ء میں شائع کی یہ ایک قسم کی اردو سلینگ کی پہلی کوشش ہی ہے کیوں کہ ان میں اندراج الفاظ و تراکیب کا ہر شخص کے لیے سمجھنا آسان نہیں۔ اس کے علاوہ ٹھگوں کی زبان "مصطلحات ٹھگی" کے عنوان سے بھی شائع ہو چکی ہے لیکن بھکاری، دلال، چور اُچکے، جواری، طوائفوں، کھلاڑی۔ ہیرا پھیری کرنے والوں، منڈیوں، بازاروں اور طلبہ و طالبات وغیرہ کے بھی اپنے اپنے سلینگ الفاظ ہیں جن کا کسی ایک لغت میں جمع ہونا بہت بڑا کام ہے قدیم اردو لغات و فرہنگ اور ادب میں کہیں کہیں سلینگ الفاظ موجود ہیں۔ ان کا مطالعہ از حد ضروری ہے۔ فرہنگ شفق، فرہنگ آصفیہ، علمی اردو لغت، قاموس مترادفات لغات انساد، دلی کے محاورات، کرخنداری زبانوں، بیگمات کی زبان و محاورات وغیرہ میں کثیر تعداد میں سلینگ موجود ہیں۔ اردو کے عام الفاظ و محاورات کو بھی سلینگ کہہ دیا جاتا ہے اس بات پر ماہرین لسانیات کی کئی بحثیں ہوئی ہیں۔ اصل میں سلینگ ایسے الفاظ و محاورات کے

استعمال پر مشتمل ہوتے ہیں جو غیر رسمی کہلاتے ہیں اور ایک خاص گروہ ہی میں وہ الفاظ رائج ہوں اور معیاری زبان پر پورا نہ اترتے ہوں۔ ایسے الفاظ یا تو فرد کی کسی خاص گروہ کی شناخت قائم کرتا ہے یا غیر گروہی افراد سے اس کو ممتاز کرتا ہے اس طرح سے دونوں باتیں ہی ہو سکتی ہیں۔ اصل میں عامیانہ زبان ہی زندہ قوموں اور زبان کی نمائندگی کرتی ہے۔ بازاری، عوامی، مقامی یا غیر رسمی زبان میں بھی اگر فصاحت و بلاغت کے قواعد موزوں اور لب و لہجے کی شناخت یقینی ہو تو یہ بھی لسانی ساختیات کا اہم حصہ ہے۔ڈاکٹر رؤف پاریکھ نے اپنی اولین اردو سلینگ لغت میں گالیاں، فحش، بازاری اور بے ہودہ الفاظ کو شامل نہیں کیا جب کہ انگریزی یا عالمی سطح پر سلینگ کی لغات میں یہ سب شامل ہیں کیوں کہ عالمی سطح پر تمام ماہرین لسانیات ان کو سلینگ ہی سمجھتے ہیں۔ زبان و بیان کا ایک بڑا حصہ اردو زبان میں کبھی ریکارڈ نہیں ہوا جب کہ دیگر زبانوں میں ہر جگہ سنجیدگی سے عوامی زبانوں پر کام ہر جگہ ہو رہا ہے۔ کیوں کہ مہذب و معیاری زبان وادب کو سلینگ ہی خام الفاظ مہیا کرتے ہیں اور زبان کے ارتقاء اور تہذیبی معیار کا تعین کرتے ہیں اس لحاظ سے سلینگ کے نفسیاتی رویوں پر تحقیق کے ساتھ لغت مرتب کرنا زبان کی وسعت کے لیے از حد ضروری ہے کیوں کہ مردہ و زندہ سلینگ کا تعین لغت کے ذریعے سے ہی ممکن ہو سکتا ہے۔ اردو میں چونکہ جاذبیت کی صلاحیت موجود ہے۔ اسی لیے مقامی اور بین الاقوامی زبانوں کے الفاظ بہت تیزی سے اردو زبان کا حصہ بنتے آئے ہیں اور بن رہے ہیں۔ آج کل انگریزی الفاظ کی اردو میں داخل انگریزی عروج پر ہے جب کہ کچھ لوگ اردو میں صرف عربی اور فارسی داخلے کو ہی پسند فرماتے ہیں۔ زمانے کے بدلتے تقاضوں کے مطابق جدت کو اپنانا اور ظرف پیدا کرنا ضروری ہے تاکہ زبان میں وسعت پیدا ہو۔ زبانیں علاقائیں لب و لہجہ (Dialect) کی مرہونِ منت ہوتی ہیں۔ کوئی بھی شخص، مہاجر کی زبان، رانگھڑ کی زبان پڑھے لکھے یا عام عوام کی زبان کو غلط نہیں کہہ سکتا۔ صرف دہلی اور لکھنؤ کی زبان کو ہی فصیح اور معیار بنا کر باقی تمام زبانوں کو غلط سمجھنا بھی کم ظرفی کا نتیجہ ہے۔ زبان میں تغیر ابدی ہے تو انگریزی سے پاک اردو ہی کو اردوئے معلیٰ نہیں کہا جا سکتا۔ اس تناظر میں بہت سے نوجوان نسل اردو میں انگریزی الفاظ کو اپنے روز مرہ میں سلینگ کے طور پر بھی استعمال کر رہی ہے۔ ایشیاء کی سرزمین ایک سے زائد زبانیں بولنے والے خطوں میں سر فہرست رہی ہے۔ زبانوں کا تسلط یا مختلف النوع قوموں کی آبیاری، اس خطہ زمین نے اپنی وسعتوں میں سب کو جگہ دی ہے۔ اس لحاظ سے پاکستان میں اظہار بیان کے لیے اسلوب زبان میں جدت دیکھی جا سکتی ہے۔ پاکستان میں مختلف بولیوں اور زبانوں میں الفاظ کا اظہار اردو زبان و بولی میں الگ معنی و مفاہیم رکھتا ہے۔

روز مرہ زندگی میں آئے روز سلینگ سے واسطہ پڑتا ہے۔ پاکستان میں جیسا کہ مختلف صوبائی، علاقائی حد بندی کی وجہ سے بہت سی بولیاں بولی جاتی ہیں اور اردو زبان میں جاذبیت کا رنگ بہت زیادہ ہے۔ یہ ایسی زبان ہے جو بہت سی دوسری زبانوں اور بولیوں کے الفاظ اپنے میں ضم کر لیتی ہے۔ اس طرح اردو زبان میں علاقائی اور انگریزی زبان کے بہت سے الفاظ بھی سلینگ کی صورت میں داخل ہو گئے ہیں۔ پنجاب کیا اب تو پورے ملک میں بند (bun) کے دو ٹکڑوں کے درمیان آملیٹ لگا کر برگر تیار کیا جاتا ہے۔ لاہور میں اسکو "پلستر" کہتے ہیں۔ سیاست میں جو شخص پارٹیاں بدلتا رہے وہ "لوٹا" کہلاتا ہے۔ جو لوگ کسی صاحب اقتدار کی خوشامد میں لگا رہے اسے کو سلینگ میں "چمچہ" کہتے ہیں۔ صحافیوں کو بطور رشوت جو کچھ دیا جائے وہ "لفافہ" کہلاتا ہے۔ لوگ بجلی چوری کرتے ہیں اور تاروں کو آپس میں جوڑنے کے لیے لفظ سنڈ اڑالنا یا کنڈی ڈالتے ہیں۔ ہم ایک دوسرے کا باجا بجاتے اور جلوس کے ساتھ جوس نکالتے رہتے ہیں۔ روز نامہ ڈان میں کرنسی کا کاروبار کرنے والوں کے نزدیک ڈالر ہی بس اہمیت رکھتا ہے باقی سب کرنسی "کچرا" ہے۔ یہ سیٹھ ڈالر کو "سبزا" کہتے ہیں۔ دکانیں "پگڑی" پر کرائے پر جاتی ہیں۔ دوسروں کو دانہ ڈالا جاتا ہے اور کبھی کبھی خود چگا بھی جاتا ہے۔ یہ تمام الفاظ غیر رسمی اور غیر تحریری ہیں اور لغات میں ان کا اندراج نہیں لیکن یہ معاشرتی گفتگو میں رائج ہیں لہٰذا اردو سلینگ کے زمرے میں آتے ہیں۔ "خرچہ پانی دینا" کا مطلب رشوت دیناکے ہیں۔ گھوڑا بمعنی بندوق، بھائی لوگ مطلب سمگلر یا چُنگی پر محصول لینے والا، کھولی بمعنی رہنے کی جگہ، تپلی گلی سے ہو لیو، یعنی کسی جھگڑے والے مقام سے بھاگ جاؤ۔ بھی بطور سلینگ رائج ہیں۔ راقم کے مطابق بعد از تحقیق سلینگ کی تعریف درج ذیل ہے۔

"ہر نئے خیال کے لیے بنایا گیا ایسا لفظ جو معیاری زبان میں اور جب کہ سلینگ زبان میں اچھوتے اور نئے خیال و احساس کی ترجمانی کرے جو کہ وقتی اور غیر رسمی بھی ہو۔ سلینگ کہلاتا ہے۔ سلینگ میں تمام الفاظ کا نیا ہونا ہی ضروری نہیں پرانے الفاظ بھی نئے مفہوم کے ساتھ سلینگ میں شامل ہوتے رہتے ہیں۔"

اصل میں عامیانہ زبان ہی زندہ قوموں اور زبان کی نمائندگی کرتی ہے۔ بازاری، عوامی، مقامی یا غیر رسمی زبان میں بھی اگر فصاحت و بلاغت کے قواعد موزوں اور لب و لہجے کی شناخت یقینی ہو تو یہ بھی لسانی ساختیات کا اہم حصہ ہے۔

حوالہ جات

۱) القرآن، سورۃ البقرہ، آیت ۳۱ (ترجمہ: آسان ترجمہ قرآن (مفتی تقی عثمانی)

۲) القرآن، سورۃ الرحمٰن، آیت ۱ تا ۴ (ترجمہ: آسان ترجمہ قرآن (مفتی تقی عثمانی)

۳) غلام علی الانا، ڈاکٹر، زبان اور ثقافت، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد، جولائی ۱۹۸۷ء، ص ۲۰

۴) جمیل جالبی، ڈاکٹر، پاکستانی کلچر، نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد، طبع سوم ۱۹۸۵ء، ص ۱۸۵

۵) رؤف پاریکھ، ڈاکٹر، اولین اردو سلینگ لغت، فضلی سنز، کراچی جنوری ۲۰۰۶ء، ص ۱۶

6) BBC English Dictionary, Harper Collins Publishers London, 1992, P-1095

7) Blooms burry English Dictionary, Bloomsbury publishing Plc., London, 2nd Edition: 2004, P-752

8) Judith S. Levy and Agnes Green hall, The concise Columbia Encyclopedia, Columbia University Press, New York 1983, P - 779

9) Longman Dictionary of contemporary English, England, 5th Edition: 2009, P - 1648

10) J. B. Sykes, The concise oxford Dictionary of Current English ,OUP New York,7th Edition :1982. P-993

11) Collins Co. Build English Dictionary, Harper Collins Publishers London. 1995, P -1564

12) The Merriam Webster Dictionary of Synonyms and antonyms, P -103

13) Paul Beale, Eric Partridge, A Dictionary of Slang and unconventional English, Taylor & Francis, Rutledge America, 1984, P-1083

14) The Oxford Thesaurus an A-Z Dictionary of synonyms, Oxford university Press London, Edition: October 6, 1994, P.4

15) The Penguin English Dictionary, P-1312

16) Concise Oxford Companion to the English Language, Oxford University Press, New York, 2005, P-553

۱۷) رؤف پاریکھ، ڈاکٹر، اولین اردو سلینگ لغت، فضلی سنز اردو بازار کراچی، ۲۰۱۵ء، ص ۱۵

18) Julie Coleman, A history of Cant and Slang Dictionary, Oxford University Press New York, Volume II , 2004, P-17

19) The Oxford Thesaurus an A-Z Dictionary of Synonyms Oxford University Press Deluxe , October 6, 1994, P-4

20) Julie Coleman, A history of Cant and Slang Dictionary, P-16

21) The Merriam Webster Dictionary, P-103

22) Ayto Jhone, preface, Oxford Dictionary of Slang, Oxford University Press, London, 1998, P- (v)

23) Levin, Erther , Levin, Albert F, Preface, The Oxford Dictionary of modern Slang, Oxford University Press, London, 1993,

24) Ayto John and Simpson, J.A. Preface, The Thesaurus of Slang, New light publisher Delhi, India, 1991,

25) Jonathon Green, Slang a very Short Introduction, Oxford University Press UK, 2016, P-14

26) G.K Chesterton, The Defendant, Published by Create Space, North Charleston, Printed U.S.A, October 1901, P-48

27) Julie-Coleman, The life of Slang, United State by Oxford Press New York. 2012, P-6

28) Jonathon Green, "Odd Job man: Some confession of Slang lexicographer, Jonathon Cap London, 2014, P-336

29) Julie-Coleman, The life of Slang, P-37

30) Julie-Coleman, The life of Slang, P-42

31) Julie-Coleman, The life of Slang, P-41

32) Julie-Coleman, The life of Slang, P-8

33) Crothers Jonathon, Guide to British and American Culture, Oxford University Press, 1999, P- 494 _ 495

34) Michael Adams, Slang, The People's Poetry, Oxford University Press London, 2009, P-17

35) Michael Adams, What is Essential of slang, OUP London, 2009, P-5

36) Julie-Coleman, The life of Slang, P.29

37) The Italian American Slang, Word of the Day, https://youtu.be/bjwz,dnkp404, 2 june 2020,10:23pm

38) www.dictionary.com/e/slang/dope

39) Julie-Coleman, Preface,The life of Slang, P- X

40) Julie-Coleman, The life of Slang, P-4

41) Julie-Coleman, The life of Slang, P-8

42) Dai Weidong & He Zhaoxing, A new Concise Course in linguistic for students of Eng. Shanghai foreign Language Education Press Shanghai, 2nd Edition: 2010, P-113

۴۳) رؤف پاریکھ، ڈاکٹر، سلینگ اور اردو سلینگ، ماہنامہ "قومی زبان"، کراچی، جولائی ۱۹۹۵ء نیز "اخبار اردو" اسلام آباد، ستمبر ۱۹۹۶، ص ۹، نیز اولین اردو سلینگ لغت، فضلی سنز کراچی، جنوری ۲۰۰۶ء، ص ۱۰

۴۴) اردو زبان میں سلینگ کا متبادل، مشمولہ "اخبار اردو" مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد جولائی ۱۹۹۶ء، ص ۱۴

۴۵) اردو زبان میں سلینگ کا متبادل، اخبار اردو، اسلام آباد، اگست ۱۹۹۶ء ص ۱۷

۴۶) اردو زبان میں سلینگ کا متبادل، اخبار اردو، اسلام آباد، ستمبر ۱۹۹۶ ص ۱۲

۴۷) فرمان فتح پوری، اردو میں سلینگ لغت کا نقش اول، مشمولہ: اولین اردو سلینگ لغت از ڈاکٹر رؤف پاریکھ، فضلی سنز کراچی، جنوری ۲۰۰۶ء، ص ۶

۴۸) رؤف پاریکھ، ڈاکٹر، "پیش لفظ" اولین اردو سلینگ لغت، ص ۸

۴۹) اشفاق حسین بخاری، ڈاکٹر، عطش نامہ، شاخ زریں، اسلام آباد، ۲۰۱۸ ، ص۲۷۸

۵۰) رؤف پاریکھ، ڈاکٹر، اولین اردو سلینگ لغت، ص۱۸

۵۱) ایضاً ص۲۰

۵۲) عطش درانی، ڈاکٹر، اردو اصطلاحات سازی، شاخ زریں اسلام آباد، ۱۹۹۴ء ص۲۱

۵۳) ڈاکٹر عطش درانی (انٹرویو) از حمیرا صادق قریشی، بمقام نیشنل بک فاؤنڈیشن اسلام آباد، ۹ جولائی ۲۰۱۸ء بوقت گیارہ بجے دن

۵۴) سہیل احمد صدیقی، سلینگ، عوامی اور چالو زبان، روزنامہ سنڈے ایکسپریس، ۳۱ مئی ۲۰۲۰ء، ص۱۲

۵۵) ایضاً ص۱۲

۵۶) جمیل جالبی، ڈاکٹر، قومی انگریزی اردو لغت، ادارہ فروغِ قومی زبان پاکستان، اسلام آباد، ۲۰۱۸ء، ص ۱۵۲۸-۱۵۲۹

باب دوم

"اردو کے معروف لغات و مطبوعات میں سلینگ کی نشان دہی"

علم لغت زبان و ادب میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔یعنی مرکزی کردار ادا کرتا ہے کیوں کہ پس منظر سے لے کر پیش منظر تک کے تمام مسائل کا بیان زبان کے ذریعے ادا ہوتا ہے۔ ہر زبان کی لغت اپنے بولنے والوں کی ثقافت، فکر اور مزاج کی عکاس ہوتی ہے۔ اس لیے کہ اِس لغت کو مرتب کرنے میں ملک و قوم کے ماہرین اور بہترین دماغوں کی ان تھک کوشش ہوتی ہے۔ لغت نویسی مسلسل اور ہمیشگی رکھنے والا عمل ہے۔ ہر ملک میں مختلف لسانی گروہ قیام پذیر ہوتے ہیں اور اس ملک کے رائج الفاظ کو املا، معانی، تاریخ، اصل، تلفظ، استعمال کے رسمی و غیر رسمی طریقے اور اُن الفاظ کی قانونی حیثیت ان سب کو مدِ نظر رکھتے ہوئے لغت ترتیب دی جاتی ہے۔ لغت سے ہر شخص کا واسطہ رہتا ہے۔ اس میں عام و خاص، عالم، مؤرخ، محقق، شاعر، سائنس دان، انشاء پرداز چھوٹے بڑے غرض ہر کسی کو استفادہ کرنا پڑتا ہے۔ اس لیے لفظ کے تعین کرتے وقت الف بائی ترتیب کے علاوہ املاء کی صورت پر بھی توجہ دی جاتی ہے۔ ان الفاظ کے مادہ، ماخذ اور اس کے معانی و مفاہیم میں مترادفات کو بھی شامل کر کے ہر مکتبہ فکر کے لیے سہل بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ انشاء کے اصول وضوابط کے ساتھ ساتھ مرکبات کی تدوین و تلقین کو مدِ نظر رکھتے ہوئے تلمیحات ،شعری تشبیہات و استعارات، محاورات اور ضرب الامثال، روز مرہ کی جمع آوری، اصطلاحات پیشہ وراں بھی لغت کا حصہ ہیں۔ یہ سب مواد بکھرا ہوا ہوتا ہے اور اس کو تحقیق و سخت مشقت کے بعد اکٹھا کر کے لغت کی صورت میں مرتب کیا جاتا ہے۔ لغت مرتب کرنے کی انفرادی کوشش بہت سی غلطیوں کا سبب ہوتی ہے۔ اجتماعی کاوش میں بھی حتمی طور پر اغلاط سے نہیں بچا جا سکتا۔ مالک رام لغت کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

> "لغت مجموعہ ہے کسی زبان کے الفاظ کا جس طرح کسی شخص یا کسی تجارتی اور صنعتی ادارے کی حیثیت اور ساکھ کا اندازہ اس کے راس المال سے کیا جاتا ہے اسی طرح کسی زبان کی ترقی اور قوتِ اظہار کا اندازہ اس کے ذخیرہ الفاظ سے کرتے ہیں۔" [۱]

اگرچہ ایشیاء اور یورپ کی اہم زبانوں کے مقابلے میں اردو کی عمر بہت کم ہے لیکن اتنے کم عرصے میں بھی اردو زبان نے بہت سی منزلیں طے کی ہیں۔ اس زبان کے الفاظ و معانی میں وقت کے ساتھ ساتھ تبدیلیاں رونما ہوتی رہی ہیں۔ دنیا کی بیشتر زبانوں میں ادبی لغت اور سلینگ لغت دو طرح کی لغات مرتب کی جاتی ہیں۔

اردو زبان میں غیر رسمی الفاظ کو بھی اردو کی بعض معروف لغات میں ہی جگہ دی گئی ہے۔ اس باب میں اردو کی معروف لغات میں سلینگ الفاظ کی نشاندہی کی جائے گی کیوں کہ مختلف معروف اردو لغات میں زبان و محاورہ کے ساتھ ساتھ روز مرہ اور پیشہ وروں کی اصطلاحات کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ ثقافتی اور معاشرتی رسوم و رواج ماحول کو پروان چڑھاتے ہیں۔ اسی ماحول میں نئے الفاظ جنم لیتے ہیں جس میں مختلف کاری گر، موچی، درزی، بڑھئی، لوہار، کمہار، بزاز، سوداگر، کاشتکار وغیرہ کی اصطلاحات ہوں یا مختلف کھیلوں اور دلچسپیوں سے وابستہ مشاغل جیسے پتنگ بازی، مرغ بازی، کبوتر بازی، شکار کھیلنا، بٹیر بازی، جیسی سرگرمیاں ان سب کا اپنا انداز گفتگو ہوتا ہے اور اس گفتگو سے صرف اسی گروہ کے لوگ ہی آشنا ہوتے ہیں اور زبان کو وسعت و تنوع بھی دیتے ہیں۔ اردو کی معروف لغات میں رسمی الفاظ کے ساتھ ساتھ غیر رسمی الفاظ کا بھی ایک ذخیرہ موجود ہے اور ان غیر رسمی اصطلاحات کا تعلق تہذیب و تمدن سے ہے۔ طرزِ معاشرت کا بیان بھی انہی الفاظ کے ذریعے ممکن ہے کیوں کہ رسم و رواج اور کھیل تماشے وقت کے ساتھ ساتھ بدلتے رہتے ہیں۔ کچھ متروک ہو جاتے ہیں اور کچھ میں جدت لائی جاتی ہے جو مروج نہ بھی ہوں اُن کی تاریخی و تمدنی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ گنجفہ، پچیسی، چوسر، بٹیر بازی، مرغ بازی یہ سب آہستہ آہستہ ختم ہو گئے ہیں۔ طوائفوں کے کوٹھے ہوں یا بھانڈوں کی نقلیں، سرائے، بھٹیار خانے، کارواں کو دورِ جدید میں کوئی نہیں جانتا اسی طرح خوشی و غمی کی تقریبات کی رسومات بھی بدل رہی ہیں۔ عورتوں اور مردوں کے خاص لباس جو پرانے زمانے میں فیشن کے طور پر بنائے جاتے تھے آج کوئی ان سے واقف نہیں۔ خواتین کے زیورات قدیم ناموں کو کوئی نہیں جانتا، تانبے، پیتل کے برتنوں کی بہت سی قسمیں اب ناپید ہو چکی ہیں۔ اس طرح وقت کے ساتھ ساتھ زبان میں تبدیلی یقینی امر ہے اور لغات میں ہر دور کے الفاظ کا اندراج اس دور کی تاریخ مرتب کرنے کا بھی اہم ذریعہ ہے۔ اسی لحاظ سے اردو کی معروف لغات میں سلینگ کی نشاندہی کی جاسکتی ہے۔ اردو مخلوط زبان ہونے کی وجہ سے اس کی لغت کی تیاری پیچیدہ کام ہے۔ گوپی چند نارنگ اردو لغت نویسی کے متعلق لکھتے ہیں۔

> "اردو کے ستر فی صد الفاظ پراکرتوں کے ذریعے سے آئے ہیں یعنی ہندی ہیں، باقی تقریباً دو فیصد الفاظ عربی، فارسی اور ترکی کے ہیں۔ ان مستعار الفاظ کی تعداد چودہ پندرہ ہزار سے زیادہ نہ ہوگی۔"[۲]

الفاظ کے ماخذ کا مسئلہ پیچیدہ ہونے کے باعث ضروری نہیں کہ اصل ماٰخذ تک رسائی ممکن ہو سکے۔ اس باب میں سلینگ کی نشاندہی کے لیے اردو کی جن معروف لغات و مطبوعات کو مدِ نظر رکھا گیا ہے ان کی فہرست درج ذیل ہے۔

(الف) اردو لغات میں سلینگ

۱	علمی اردو لغت	وارث سرہندی
۲	فرہنگ آصفیہ جلد اول تا چہارم	سید احمد دہلوی
۳	قاموس مترادفات	وارث سرہندی
۴	فرہنگ شفق	مشفق لکھنوی
۵	بہار اردو لغت	سید یوسف الدین احمد بلخی
۶	اردو انگریزی ڈکشنری	ایس ڈبلیو فیلن
۷	اردو مترادفات	احسان دانش
۸	جواہر اللغات	پروفیسر بشیر احمد صدیقی
۹	جدید اردو لغات مع مشکل محاورات	
۱۰	فرہنگ اثر	اثر لکھنوی
۱۱	مہذب اللغات	مکرم لکھنوی
۱۲	قدیم اردو لغت	جمیل جالبی
۱۳	معیار اردو	نواب فصاحت جنگ بہادر
۱۴	اردو لغت	مرزا مقبول بیگ

۱۔ علمی اردو لغت

وارث سرہندی کی مرتب کردہ "علمی اردو لغت" اردو زبان کی ایک جلد پر مشتمل جامع لغت ہے جسے علمی کتب خانہ لاہور نے ۱۹۷۶ء میں پہلی بار شائع کیا تھا اور اس لغت پر نظر ثانی محمد احسن خان صاحب نے کی جو کہ علم لغت پر گہرا عبور رکھتے ہیں اس کے بعد اب تک کئی ایڈیشنز شائع ہو چکے ہیں۔ یک جلدی اردو لغت میں مستند لغت کا حوالہ علمی اردو لغت میں ملتا ہے۔ ورنہ اردو لغات میں فرہنگ آصفیہ کو اہمیت دی جاتی ہے۔

علمی اردو لغت میں قدیم و جدید الفاظ کو شامل کرنے کے ساتھ ساتھ محاورات و ضرب المثل کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ علمی اردو لغت کے اہم مشمولات درج ذیل ہیں۔

- نظم و نثر میں شامل الفاظ لغت میں موجود ہیں۔
- غالبؔ، ذوقؔ، اقبالؔ، نظیر اکبر آبادی کے کلام میں استعمال ہونے والے الفاظ کا احاطہ بھی شامل ہے۔
- دکن دور کے قدیم الفاظ، ولیؔ، سراج، اورنگ آباد کے کلام کے الفاظ بالخصوص شامل ہیں۔
- باغ و بہار، ڈپٹی نذیر احمد، رتن ناتھ سرشار وغیرہ کی تصانیف کو بھی مدِ نظر رکھا گیا ہے۔

اخبارات میں استعمال ہونے والی اصطلاحات لغت میں موجود ہیں۔ اس کے علاوہ ادبی، اسلامی، جدید اصطلاحات اور ایسے انگریزی الفاظ جو اردو میں رائج ہو چکے ہیں وہ بھی علمی اردو لغت میں شامل کیے گئے ہیں۔ اصول و قواعد کے لحاظ سے غلط تراکیب جو اردو میں رائج ہو گئی ہیں اور اردو میں مختلف زبانوں کے مستعار الفاظ جو کہ اب اردو زبان کا حصہ بن چکے ہیں اس لغت میں موجود ہیں۔ الفاظ پر درست اعراب اور محاورات و ضرب المثل بھی اس لغت کا حصہ ہیں۔ جامع لغت کے اعتبار سے علمی اردو لغت قارئین اور طلبہ کے لیے مستند حوالہ کے طور پر پیش کی جا سکتی ہے۔ روزمرہ کے بہت سے سلینگ بھی اس لغت میں موجود ہیں "علمی اردو لغت "[۳] میں سلینگ کی نشاندہی درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	سلینگ	معانی	صفحہ نمبر
۱	آتی پاتی	بچوں کا ایک کھیل جس میں کسی درخت کا پتہ توڑ کر ساتھیوں کو چھوتے ہیں۔	۹
۲	آنکھیں ہیں یا بھینس کے چوتڑ	بے توجہی سے کام کرنا (عوامی مثل)	۳۷
۳	آنؤلہو	پیچش، مروڑ	۳۸
۴	اب توڑی	اب تک	۴۳
۵	بے تبے	بد تہذیبی کے کلمات، ناشائستہ گفتگو، بازاری بول چال	۵۱
۶	ابّے تبّے	آن بان، شان و شوکت	۵۲
۷	اَپنک	خود، آپ (عوامی بولی)	۵۶

۸	اِتّا	اس قدر، اتنا	۶۲
۹	اُتّا	اُتنا	۶۲
۱۰	اتڑی	انتڑی	۶۵
۱۱	اُتو کرنا	دھاریوں سے آراستہ کرنا، نقش و نگار بنانا	۶۷
۱۲	اٹ اٹا کر	بھر کر	۶۸
۱۳	اٹاٹٹ	بے تحاشا، بے حد، بے شمار	۶۸
۱۴	اٹاراپٹارا	ساز و سامان	۶۸
۱۵	اٹکو مٹکو / اٹکو چٹکو	مٹکنے چٹکنے والی، ناز نخرے کرنے والی	۶۹
۱۶	اُٹنا	اُٹھنا	۷۰
۱۷	اُٹنگا	بے ڈھنگا	۷۰
۱۸	اٹوائی کھٹوائی	ٹوٹی پھوٹی چارپائی، گھر کی چیزیں	۷۰
۱۹	اٹھ ماسا / اٹھوانسا	بچے کا آٹھ ماہ تک ماں کے بطن میں رہ کر پیدا ہونا	۷۰
۲۰	اٹھلّو	اُٹھاؤ، جس کا ٹھور ٹھکانہ نہ ہو / غیر مستقل مزاج	۷۱
۲۱	اُٹھتی پینٹھ	اُجڑنے والا میلا، چل چلاؤ، رخصت کا وقت	۷۱
۲۲	اُجڑا پجڑا	خراب، برباد، برا حال	۷۴
۲۳	بھاڑا / بھارا	اجرت، کرایہ	۷۶
۲۴	اجوں / اچھوں	ابھی، فی الحال، آج، ابھی، اس وقت	۷۶
۲۵	اَجی	جی، محبوب، رفیق، عزیز ترین	۷۶
۲۶	اچانچک	اچانک	۷۷
۲۷	اوچاوا	اُچھاپا، خواب میں کسی دیو کو سینے پر چڑھے، بیٹھے دیکھنا، سانس رک جانا	۷۹
۲۸	اچتاپچتا	نادم، شرمندہ ہو کر	۷۱
۲۹	اختی گھوڑی	(عامیانہ) سینہ سپاٹ عورت	۸۲

۳۰	اخنی پخنی	ذلیل، بد وضع عورت	۸۸
۳۱	ادھواڑ	درمیانہ، بیچوں بیچ، وسط	۹۲
۳۲	ادھی کی چوں چوں	کمال بخل، بہت کنجوس	۹۲
۳۳	ادھی ادھی کا حساب	ذرا ذرا سی چیز کا حساب	۹۲
۳۴	اڈّا	فاحشوں اور بدکاروں کی بدکاری کی مقررہ جگہ، چکلا	۹۳
۳۵	ارڑانا	(محاورہ، عامیانہ) چیخنا، چِلانا	۹۵
۳۶	ارے ترے	بد تہذیبی سے بولنا، ابے تبے	۹۷
۳۷	اڑن جوگا	قابل نفرت، مٹ جانے کے قابل	۹۸
۳۸	اڑنگ بڑنگ ہو جانا	جگہ سے ہٹ جانا، بے ترتیب ہو جانا	۹۸
۳۹	ازار بند کی ڈھیلی	فاحشہ، بدکردار عورت	۹۹
۴۰	افلاطون کا سالا	مغرور یا متکبر	۱۱۶
۴۱	افیمی چڑِا	بہت افیم کھانے والا	۱۱۶
۴۲	اکھوُ مکھوُ	بچوں کو بہلانے کے لیے عورتیں ہاتھ چراغ کی طرف لے جا کر بچے کے منہ پر پھیرتی ہیں اور یہ کلمہ بطور دعا کہتی ہیں۔	۱۲۰
۴۳	اگڑم بگڑم	بے معنی، بے کار، مہمل باتیں جو سمجھ نہ آئیں	۱۲۱
۴۴	الابلا	خراب سے خراب، بری سے بری چیز، مصیبت، بھوت پریت	۱۲۲
۴۵	الابلالوں، صحنک سرکالوں	چکنی چپڑی باتیں کر کے مطلب نکال لینا	۱۲۲
۴۶	الاچا بیگ	مجازاً، دبلا پتلا آدمی	۱۲۳
۴۷	الاچی دانہ	کھانڈ چڑھے کھِلے چنوں کو کہتے ہیں (خوب صورت عورت)	۱۲۳
۴۸	اُلاسا	دلاسہ، تسلی، تشفی	۱۲۳

۴۹	اُلاہنا،(ہولانا)	گلہ شکوہ، برائی، الزام	۱۲۳
۵۰	الل ٹپو / الل ٹپ	خیالی، بادہوائی، اٹکل پچو	۱۲۷
۵۱	الملل ٹلمل (ڈھمل)	ٹال مٹول کرنا، ضروری کام آگے کرنا	۱۳۰
۵۲	اُلن	بے وقوف عورت	۱۳۰
۵۳	الول کلول	کھیل کود	۱۳۱
۵۴	امکاڈھمکا	امک ڈھمک، یہ وہ، ایساویسا، ایر غیرا	۱۳۳
۵۵	انجر پنجر / اینچر پنچر	(جوڑ، جوڑ) ہڈی پسلی،	۱۳۷
۵۶	انٹ سنٹ، انٹ کاسنٹ	اوٹ پٹانگ، بے ہودہ، لغو، مہمل	۱۳۷
۵۷	اوازہ توازہ	طعن و تشنیع، بولی ٹھولی	۱۴۶
۵۸	اوائی جوائی	آمدورفت کاخرچہ	۱۴۶
۵۹	اوٹل جانا، اُٹلنا	نظر سے غائب ہو جانا، گم ہو جانا	۱۴۷
۶۰	اے واہ	کلمہ طنز	۱۵۴
۶۱	اے ہاں	کوئی بھولی ہوئی بات یاد آجانے پر کہتے ہیں	۱۵۴
۶۲	ایک پاؤں کہیں ایک پاؤں کہیں	کسی ایک جگہ قیام نہیں	۱۵۸
۶۳	اینٹی چینٹی	ساراخاندان، جہاں تک سلسلہ ملے سب کے سب	۱۶۲
۶۴	باؤڈنڈی پھرنا	آوارہ پھرنا، مارامارا پھرنا	۱۹۳
۶۵	بُچّا	کن کٹا، چھوٹے کانوں والا	۲۰۲
۶۶	بچولی، بچولا	درمیانہ والا، درمیان میں آنے والا، فیصلہ کرنے والا، دلال، ایلچی، سفیر، نسبت طے کروانے والا	۲۰۳
۶۷	بدھنا	ٹونٹی والالوٹا	۲۱۱
۶۸	بڈھاکھوسٹ، بڈھاپھونس	زیادہ بوڑھا، بہت کمزور	۲۱۲
۶۹	بُراپیرا	منحوس، قدم، سبز قدم	۲۱۵

۷۰	براوادینا	حیلہ بہانہ، ٹال مٹول کرنا، جھانسا دینا	۲۱۷
۷۱	براہٹ	فضول بکواس، سوتے میں بولنا	۲۱۸
۷۲	بُرموہی	بدشکل، خراب چہرہ والی، بدصورت	۲۲۱
۷۳	بڑا آیا	(طنزاً فقرہ) اس کا کیا حق ہے، اس کی اتنی وقعت نہیں	۲۲۵
۷۴	بَڑچود	گالی، بیٹی سے بُرا کرنے والا	۲۲۶
۷۵	بُڑکا	دانتوں سے کاٹا، دانتوں کی گرفت	۲۲۶
۷۶	بڑھیلا	بہنیلا (مراد دوستی)	۲۲۷
۷۷	بڑے حضرت ہیں	(طنزاً) بہت شریر ہیں	۲۲۸
۷۸	بڑے دتار ہیں	بڑے کنجوس ہیں (طنزاً)	۲۲۸
۷۹	بغلول	بُدھو، بے وقوف، بے ہودہ، چھچھورا	۲۳۶
۸۰	بُوبُو	بڑی بہن، کنیز باعزت، مالکہ	۲۵۶
۸۱	بُوجھ بُجھول	پہلیاں بوجھے کا کھیل	۲۵۸
۸۲	بوڑھا پھونس	بہت زیادہ ضعیف	۲۵۹
۸۳	بھڑوا تڑوا کرنا	کسی کو بُرا بھلا کہنا، گالیاں دینا	۲۷۷
۸۴	بھڑبھڑیا	بغیر سوچے سمجھے بولنے والا، کپی، بکواسی	۲۷۷
۸۵	بھڑبھونجا	بدشکل، سیافام، میلا کچیلا، بدحیثیت	۲۷۷
۸۶	بھسنڈ	موٹا، بدصورت	۲۷۸
۸۷	بھسڑی	موٹی، بھدی عورت	۲۷۸
۸۸	بی بی کی جھاڑو پھرے	(کوسنا) تباہ ہو برباد ہو	۲۸۹
۸۹	بے ٹونٹی کا بدھنا	مخنث، ہیجڑا،	۲۹۱
۹۰	پٹاپٹی	ایک دھاری والا کپڑا	۳۳۴
۹۱	پلٹس مچنا	عامیانہ، مار پڑنا، ماتم ہونا، کہرام ہونا	۳۳۵

۹۲	پچوڑا	نہایت کمینہ، نہایت ذلیل	۳۳۸
۹۳	پدا	ناچیز، ضعیف، حقیر، ادنیٰ،	۳۴۲
۹۴	پردے کی بُوبُو / بی بی / رانی	پردہ نشین عورت، طنزاً، خراب عورت، بدچلن	۳۵۲
۹۵	پُڑیامیں آتا ہے	جب ارزاں چیز مہنگی ہو جائے تو کہتے ہیں۔	۳۶۰
۹۶	پھڈا / پھانڈا	وہ جوتا جس کی ایڑی بیٹھی ہوئی ہو۔ وہ شخص جس کے پیروں میں خم ہو، چلتے ہوئے لنگڑاتا ہو / آڑے ترچھے پاؤں رکھے	۳۸۸
۹۷	پھڑ	قمار خانہ	۳۹۰
۹۸	پھڑ بازی	جواری، قمار بازی	۳۹۰
۹۹	پھس	ہارنے والے لڑکے کو چھیڑنے کے لیے کہتے ہیں	۳۹۰
۱۰۰	پھُسینڈا	گندا، بدبودار،	۳۹۱
۱۰۱	تاتا	گرما گرم، گرم،	۴۲۰
۱۰۲	تاڑانگا	ناز نخرہ	۴۲۲
۱۰۳	تُرتَراتا	گھی میں ڈوبا ہوا، جس کھانے سے گھی ٹپکے	۴۴۴
۱۰۴	اَپاہا	تمنا، ارمان، امنگ	۵۲
۱۰۵	ٹلی للی	بیچ کی انگلی ہلا کر چڑانے کی آواز	۵۰۳
۱۰۶	ٹمّا بھِمّا	کمینہ، اپرا غیرا	۵۰۲
۱۰۷	ٹِما	چھوٹے قد کا آدمی، ٹھگنا،، دبلا پتلا چھوٹے قد کا آدمی	۵۰۲
۱۰۸	ٹنٹا، ٹنڈا	بے ہاتھ کا آدمی، ہاتھ کٹا	۵۰۳
۱۰۹	ٹوٹوئی	ٹٹول، تلاش	۵۰۴
۱۱۰	ٹوپا بھرنا	سینا، ٹانکا لگانا	۵۰۴
۱۱۱	ٹھاڈا، ٹھاڑا	زور آور، ہٹا کٹا، طاقت ور	۵۰۷
۱۱۲	ٹھالی	بے کار، خالی، فرصت	۵۰۷

۱۱۳	ٹھی ٹھی	بے ہودہ پن سے ہنسنے کی آواز	۵۱۲
۱۱۴	ٹیاں سی جان	اکیلا دم، تن تنہا	۵۱۳
۱۱۵	ٹٹک منجھا	جھمیلا، وقت، کشمکش	۵۱۳
۱۱۶	ٹیسو	وہ گیت جو لڑکے مٹی کے پتلے کے ساتھ گاتے ہیں	۵۱۳
۱۱۷	ٹینٹوا	گلا، حلق	۵۱۴
۱۱۸	ٹینی	پست قد، بونا، ٹھگنا	۵۱۴
۱۱۹	ٹیکسی	فاحشہ، کسبی	۵۱۴
۱۲۰	جان دھکر ھکی میں اٹکنا	سخت	۵۲۳
۱۲۱	جان ہار	مرنے والا، گزرنے والا	۵۲۵
۱۲۲	جاؤ بیٹھو	اپنا کام کرو، طنزاً	۵۲۵
۱۲۳	جپی پتی	عابد، زاہد	۵۲۸
۱۲۴	جلا بھُنا	ناراض، رنجیدہ	۵۴۰
۱۲۵	جمعراتی سید	جمعرات کو پیدا ہونے کی وجہ سے خود کو سید کہلوائے، بناوٹی سید	۵۴۳
۱۲۶	جو جھنا	لڑنا، جنگ کرنا، مار پیٹ کرنا	۵۵۱
۱۲۷	جھابڑ جِھلّا	دھیلا ڈھالا، سست، بد شکل	۵۵۶
۱۲۸	جھاڑا	منتر پڑھ کر پھونکنے کا عمل	۵۵۷
۱۲۹	جھائیں جھپا	دھوکہ، فریب، جلدی سے جھلک دکھا کر چھپ جانا	۵۵۸
۱۳۰	جھیٹل	بدکار عورت، فاحشہ، باسی	۵۵۹
۱۳۱	جھویا	پھلوں یا گلے و غلے وغیرہ کا انبار	۵۶۴
۱۳۲	جھونڈے	عورتوں کے سر کے بال	۵۶۶
۱۳۳	جی کھپنا، جی کہنا	خوشامد کرنا، ہر معاملے میں اتفاق رائے کرنا	۵۶۷
۱۳۴	چالیا	فریبی، مکار، دغاباز	۵۷۹

۱۳۵	چام چور	بدکار آدمی، زانی	۵۷۹
۱۳۶	چاند چڑھنا	بڑی غلطی ہو جانا، حمل ٹھہرنے کی علامت ظاہر ہونا	۵۷۹
۱۳۷	چائیں چائیں	بے ہودہ شور و غل	۵۸۲
۱۳۸	چبر چبر، چبڑ چبڑ	بکواس، بک بک	۵۸۲
۱۳۹	چپڑ خندی	آوارہ گرد، بازاری عورت	۵۸۴
۱۴۰	چپڑ قناتیا	خوشامدی، چاپلوس، کمینہ، ذلیل، تماش بین، فاحشہ عورت	۵۸۴
۱۴۱	چٹاکا/ چٹاخہ	فاحشہ، بدکار عورت، تمانچا	۵۸۶
۱۴۲	چٹکیوں میں کام کرنا	بہت جلد کام کرنا، اشارے کے ساتھ کام ختم کرنا	۵۸۸
۱۴۳	چٹھے مٹے	عمدہ لذیذ کھانے اور مٹھائیاں	۵۸۹
۱۴۴	چچی	بچے چیز کو چِچی کہتے ہیں	۵۸۹
۱۴۵	چخیا	جھگڑالو، بکواسی، حجتی	۵۸۹
۱۴۶	چخے مردار	دور ہو کم بخت، کلمہ نفرین	۵۸۹
۱۴۷	چُدکڈ	زانی شخص، شہوانی آدمی	۵۹۰
۱۴۸	چُدّو	بدذات، زانیہ، قحبہ	۵۹۰
۱۴۹	چکنا چُپڑا	خوش باش، خوش لباس، بناٹھنا	۶۰۰
۱۵۰	چکی پیسنا	غم سہنا، مصیبت بھگتنا، کسی کام کو مدت تک کیے جانا	۶۰۰
۱۵۱	چوہا	ناک کا سوکھا ہوا میل	۶۱۸
۱۵۲	چیلے کی بھینس	موٹا آدمی جسے حرکت کرنا دشوار ہو، بھدا، سست	۶۲۰
۱۵۳	چھپارُستم	خفیہ بدمعاش، چپ شریر	۶۲۴
۱۵۴	چھٹکیلا	عیاش، لُچا، عیاش آدمی	۶۲۵
۱۵۵	چھٹی چھما	کبھی کبھی، شاذونادر	۶۲۶

۱۵۶	چھڑاوا	رہائی دلانے والا، رہائی، برطرفی، مخلصی	۶۲۸
۱۵۷	چھنال	بدکار، فاحشہ عورت	۶۳۰
۱۵۸	چھُوچھا	نچڑاہوا، کمینہ، منتر، دم پڑھ کر پھونکنا	۶۳۱
۱۵۹	چھے چھے	نقصان، بربادی، کمزوروی، کوئی بیماری جس میں بدن گھلتا جائے	۶۳۲
۱۶۰	چیپڑا	آنکھ کا کیچڑ	۶۳۳
۱۶۱	چیونٹیوں بھرا کباب	جھگڑے کی چیز، مصیبت کا گھر	۶۳۶
۱۶۲	حبّو آئی	بچوں کو ڈرانے کے لیے فرضی نام	۶۴۱
۱۶۳	حراف / حرافہ حرافہ	چالاک، پیشہ ور عورتیں	۶۴۴
۱۶۴	حربے وضربے	گھڑی گھڑی، ہر وقت	۶۴۴
۱۶۵	خٹے سہلانا	خوشامد / چاپلوسی کرنا	۶۶۷
۱۶۶	خیلا پائیچا	پھوہڑ عورت، وہ عورت جسے اپنی سدھ نہ ہو	۶۹۳
۱۶۷	دبنگ / دبنگا	موٹا تازہ، فربہ، ہٹا کٹا، سخت دِل	۷۰۷
۱۶۸	ڈبُو	دبنے والا	۷۰۷
۱۶۹	دُت تیرے کی / ہَت تیرے کی	کلمہ حقارت، دور ہو، الگ ہو، دھتکار	۷۰۸
۱۷۰	دڑبڑانا	جھڑکنا، دھمکانا، دبکانا	۷۱۷
۱۷۱	دل ہچر مچر ہونا	خوف کھانا، ہچکچانا	۷۳۷
۱۷۲	دوخصمہ	ایسی عورت جس نے دو آدمیوں سے شادی کی ہو	۷۴۸
۱۷۳	دولا مُولا	سیدھا سادہ، بھولا، سخی، بڑی ہمت والا	۷۵۶
۱۷۴	دھابا (ڈھابہ)	کچا کوٹھا، باورچی کی دکان	۷۵۹
۱۷۵	دھراڈھنگا	رکھ رکھایا، بچا کھچا	۷۶۲
۱۷۶	دھڑ دھڑ	سخت شور کی آواز، دروازہ کھٹکھٹانے آواز	۷۶۲

۱۷۷	دھڑادھڑی	توپوں / بندوقوں کی آواز، دھماکہ	۷۶۳
۱۷۸	دھوانسا	دھواں رچا ہوا، دھوئیں کی بو	۷۶۶
۱۷۹	دھیانی	بیٹی، بھتیجی وغیرہ	۷۶۸
۱۸۰	ڈھینگ	مسٹنڈا، مضبوط، قوی	۷۶۹
۱۸۱	انڈامینڈی	دشمنی وعداوت	۷۷۸
۱۸۲	ڈڑھیل / ڈڑھیالا	بڑی داڑھی والا	۷۸۰
۱۸۳	ڈَہڈہا	سرسبز، تازہ، چمکدار، بھڑکیلا	۷۸۵
۱۸۴	ڈھانڈا	بوڑھا بیل	۷۸۵
۱۸۵	ڈھٹینگرا	موٹا تازہ، مسٹنڈا	۷۸۶
۱۸۶	ڈھکوسلا	بے قرینہ بات، چوچلا، مہمل لغوبات	۷۸۶
۱۸۷	ڈھینڈا	بھڑا پیٹ، توند	۷۸۹
۱۸۸	ذراخشکا کھاؤ	چلتے پھرتے نظر آؤ	۷۹۲
۱۸۹	راڑ	بچوں کا ضد کرنا، لڑائی جھگڑا	۷۹۷
۱۹۰	رجھانا	خوش کرنا، مائل کرنا	۸۰۷
۱۹۱	رکیلی / رکیلا	بدذات مرد / عورت	۸۱۸
۱۹۲	رُنڈمُنڈ	چارابرو کا صفایا کیا ہوا	۸۲۱
۱۹۳	رنڈوا بھنڈوا	خانہ خراب نگوڑا	۸۲۱
۱۹۴	روڑھی باتیں	خشک باتیں، کھردری، بدتمیزی کی باتیں	۸۳۰
۱۹۵	ریولیا	وہ خانگی کبوتر جو صحرا میں جا کر دانہ کھا کر واپس آجائے)	۸۴۰
۱۹۶	ریہڑ	بنجر زمین، وہ زمین جس میں شور ہو	۸۴۰
۱۹۷	زبرجد	(عورتوں کی زبان) زمرد	۸۴۸
۱۹۸	زڑ	دیوانوں کی سی باتیں، واہی تباہی بات، بکواس، بڑ جھک	۸۵۲

۱۹۹	سابودانہ	ساگودانہ	۸۶۷
۲۰۰	ساٹھاسوپاٹھابیسی سو کھیسی	مرد ساٹھ برس میں جوان عورت بیس میں بوڑھی	۸۶۹
۲۰۱	سانٹنا/ سانٹھنا	نتھی یامنسلک کرنا، چپکایا	۸۷۶
۲۰۲	سٹھنی	وہ گالیاں جو بیاہ شادی میں سمدھیوں کو دی جاتی ہیں	۸۸۹
۲۰۳	سدھوڑا/ سدھوری	حمل کے ساتویں مہینے میکے سے دلہن کے لیے سات طرح کی آنے والا پکوان	۸۹۴
۲۰۴	سرپھٹول	سر پھوٹنا، لڑائی، جھگڑا	۸۹۹
۲۰۵	سروال	مشہور، نامور	۹۰۸
۲۰۶	سروال	شلوار	۹۰۸
۲۰۷	سِڑلا	بدمزاج، سڑی	۹۰۹
۲۰۸	سُڑگ	مغرور، تکبر	۹۰۹
۲۰۹	سفارشی ٹٹو	وہ نالائق آدمی جس کو سفارش سے کوئی عہدہ ملا ہو	۹۱۲
۲۱۰	مفت بھی ہو بڑے پھنے کا بھی ہو	خود غرض مطلبی آدمی کی نسبت بولتے ہیں، ساری باتیں اپنے مطلب کی، یعنی کپڑا موٹا بھی ہو اور بڑے عرض کا بھی، سستا بھی ہو اور مفت بھی مل جائے۔	۹۱۲
۲۱۱	سَلّو	پھوہڑ، بے سلیقہ عورت	۹۱۷
۲۱۲	سلہج	سالے کی بیوی	۹۱۷
۲۱۳	سوبھا	زینت، زیبائش، رونق،	۹۲۶
۲۱۴	سوجاپھولا	منہ پھولائے، خفا	۹۲۷
۲۱۵	شان چوٹا	مغرور، متکبر	۹۴۵
۲۱۶	شدے نکالنا	محرم کے موقع پر جھنڈے اور نشان نکالنا	۹۴۹
۲۱۷	شرابی کبابی	عیاش، شراب خور	۹۵۰
۲۱۸	شلنگا	دور دور کا ٹانکا بھرنا	۹۶۰

۲۱۹	صفو کر دینا	صاف مات دے دینا	۹۷۹
۲۲۰	طُرہ پینا	بھنگ پینا	۹۹۲
۲۲۱	طفیلیا	ہاں میں ہاں ملانے والا، خوشامدی، طفیلی	۹۹۴
۲۲۲	عمر ٹپا	عمر بھر کا ٹھیکہ، ہمیشہ جیتے رہنے کا اقرار نامہ	۱۰۲۳
۲۲۳	غَٹ پَٹ	گتھم گتھا	۱۰۳۲
۲۲۴	غٹ کے غٹ	غول کے غول	۱۰۳۲
۲۲۵	غچلی	گندا، میلا، غلیظ	۱۰۳۲
۲۲۶	غولک / گلک	نقدی رکھنے کا برتن	۱۰۴۱
۲۲۷	غیں پیں لانا	تکرار کرنا، جھگڑا کرنا	۱۰۴۲
۲۲۸	صف	پھونک	۱۰۵۶
۲۲۹	ففرو	رفو چکر ہونا، بھاگ جانا	۱۰۵۵
۲۳۰	فلاں بہماں	امکا ڈھمکا، ایرا غیرا، فلاں فلاں، منتی لوگ	۱۰۵۸
۲۳۱	قلندرا	ایک قسم کا چالان جو پولیس پیش کرتی ہے	۱۰۸۴
۲۳۲	کاماٹھی / کاماٹی	راج، معمار	۱۱۰۳
۲۳۳	کانڑارگی	شوخ اور شریر	۱۱۰۸
۲۳۴	کپٹ	دھوکا، دغا، فریب، عداوت	۱۱۱۳
۲۳۵	کتیا کا پلا	کنایۃً حرامزادہ	۱۱۱۶
۲۳۶	کُٹا	پر کٹا ہو کبوتر	۱۱۱۷
۲۳۷	کُٹا چھنی	مارپیٹ، دشمنی	۱۱۱۷
۲۳۸	کُجا	کوزہ (بگڑا ہوا)	۱۱۲۰
۲۳۹	کجکول / کچلول	کشکول، بھیک کا ٹھیکرا	۱۱۲۰
۲۴۰	کُلھیا	مٹی کا چھوٹا برتن، وہ برتن جس میں کتھا چونا رکھا جائے	۱۱۴۶

۲۴۱	کنوٹھا	کونہ، کونے کے قریب کی جگہ	۱۱۶۱
۲۴۲	کوساکاٹی / کاسی	کوسنا، دعائے بد، پھٹکار	۱۱۶۸
۲۴۳	گانڈ غلامی	بے حد محنت، خوشامد	۱۲۰۷
۲۴۴	گپاگپ	جلد جلد کھانے اور نگلنے کی آواز	۱۲۱۰
۲۴۵	گپڑسپڑ	بے ہودہ بات، گپ شپ	۱۲۱۱
۲۴۶	گٹخ / گٹک	بونا / ٹھگنا	۱۲۱۲
۲۴۷	گدھیڑی	نہایت پھوہڑ عورت، بے تمیز، بدسلیقہ	۱۲۱۶
۲۴۸	گڑیار	ضدی، دلیر، ڈھیٹ	۱۲۲۹
۲۴۹	گڑکلھیا میں پھوٹنا	خفیہ مشورہ ہونا	۱۲۲۸
۲۵۰	گُمر	غرور، تکبر	۱۲۴۰
۲۵۱	گُنڈا	لُچا، غنڈا، بدکار، اوباش، بدمعاش	۱۲۴۳
۲۵۲	گھامڑ	پھوہڑ، بدحواس، احمق، سست، کاہل	۱۲۵۵
۲۵۳	گھپلا پڑنا	حساب میں غلطی، گڑبڑ ہونا	۱۲۵۶
۲۵۴	گھچ پچ	کثرت، بھیڑ، جمگھٹ	۱۲۵۷
۲۵۵	گھڑمُنہا	لمبے منہ کا آدمی	۱۲۶۴
۲۵۶	گیدرا	احمق، بے وقوف، بھدا، بدنما	۱۲۷۲
۲۵۷	لاٹھی پاٹھی	مارپیٹ، زدوکوب	۱۲۷۷
۲۵۸	لاراجھارا / لارالیری	حیلہ بہاہ، ٹال مٹول	۱۲۷۸
۲۵۹	لاڑھیا	بُری چیز کی تعریف کر کے بکوادینے والا، فریبی	۱۲۷۸
۲۶۰	لِبڑ	جھوٹا، بے ہودہ	۱۲۸۳
۲۶۱	لبڑا	جھوٹا، وہ شخص جو بائیں ہاتھ سے کام کرے	۱۲۸۳
۲۶۲	لٹس	لوٹ کھسوٹ، لوٹ مار	۱۲۸۷
۲۶۳	مُرچڑاپن	ضد، ہٹیلاپن، سرزوری	۱۳۶۸

۲۶۴	سکوڑا / مسکوڑا	کروٹ کا دھچکا	۱۳۸۷
۲۶۵	گروگھنٹال	بڑا چالا اور خرانٹ، بدمعاشوں کا سرغنہ	۱۲۲۵
۲۶۶	گڑانبہ	گڑ کے شیرے میں پکی آموں کی پھانکیں	۱۲۷۷
۲۶۷	گندی بوٹی کا گندا شوربہ	بروں کی بُری اولاد، برے کام کا برا نتیجہ	۱۲۴۳
۲۶۸	گنڈا	بڑا ڈورا جس پر عمل یا منتر پڑھ کر گرہ دیتے ہیں اور بیماری دور کرنے کے لیے گلے یا بازو پر باندھ دیتے ہیں	۱۲۴۳
۲۶۹	گنی بوٹی نیا شوربہ	جہاں ہر بات پر حساب کیا جائے۔	۱۲۴۴
۲۷۰	گورا گمٹا	گورا چِٹا	۱۲۴۷
۲۷۱	گول گھر	قید خانہ	۱۲۵۰
۲۷۲	گھٹس	تنگ و تاریک جگہ میں دم کا گھٹ جانا	۱۲۵۶
۲۷۳	گھچ بھچ	کثرت، بھیڑ، جمگھٹ	۱۲۵۷
۲۷۴	گھس مُس	کھسر پھسر	۱۲۶۵
۲۷۵	گھوڑی چڑھانا	برات چڑھانا	۱۲۶۹
۲۷۶	لپٹا	موٹے آٹے کا حلوہ، پتلا شیرہ	۱۲۴۸
۲۷۷	لُچا	اُچکا، ٹھگ	۱۲۸۹
۲۷۸	لگوا / لگواڑ	مطلب کا یار، خود غرض، آشنا	۱۳۰۱
۲۷۹	للک	اُمنگ، شوق، دھن، بُوبھ، لالچ	۱۳۰۲
۲۸۰	للوپتو	چاپلوس، خوشامدی، چکنی چپڑی باتیں	۱۳۰۲
۲۸۱	للا	احمق، بچہ، لاڈلا، کم سن	۱۳۰۲
۲۸۲	لم چھڑ / لم چھڑا	طویل القامت	۱۳۰۳
۲۸۳	لم ڈگو	دراز قد آدمی، بد قوار	۱۳۰۳
۲۸۴	لُمبڑ	لمبا اور بے وقوف آدمی	۱۳۰۳

۲۸۵	لُنجا	لنگڑا لولا، ہاتھ پاؤں سے معذور	۱۳۰۴
۲۸۶	لوتھ پوتھ	تھک کر چور، لاش کی طرح	۱۳۰۷
۲۸۷	لِچڑ	کنجوس، بخیل، بد معاملہ، لے کر نہ دینے والا	۱۳۱۵
۲۸۸	ماٹھو	مسخرا آدمی، بھانڈ، کم عقل	۱۳۲۱
۲۸۹	ماچاتوڑ	سست، کاہل، جو پلنگ سے نہ اُٹھے	۱۳۲۱
۲۹۰	متر	وہ لڑکا جو کھیل میں سردار بنایا جائے، سرغنہ، دوست	۱۳۳۹
۲۹۱	مٹکو	ناز نخرہ کرنے والی عورت، مٹک کر چلنے والی	۱۳۴۳
۲۹۲	مٹھوس	دل کی دل میں رکھنے والا	۱۳۴۳
۲۹۳	مچلا	ڈھیٹ، گھنا، ضدی	۱۳۵۰
۲۹۴	مچھی مچھول	بوسہ بازی	۱۳۵۱
۲۹۵	محرم کا سپاہی	وہ لڑکا جسے عورتیں محرم میں سبز کپڑے پہناتی ہیں، بچے مر جانے کی وجہ سے منت مانتی ہیں اگر زندہ رہا تو محرم کا سپاہی بنائیں گے	۱۳۵۴
۲۹۶	مڈاسا	پگڑی، دستار، صافہ	۱۳۶۴
۲۹۷	مرا مرد ہ دیکھو	قسم کی جگہ مستعمل ہے	۱۳۶۵
۲۹۸	مرد کی بات	باوزن بات، معقول بات، صحیح بات	۱۳۶۹
۲۹۹	مِسّا کُسّا	موٹا جھوٹا اناج	۱۳۸۲
۳۰۰	مسٹنڈا / مشٹنڈا	موٹا تازہ آدمی، ہٹا کٹا	۱۳۸۶
۳۰۱	مسکا مسکی	دبانا بھینچنا	۱۳۸۶
۳۰۲	موم کی مریم	کنایۃً بہت نازک عورت	۱۴۵۸
۳۰۳	ناٹھنا / ناٹھ جانا	بھاگ جانا، بھاگنا	۱۴۷۹
۳۰۴	نبڑنا	خرچ ہونا، باقی نہ ہونا	۱۴۹۵
۳۰۵	نُچا کھچا	نوچا کھسوٹا ہوا	۱۴۹۸

۳۰۶	نسوڑھیا	منحوس	۱۵۰۶
۳۰۷	نکٹابوچا	مفلس، تہہ دامان	۱۵۲۱
۳۰۸	نکھوڑا	بے مروت	۱۵۲۳
۳۰۹	نکھٹو	نکما	۱۵۲۲
۳۱۰	ننیانا	منت کرنا عاجزی کرنا	۱۵۲۸
۳۱۱	ہاباڈبا / ہباڈبا	بچوں کی کھانسی، مسان کی بیماری	۱۵۷۶
۳۱۲	ہاتھ تھکیں	بد دعا، ہاتھ ٹوٹیں	۱۵۶۷
۳۱۳	ہاؤ	بچوں کو ڈرانے کا کاغذی چہرہ	۱۵۷۵
۳۱۴	ہپ ہپ	جلد جلد کھانا یا نگلنے کی آواز	۱۵۷۶
۳۱۵	ہپڑ ہپڑ	جلد جلد کھانا	۱۵۷۶
۳۱۶	پتیری بتہیری	رنڈی، طوائف	۱۵۷۸
۳۱۷	ہچر مچر	جھجک، ٹال مٹول، جھگڑا	۱۵۸۰
۳۱۸	ہوڑا ہوڑی	تکرار، مقابلہ	۱۶۰۰
۳۱۹	گیند تڑی	بچوں کا کھیل جس میں ایک دوسرے کو گیند مارتے ہیں، چھوٹے قد کی عورت	۱۲۷۴
۳۲۰	گینی	چھوٹے قد کی گائے، موٹی تازی گائے ایک قسم کی چھوٹی گاڑی جسے گینے بیل کھینچتے ہیں	۱۲۷۴
۳۲۱	لاٹھی پاٹھی	مار پیٹ، زدو کوب	۱۲۷۷
۳۲۲	لاٹھی پونگا	لاٹھی اور سونٹھا، لٹھم لٹھا	۱۲۲
۳۲۳	لاراجھارا / لارالیری	حیلہ بہانہ، ٹال مٹول	۱۲۷۸
۳۲۴	لاڑھیا	بری چیز کی تعریف کر کے اسے بکوادینے والا، دلال، مکار، فریبی، دغاباز	۱۲۷۸
۳۲۵	لام کاف	گالی، واہی تباہی، بُرا بھلا	۱۲۸۱

۳۲۶	لَبڑ	جھوٹا، بے ہودہ	۱۲۸۳
۳۲۷	لبڑ سبڑ	بد سلیقگی، پھوہڑپن، بے ہودگی	۱۲۸۳
۳۲۸	میراں جی	ربیع الآخر کا مہینہ (عورتوں کی زبان)	۱۴۶۹
۳۲۹	وضو ٹھنڈا کرنا	نیت بدل دینا، ہمت پست کرنا	۱۵۵۴
۳۳۰	ولندیزی گفتگو	شیخی بگھارنا، ڈینگ	۱۵۵۸
۳۳۱	ہات موں کا	سرمایہ، پونجی	۱۵۶۳
۳۳۲	ہفتی	بے حد پھرتیلا، نہایت چالاک	۱۵۸۹
۳۳۳	ہگوڑا	ڈرپورک، بزدل	۱۵۸۹
۳۳۴	سنڈا بھاڑ	واپسی کا کرایہ، کرایہ کا فیصلہ	۱۵۹۵
۳۳۵	ہیرا آدمی	سچا آدمی، کھرا آدمی	۱۶۰۵
۳۳۶	یتّا	اِتا، اتنا	۱۶۱۱
۳۳۷	موسنا	بل دینا، نچوڑنا، گڑھنا	۱۳۸۹
۳۳۸	مکھم	گول مول بات، جواریوں کی اصطلاح میں برابر برابر نہ ہار نہ جیت	۱۴۱۸
۳۳۹	منگوڑی	ماش کی بھلوری / بھلکی	۱۴۳۵
۳۴۰	ہاجی	ہجو کرنے والا، نقال، منہ چڑانے والا	۱۵۷۳
۳۴۱	ہاہا ٹھی ٹھی	ہنسی، ٹھٹھا	۱۵۷۵
۳۴۲	ہڑ بیڑ	پرانی دشمنی	۱۵۸۵
۳۴۳	ہونسا	حاسد	۱۶۰۳

فرہنگ آصفیہ جلد اوّل تا چہارم

زبان کے معیار میں تبدیلی قابل قبول نہ ہونے کے سبب سید احمد دہلوی نے ۱۸۵۷ء جنگِ آزادی کے بعد چار جلدوں پر مشتمل فرہنگ آصفیہ ۱۸۸۸ء میں مرتب کی۔ فرہنگ آصفیہ تقریباً ساٹھ ہزار ۶۰۰۰۰

الفاظ پر مشتمل ہے۔ اتنا عرصہ گزرنے کے باوجود فرہنگ آصفیہ کو اردو زبان کا اہم مآخذ سمجھا جاتا ہے۔ فرہنگ آصفیہ میں ضرب المثال، تلمیحات، رسوم و رواج، اصطلاحات پیشہ وراں، پہلیاں، کہہ مکرنیاں، دوسخنے، جگتیں، بیگماتی محاورات، خواتین کی زبان، عورتوں کے مہینے، دلی کی ٹکسالی زبان کو خاص جگہ دی گئی ہے۔ انگریزی، عربی، اردو، فارسی، سنسکرت، ہندی، ترکی اور دوسری زبانوں کے ایسے محاورات و الفاظ جو کہ ہندوستانی ماحول میں شامل ہو کر اب زبان وبیان کا حصہ بن گئے ہیں۔ ان کو بھی اس فرہنگ میں شامل کیا گیا ہے۔ فرہنگ آصفیہ میں لفظوں کی صرفی ترتیب کے ساتھ تذکیر و تانیث کی وضاحت اور باقاعدہ اعراب کا اندراج بھی اس فرہنگ کا خاصہ ہے۔

۲۔ فرہنگ آصفیہ: جلد اول [۴]

"فرہنگ آصفیہ جلد اوّل میں شامل سلینگ الفاظ کی نشاندہی"

نمبر شمار	سلینگ	معانی	صفحہ نمبر
۱	اپنی ایڑی دیکھو	نظر نہ لگاؤ، نظر بد ایڑی دیکھنے سے اثر نہیں کرتی (عورت)	۱۰۰
۲	اَپھرنا	پھولنا، مغرور، متکبر	۱۰۲
۳	لہو پینا / اڑھائی / ڈھائی چلو لہو پینا	نہایت غصہ کی حالت میں عورتیں بولتی ہیں	۱۵۴
۴	آگ لگ جائے	دعائے بد، غارت ہونا، مر جانا	۱۹۹
۵	الائچی بہن	بیگمات قلعہ جب کسی سے بہناپہ کر کے الائچی کھاتی ہیں تو اسے الاچی کہا کرتی تھیں	۲۱۱
۶	الائچی دانہ	کمسن معشوق	۲۱۱
۷	اَلل ٹپو	خیالی، بے ٹھکانے، بے نشانے	۲۱۷
۸	اللہ توکلی	اچانک، اتفاقاً، اتفاق سے	۲۱۸
۹	اناپ شناپ	بے اندازہ، بے ہودہ، غیر متناسب	۲۳۹

۱۰	آنکھوں کی ٹھنڈک	نہایت عزیز	۲۷۷
۱۱	آئیں بائیں شائیں	ٹالم ٹول، یونہی، بے ٹھکانے، اول جلول	۳۳۶
۱۲	گھسیٹا گھساٹی	اینچا تانی، کھینچا تانی، کشمکش، لڑائی جھگڑا	۳۳۶
۱۳	آئے ہو تو گہرے چلو	(محاورہ ٹھگ) اگر کسی مسافر کا قتل کرنا منظور ہوتا تو جو ٹھگ خاص جاں کشی پر متعین ہوتے ہیں وہ اس لفظ کے سنتے ہی مسافر کا کام تمام کر دیتے ہیں۔	۳۳۹
۱۴	بات بات میں چھری کٹاری	ہر بات پر لڑائی اور طعنہ زنی	۳۴۲
۱۵	بات کا ہیٹا	نا معتبر، قول کا کچا	۳۴۴
۱۶	بٹلا منہ	بٹا سا منہ، گول منہ	۳۲۶
۱۷	بڑما	تحقیر، وہ عورت جو بڑی نہ ہو مگر خود کو بڑی جانے	۳۸۹
۱۸	بڑے صاحب	عدالت کا حاکم، مخبر، امیر کا بیٹا	۳۹۲
۱۹	بک بک	مغز چٹی، بَڑبڑ، بکواس، بے ہودہ گوئی	۴۰۲
۲۰	بوڑھا خرانٹ	زماہ دیدہ، نہایت تجربہ کار بوڑھا	۴۲۲
۲۱	بوڑھا کھپاٹ	نہایت بوڑھا	۴۲۲
۲۲	بھات	نانا یا ماموں کی طرف سے دلہن کو دیا جانے والا سامان	۴۲۵
۲۳	بھاڑو	دلال، بے وقوف، احمق	۴۲۷
۲۴	بھچیڑ	(بازاری) سکیٹر، تنگی، دھاندلی، بے ایمانی	۴۳۳
۲۵	بھدا	پھپھس، پھونڈا، بد حیثیت	۴۳۳
۲۶	بھد لیسلی	بھد یسلی، بد نما، بھونڈی، بد صورت	۴۳۳
۲۷	بھرا گھر	افراد اور خانگی سامان سے معمور گھر	۴۳۴
۲۸	بھڑ بھونجا	سیہ فام، کالا کلوٹا، بد صورت	۴۳۷
۲۹	بھڑ بھڑایا	جو جلد غصے میں ہو جلد صاف ہو دِل میں کچھ نہ رکھے،	۴۳۷

		غصہ میں آپے سے باہر ہو	
۳۰	بھپکوسنا	کھانا نگلنا	۴۳۹
۳۱	بھگو بھگو کے مارنا	لعنت ملامت کرنا، ذلیل کرنا	۴۴۰
۳۲	بھمبو	موٹی عورت	۴۴۲
۳۳	بہنیلی	منہ بولی بہن، بنائی ہوئی بہن	۴۴۴
۳۴	بھیستری مار / بھیتری مار	اندرونی تکلیف، طعنہ سے دلی صدمہ	۴۴۹
۳۵	بھیڑنا	حوالے کرنا، بند کرنا، قفل لگانا	۴۵۰
۳۶	انا	بچے کو دودھ پلانے والی ملازمہ	۴۸۸
۳۷	مانی	کپڑے پہنانے والی ملازمہ	۴۸۸
۳۸	دَدَا	پرورش کرنے والی ملازمہ	۴۸۸
۳۹	چھوچھو	پوتڑے دھونے اور کھلانے والی ملازمہ	۴۸۸
۴۰	پاؤں پھیرنے جانا	شادی کے دوسرے روز اپنے ماں باپ کے گھر تھوڑی دیر کے لیے جانا	۴۸۸
۴۱	پترے کھولنا	کسی کے مرے ہوئے بزرگوں میں عیب نکالنا، بھید کھولنا، عیب کھولنا	۴۹۴
۴۲	پتنگ چھڑی	لڑوانے والی، آگ لگاؤ	۴۹۶
۴۳	پتھر پڑیں	دعائے بد، اُجڑ جائے، خاک میں ملے، آفت آئے، خدا کا غضب ہو	۴۹۷
۴۴	پڑاپڑ	تڑاتڑ، پے درپے، مسلسل، صدمے کی آواز،	۵۲۱
۴۵	پوچھاتاچھی	تفتیش، تجسس، دریافت	۵۳۹
۴۶	پونا	پرونا، دھاگا پرونا، ڈالنا	۵۵۴۲
۴۷	پیر بھچڑی / میر بھجبڑی	ہیجڑوں کا مانا ہوا پیر، جس کی کڑھائی (حلوہ / پکوان) میں یہ اثر بتاتے ہیں کہ آدمی کھاتے ہی ہیجڑہ بننے پر	۵۷۳

		راضی ہو جاتا ہے	
۴۸	تناپا	غرور جوانی، گھمنڈ	۶۲۸
۴۹	تیجا	سوم، فاتحہ سوم، چنوں پر فی چنا ایک کلمہ پڑھا جانا	۶۴۹
۵۰	تیخی	تیکھی، تیز، شوخ تتیہا مرچ، فتنہ پرور عورت، زبان دراز	۶۵۰

۲۔ (ii) فرہنگ آصفیہ جلد دوم [۵]

نمبر شمار	سلینگ	معانی و مفہوم	صفحہ نمبر
۱	ٹاپاٹوئی کرنا	ٹٹولنا، ٹوہنا، ڈھونڈنا،	۱
۲	ٹالم ٹول	حیلہ بہانہ کرنا	۲
۳	ٹانچنا	(بازاری) اُڑتے پھرنا، مزے اُڑانا	۲
۴	ٹائیں ٹائیں	بکواس، چیں چیں، شور	۴
۵	ٹپّا	دور دور کا بخیہ، موٹی سلائی	۴
۶	ٹنڈا/ٹونڈا	ہاتھ کٹا، لنجہ	۱۱
۷	ٹھکو	ٹھوکنے والا، مارنے والا، رنڈی کا یار	۱۸
۸	ٹھنڈی مٹی	دیر میں بالغ ہونے والا	۲۰
۹	ٹھوٹ	بے مغز، بے وقوف، جاہل	۲۰
۱۰	ٹھوسا	انگوٹھا، ٹھینگا	۲۱
۱۱	ٹِیپ ٹاپ	آرائش، زیبائش، ظاہری بناوٹ	۲۴
۱۲	جُوٹ	ہم سر، برابرا، ساتھی، ہم شکل	۵۸
۱۳	جھابڑ جھلا	ڈھیلاڈھالا، بدنما	۶۴
۱۴	جھانکڑ	دبلا، لاغر	۶۷
۱۵	جھبّا	بڑے بڑے کان	۶۷
۱۶	جھپاکا مارنا	جلدی سے کام کرنا، جلدی سے آنا	۶۸

۱۷	جھڈو	بے کار، مجھول، احمق، بے حیا	٦٩
۱۸	جھمکڑا	کرّوفر، تجمل، شان وشوکت	۷۳
۱۹	جھنجھنٹیا	جھگڑالو، فسادی	۷۴
۲۰	جیب جیبھ	للّو، لِلّو، زبان	۸۵
۲۱	چاؤچوچلا	ناز نخرہ، لاڈ پیار	۹٦
۲۲	چپڑ چپڑ	بکواس	۹۷
۲۳	چل بے	کلمہ درشت وسبک، جو حالت خفگی میں بولتے ہیں	۱۱۵
۲۴	چندیا پر بال نہ چھوڑنا	سر کے بال تک رہنے نہ دینا، لوٹ لوٹ کر کھا جانا	۱۲۱
۲۵	چویا	کیل / شکرانہ، کھانے کے ک میٹھے چاول	۱۲۳
۲٦	چوٹا	اُٹھائی گیرا، چور اُچکا	۱۲۵
۲۷	چونچ سنبھال	بمعنی زبان سنبھال	۱۳۱
۲۸	چھبڑا	ٹوکرا، چھبا، چھابا، جھلی	۱۳۷
۲۹	چھدے مدے	صدقے سے بگڑا لفظ، عورتیں پیار سے بچے سے خوش ہو کر صدقے قربان کی جگہ کہتی ہیں	۱۴۰
۳۰	چھوٹی امت	کمینے آدمی، کم ذات، پنچ قوم	۱۴٦
۳۱	سُسّا	خرگوش	۱۸۸
۳۲	خلامِلا	خالی اور بھرا، رلا ملا، گھلا ملا، خلوت وجلوت	۲۰۱
۳۳	خلیاساس / خلیَس	موسس، خالہ ساس	۲۰۴
۳۴	خیلا پائنچا	لغو اور بے ہودہ عورت	۲۱۸
۳۵	دڑکنا	ڈکارنا، نوش کرنا، چٹ کرنا، بہت کھانا	۲۴۵
۳٦	دوانگل کی بچی	تحقیر سے چھوٹی بچی کو بولتے ہیں	۲۷۳
۳۷	دہاڑا	درگت، حال، درجہ	۲۹۰
۳۸	دھڑلا	ہجوم، بھیڑ، مجمع، گروہ	۲۹٦

۳۹	دھڑی	۵ کلو کا باٹ	۲۹۶
۴۰	دیوانی ہانڈی / باؤلی ہانڈی	مکس سبزی، مختلف ترکاریاں ڈال کر بے ڈھنگی ہانڈی	۳۱۶
۴۱	ڈورا	نظر محبت سے لبھانے کا فعل، دام محبت	۳۲۴
۴۲	ڈھینگرا	موٹا تازہ آدمی	۳۲۸
۴۳	ڈِھسلنا	پھسلنا، جھکنا، دماغی توازن خراب ہونا	۳۲۹
۴۴	رام رولا	غُل و شور شرابا، ہلڑ بازی، برائے نام تماشا	۳۴۴

(iii) فرہنگ آصفیہ جلد سوم (۶)

نمبر شمار	سلینگ	معانی	صفحہ نمبر
۱	سان گمان	وہم، خیال	۱۸
۲	سبحان اللہ	کلمہ تعجب، کلمہ تعریف (بڑے میاں تو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ)	۲۳
۳	ست بیبھڑا	رَلا مِلا، گڈ مڈ، دوغلا، باؤلی ہانڈی	۲۹
۴	سَٹلو	بے ہودہ عورت، بد سلیقہ عورت	۳۵
۵	سٹھیانا	عقل جاتی رہنا، کہن سالی کے باعث حواس باختہ ہونا	۳۵
۶	سر کی سُوں / سر کِسُوں	سر کی قسم	۵۶
۷	سر کھاؤ	دفع ہو، کلمہ تنفر، ایسی تیسی میں جاؤ، جیسے نہ مانو تو اپنا سر کھاؤ	۵۶
۸	سُوسُو کرنا	سردی کے مارے کانپنا	۷۹
۹	سفارشی ٹٹو	نااہل، نالائق، بے ہنر	۷۹
۱۰	علامہ	نہایت چالاک اور عیار	۲۷۹
۱۱	غپ	جلدی سے	۳۰۲
۱۲	غلک میں دھرنا	چھپا کر رکھنا، جیب میں رکھنا	۳۱۳
۱۳	فصلی کوا	غرض کا آشنا، مطلبی یار	۳۴۲

۱۴	انگڑ کھنگڑ	کاٹھ کباڑ، ٹوٹا پھوٹا اسباب	۴۱۵
۱۵	کاجُو بھوجُو	ناپائیدار، ظاہرانہ خوب صورت مگر مضبوط نہ ہو	۴۱۶
۱۶	کاکلوتی یا کاکلودی	مامتا، محبت، الفت مادری کی بے قراری	۴۶۵
۱۷	کاگ پھسنڈ	کالا، موٹا اور بھدا آدمی	۴۶۵
۱۸	کالا منہ ہو	دعائے بد، رسوا ہو، بدنام ہو	۴۶۸
۱۹	کاناٹٹو	عیب دار	۴۴۷
۲۰	ٹھاڈا، کرارا، تنکڑا	زور آور، شہ زور	۴۸۹
۲۱	کل جِبھا	جس کی زبان کالی ہو، دعائے بد، جلد اثر کرے، منحوس	۵۳۳
۲۲	کُلھیا	چھوٹا سا مٹی کا برتن	۵۴۶
۲۳	کلیجہ	دیدہ دلیری، حوصلہ، جگرا	۵۴۷
۲۴	کِھلّی	مزاح، ہنسی مذاق	۶۳۰
۲۵	کھُنَس	غصہ، حسد، دشمنی	۶۳۳
۲۶	کھوچڑ	فسادی، خلل انداز، رخنہ ڈالنے والا	۶۳۷
۲۷	کھونسڑا	پرانی اور ٹوٹی جوتی، لیتڑا	۶۴۰

(iv) فرہنگ آصفیہ جلد چہارم[۷]

نمبر شمار	سلینگ	معانی	صفحہ نمبر
۱	گابھا	گودا، رضائی یا لحاف کے اندر سے نکالی ہوئی پرانی روئی	۱
۲	گپاگپ	جلد جلد نگلنے یا کھانے کی آواز	۱۳
۳	گپیا	ڈینگیا، شیخی خور	۱۳
۴	گٹی	رِیل، پھرکی، جس پر بادلہ یا دھاگہ لپٹا ہوتا ہے	۱۷
۵	گدھا پینچو	لڑکوں کے ایک کھیل کا نام	۲۲

۶	گرگودڑا	پھٹے پرانے کپڑے، چیتھڑے، گودڑی	۴۷
۷	گلاٹیپنا	گلادبانا، گردن بھینچنا	۶۵
۸	گوہاچھی چھی	غلاظت، نجاست	۱۰۷
۹	گھمیری	چکر، دردِ سر	۱۳۶
۱۰	گھنی مسمسی	مسکین صورت، بدذاتی	۱۴۰
۱۱	لپڑ لپڑ کرنا	چپڑ چپڑ کرنا، بے ہودہ بکنا، بکواس کرنا	۱۷۳
۱۲	لپڑ شپڑ	ایسی بات جو سمجھ میں نہ آئے، جلدی کی بات، غلط ملط	۱۷۳
۱۳	لگوّ	دوست، آشنا، عورت کا دوست، مطلبی یار	۲۰۷
۱۴	للو	زبان، بولی، گفتگو	۲۰۹
۱۵	للّو پتّو	خوشامد، زبانی عزت، چاپلوس	۲۰۹
۱۶	لنگھانا	عبور کرانا، پار اُتارنا	۲۱۶
۱۷	مرموئے	دعائے بد، کلمہ تنفّر	۳۳۲
۱۸	مسافر اُترا ہے	حاملہ عورت کے متعلق کہا جاتا ہے	۳۴۴
۱۹	مسٹنڈا	بہت موٹا، ہٹا کٹا	۳۴۸
۲۰	منہ چھیتنا	منہ کو طمانچوں سے زخمی کرنا، تھپڑ مارنا	۴۴۶
۲۱	موچھندر	بڑی بڑی مونچھوں والا	۴۷۴
۲۲	مونڈ مارنا	گردن مارنا، قتل کرنا	۴۸۴
۲۳	جبھی ماتھا ٹھنکا تھا	مجھے جب ہی اندیشہ ہوا تھا، بات سنتے ہی کھٹکا گزرا تھا	۵۰۳
۲۴	نظروں میں آنا	ٹوک میں آنا	۵۷۸
۲۵	ہوڑ	شرط بازی، پیچ، گھات	۷۵۱

۳۔ قاموس مترادفات

دنیا کی بہت سی زبانوں میں مترادفات موجود ہیں ، اردو زبان میں اپنی نوعیت کی "قاموس مترادفات" پہلی کتاب ہے۔ اردو مترادفات کے شائع ہونے کے بعد جو کمی اس میں رہ گئی تھی اس کی مکمل اور جامع "قاموس مترادفات" کی شکل میں سامنے آئی ہے۔ قاموس مترادفات کے مؤلف وارث سرہندی اس میں اضافے اخلاق احمد دہلوی اور نظر ثانی اشفاق نورنے کی ہے۔ یہ لغت اگست ۱۹۸۶ء میں اردو سائنس بورڈ لاہور سے شائع ہوئی ہے۔ قاموس مترادفات میں مقرروں، شاعروں، ادیبوں اور روز مرہ کے استعمال میں آنے والے ایسے الفاظ جو گردشِ زمانہ کی وجہ سے فراموش ہو چکے تھے شامل کیے گئے ہیں۔ قاموس مترادفات مندرجہ ذیل خصوصیات کی حامل ہے۔

- قاموس مترادفات میں قریبی مترادفات دار الفاظ اکٹھے کیے گئے ہیں۔
- کلیدی الفاظ سے ترتیب دی گئی ہے۔
- کلیدی لفظوں پر مشتمل محاورات شامل ہیں۔
- کلیدی الفاظ پر مبنی مقولے، اقوال، ضرب الامثال بھی درج ہیں۔

یہ کتاب مترادفات کے علاوہ فرہنگ الفاظ کا بھی نعم البدل ہے۔ قاموس مترادفات [۸] میں سلینگ کی نشاندہی درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	سلینگ	معانی	صفحہ نمبر
۱	آپن	اپنا، ذاتی	۱۷
۲	آتوں	استانی، معلمہ	۲۲
۳	آکا	اکاّ، بڑا بھائی، بڑا بزرگ، میاں صاحب	۳۹
۴	آنٹ سانٹ	سازش جوڑ توڑ، گٹھ جوڑ	۴۶
۵	آناکانی	ٹال مٹول، رکھائی، حیلہ حوالہ	۴۶
۶	آواجائی	آرجار، آمدورفت، آناجانا	۵۱
۷	اِبا	انکار، اختلاف، نافرمانی	۵۶
۸	اُباس	بدبو، سڑاند	۵۷

۹	اَبس	نافرماں، فضول، بے کار، بے چارہ	٦٠
۱۰	اَبھمان	گھمنڈ، مغرور، شیخی خوردہ	٦٢
۱۱	اپورن	نامکمل، ادھورا	٦٦
۱۲	اَٹالا	کاٹھ کباڑ، بے کار اشیاء	۷۱
۱۳	اٹکا	مجبور، پھنسا ہوا، عاشق، یار	۷۲
۱۴	اٹواٹی کھٹواٹی	استر بستر	۷۲
۱۵	اچھال چھکا	بدکار، فاحشہ، اوباش، بدوضع	۸۱
۱٦	احلام	خواب، سپنے	۸۴
۱۷	اُریب / ریب	آڑھا، ترچا، فریبی	۹۸
۱۸	اڑنگا: جھمیلا	جھگڑا، بکھیڑا، ضدی	۹۹
۱۹	اڑپ جھڑپ	چھینا جھپٹی، دھکم دھکا، پکڑ دھکڑ، ضرورت، مفلسی	۹۹
۲۰	اُکت	کہانی، قصہ، زبان، بولی، ذکی، فطین	۱۲۹
۲۱	اگڑم بگڑم	بے معنی، فضول، مہمل	۱۳۲
۲۲	اگڑ بگڑ	اول جلول، بے سرویا	۱۳۲
۲۳	الل ٹپو	اندھادھند، اٹکل پچو، شوخ، ناموزوں	۱۳۸
۲۴	امی جی	حالت اطمینان، زبان بے فکری	۱۴۳
۲۵	اینڈا	ٹیڑھا، ترچھا، کج	۱۷۹
۲٦	بھانڈا	ظرف، برتن، راز	۱۹۷
۲۷	بدھی	تسمہ، بھول مالا، چوٹ کا نشان	۲۲۰
۲۸	بکبکا	خراب، بدمزہ، پھیکا، بے لذت	۲۴۳
۲۹	بکی، بکواسی	جھکی، فضول گو، بے ہودہ	۲۴۳
۳۰	بوبک	بوڑھا، بڈھا، احمق، بے وقوف	۲٦۰

۳۱	بوبو	بہن، ذی عزت کنیز، بوڑھی کنیز	۲۶۰
۳۲	بہانہ	ہچر مچر، اچک مچک	۲۶۵
۳۳	بھاٹا	کمی، زوال، اُتار	۲۶۹
۳۴	بھاجڑ	فرار، حیرانی، بھاگڑ، افراتفری	۲۶۹
۳۵	بھبک	سڑاند، بھبکا، تعفن	۲۷۲
۳۶	بھرشٹ	ناپاک، پلید، نجس، غلیظ	۲۷۴
۳۷	بھوگ	بمعنی لذت، شہوت، دشنام، گالی، بھینٹ، چڑھاوا	۲۷۹
۳۸	بھون	مکان، گھر، جنم، ہستی، مقام	۲۸۱
۳۹	بھوں	ابرو، بھروٹا	۲۸۱
۴۰	بیل	بمعنی بے وقوف، احمق، نادان، ڈھگا	۳۰۵
۴۱	بینڈا	سخت مشکل، آراترچھا، بے ڈھنگا	۳۰۶
۴۲	کھُڈی	بیت الخلاء	۳۰۹
۴۳	پاٹی	مانگ / فرق، تختی، چٹائی	۳۱۱
۴۴	پاداپونی	ڈرپوک، بزدل، کمزور، بے ہمت	۳۱۱
۴۵	پدو	بزدل، پدوڑا، پادو	۳۱۱
۴۶	پاڑ	ٹانڈ، مچان	۳۱۳
۴۷	پٹا	کرایہ، تسمہ، پٹکا، شناختی نشان	۳۲۳
۴۸	پِٹّن	روناپیٹنا، مارپیٹ	۳۲۳
۴۹	پٹّھا	نوجوان، نوعمر	۲۳۲
۵۰	پِٹھو	دلال، معاون، مددگار، خوشامدی	۳۲۳
۵۱	پچ	طرف داری، ہیٹ ضدی، حمایت	۳۲۴
۵۲	پدا	حقیر، چھوٹا، ذلیل، پھُدکی	۳۲۶

۵۳	پکاپیسا	ہوشیار، چالاک، تجربہ کار، سیانا	۳۴۳
۵۴	پپلا	نرم، ڈھیلا، ملائم	۳۴۵
۵۵	پُلپلا	کھوکھلا	۳۴۵
۵۶	پوتڑا	رومالی، گوڈر	۳۴۹
۵۷	پوٹلا	گھٹڑ	۳۴۹
۵۸	پھاپھاکٹنی	مکار، دلالہ	۳۵۳
۵۹	پھپٹ / پھپھٹ	ضد، ہٹ، فتنہ، شور	۳۵۴
۶۰	پھسینڈا	سڑاند، بدبودار، متعفن، نامعقول	۳۵۷
۶۱	پیٹو	پیٹ پجاری، بسیار خور، کھاؤ، چٹورا، ڈاکن، لالچی، حریص	۳۶۶
۶۲	تاکُو	نظر باز، تاڑو	۳۸۰
۶۳	تتّا	گرم، بہادر، پرجوش، جلتا	۳۸۰
۶۴	پھڑا	پھٹہ، تختہ، پٹڑا، بھاٹ	۳۸۹
۶۵	ترارا	تیز رفتار	۳۹۲
۶۶	تُرترا	تیز، چالاک، چست، طرار، باتونی	۳۹۳
۶۷	تُرمتی	چغد، گھگو، کھوسٹ	۳۹۵
۶۸	تڑپڑ	بے توقف، فی البدیہہ، برجستہ، کھٹاکھٹ	۳۹۷
۶۹	تڑکا	سویرا	۳۹۷
۷۰	تناتنی	ان بن، کشیدگی، کشاکش	۴۱۷
۷۱	تھپڑی	تالی، تھپکی	۴۲۸
۷۲	تھُڑی تھڑی	بدنامی، رسوائی، شرمندگی	۴۲۹
۷۳	ٹسر مسر	ڈھیل، توقف، ہچر مچر، التوا، ٹال مٹول	۴۴۰

۷۴	ٹسوا	آنسو	۴۴۰
۷۵	ٹھالی	خالی، بے کار، بے روزگار، فارغ	۴۴۴
۷۶	ٹھساٹھس	کھچاکھچ، بھراپڑا، معمور	۴۴۴
۷۷	ٹھونسا/ ٹھوسا	انگوٹھا، ٹھینگا	۴۴۶
۷۸	ٹیکسی	فاحشہ، قحبہ، کسبی، چھنال	۴۴۸
۷۹	جل کُکَڑ	تُندخو، تندمزاج، غصہ آور، غضبناک	۴۶۸
۸۰	جلاد	معشوق، محبوب	۴۶۹
۸۱	جھانکڑ	پتلا، دبلا، لاغر	۴۸۴
۸۲	جھپیٹ	آسیب	۴۸۵
۸۳	جَھڈو	نکما، بیکار، بوڑھا، جھبڑوس	۴۸۵
۸۴	چکما	جھانسا، دھوکا	۴۸۴
۸۵	جَھکی	اڑیل، ضدی، بکواسی، فضول گو	۴۸۶
۸۶	چالو	قحبہ، چھنال، کسبی	۴۹۶
۸۷	چپڑغٹو	قیدی، بے ہوش، گتھم گتھا	۴۹۸
۸۸	چتُر	جھانسے باز، چالاک، فریبی، مکار	۴۹۸
۸۹	چُڈو	قحبہ، فاحشہ، بدذات، آوارہ	۵۰۱
۹۰	چرفہ	کمزور، پرانا، بوڑھا	۵۰۳
۹۱	چلاچلی	افراتفری، گڑبڑ، انتشار	۵۰۹
۹۲	چنڈال	کمینہ، بدکردار، شریر بدبخت	۵۱۲
۹۳	چوچلا	نخرا، ناز، ادا، دکھاوا، ریا	۵۱۴
۹۴	چھاتی	حوصلہ، جرات، استحکام، فیاضی	۵۲۰
۹۵	چھچھڑا	چپچپا، نرم، لسلسا	۵۲۳
۹۶	چھلچھلا	کم ظرف، اوچھا، احمقانہ، معمولی	۵۲۴

۹۷	چُھوچھا	دعا، منتر، جھاڑ پھونک، بے حقیقت ،ناچیز، کم تر	۵۲۵
۹۸	خری	بے عقلی، گدھاپن، ناسمجھی	۵۶۲
۹۹	خسیس	کنجوس، مکھی چوس، تنگ دِل	۵۶۳
۱۰۰	خیلاپن	بے ہودگی، حماقت، پھوہڑپن، بے وقوفی	۵۸۴
۱۰۱	چیلا	مرید، شاگرد	۵۸۸
۱۰۲	دَلّو	دہشت زدہ، ڈرپوک	۵۹۳
۱۰۳	دجال	جھانسے باز، غبی، عیار	۵۹۳
۱۰۴	ددا	خادمہ، لونڈی، کنیز، دایہ	۵۹۴
۱۰۵	دُر	لعنت ملامت، پرے، دفع	۵۹۵
۱۰۶	دنگئی	لڑاکا، جھگڑالو، شریر	۶۱۳
۱۰۷	دھڑلا	رعب، دبدبہ، زور	۶۲۳
۱۰۸	دھگڑا	یار، آشنا	۶۲۳
۱۰۹	دھونس	دھمکی، ڈراوا، جھانسا، فریب	۶۲۶
۱۱۰	ڈشٹ	بدکردار، برا، شیطان	۶۳۴
۱۱۱	ڈفالی	ڈھنڈورچی	۶۳۴
۱۱۲	ڈفر	نالائق، بے وقوف	۶۳۴
۱۱۳	ڈھینگر	موٹاتازہ، مسٹنڈا، ہٹاکٹا	۶۳۶
۱۱۴	ڈھرا	راستہ، جادہ، شاہراہ	۳۶
۱۱۵	ڈھکوسلا	چوچلا، مہمل بات، لغو، بے پردہ	۶۳۶
۱۱۶	ڈِھیلا	بے توجہ، بے التفات، غیر متوجہ، بے پردہ	۶۳۸

۱۱۷	ڈَھیلا	ڈلا، تکڑا، بٹا	۶۳۸
۱۱۸	ڈِینگ	شیخی، تعلی	۶۳۸
۱۱۹	رپٹا/رپاٹا	چانٹا، تھپڑ، تمانچا	۶۵۰
۱۲۰	رڑک	چبھن، خلش، کھٹک	۶۵۳
۱۲۱	رُنکھا	روہانسا، غم گین، ملول	۶۶۲
۱۲۲	رنگ	طرز، طریقہ، مکر، فریب، نشہ، خمار، عیش، لطف، دھوم دھام، حالت، کیفیت، حسن و جمال	۶۶۲-۶۶۳
۱۲۳	رنگروٹ	نیا سپاہی، نو آموز	۶۶۴
۱۲۴	روڑا	ڈھیم، ڈلا، مزاحمت، رکاوٹ	۶۶۸
۱۲۵	روکھا	اُجڈ، گنوار، ناشائستہ، بے مزہ	۶۷۰
۱۲۶	رولا	تنازعہ، فساد، جھگڑا	۶۷۰
۱۲۷	ریلم ریلا	ریل پیل، دھکا پیل، دھکم دھکا	۶۷۴
۱۲۸	شٹل/خرافات	زٹل، جھکی، بکواس	۶۷۷
۱۲۹	بھونڈا/بھدا	زشت، غلیظ، ناپاک	۶۷۹
۱۳۰	ٹوٹا	خسارہ	۶۸۴
۱۳۱	ٹوم/ٹُمّاں	زیور	۶۸۸
۱۳۲	سانولا	بالم، محبوب، عاشق	۶۹۶
۱۳۳	سبحان اللہ	آفرین، خوب، شاباش	۶۹۸
۱۳۴	لتھمبا	کھمبا، ستون	۷۰۲
۱۳۵	مکھی چوس	کنجوس، شوم	۷۳۳
۱۳۶	سوہا	سُوا، لال، سرخ	۷۳۳
۱۳۷	پٹھا	جوان، شباب	۷۴۳

۱۳۸	چیلا چانٹا	شاگرد، خدمت گار، مرید، عقیدت مندی	۷۴۵
۱۳۹	ٹھسا	ٹھسک، شان	۷۴۶
۱۴۰	شوال	شلوار	۷۶۰
۱۴۱	صلاوات	گالی، دشنام، صلوٰتیں	۷۷۹
۱۴۲	صم بکم	گم سم	۷۸۰
۱۴۳	دُم چھلا	پچھولگو، مفت بر، مفت خورہ، نیبو نچوڑ	۷۹۱
۱۴۴	چُھدرا	بہتان، تہمت، طوطیا	۷۹۳
۱۴۵	سونٹا	ڈنڈا، چھڑی، سوٹا	۸۰۷
۱۴۶	علم	جادو، ٹوٹا، منتر	۸۱۱
۱۴۷	چکما	دھوکہ، مکاری	۸۱۵
۱۴۸	کُھڈ	گڑھا، غار، موکھا	۸۱۸
۱۴۹	گومڑ	غدود، گرہ، گانٹھ	۸۱۹
۱۵۰	غرفش	بھبھکی، دھونس، جھڑکی، گھرکی	۸۲۰
۱۵۱	شودا	پھٹیچر، پھکر، ٹٹ پونجیا، نمانا، غریب	۸۲۰
۱۵۲	کشٹ	غم، مصیبت، جلاپا	۸۲۳
۱۵۳	دھگڑی	رکھنی، دھریل، داشتہ	۸۲۶
۱۵۴	ڈھابلی	ڈھابہ، دڑبہ، پنجرہ	۸۵۴
۱۵۵	کواب	کباب	۸۶۶
۱۵۶	انگڑ کھنگڑ	ٹانڈ ٹنڈیرا، کاٹھ کباڑ	۸۶۶
۱۵۷	کپّا	موٹا، سوجا	۸۶۶
۱۵۸	کھپتّی	چال باز، دماغ کی ہلکی	۸۶۷
۱۵۹	کچوکا	طعنہ، چٹکی، زخم	۸۷۰

۱۶۰	کڑبڑا	چتکبرا، دورنگہ، تِل چاولا	۸۷۴
۱۶۱	کلکل	جھک جھک، بکواس، جھگڑا، فساد	۸۸۱
۱۶۲	لم ٹنگا	اصیل مرغ، کلنگ	۸۸۱
۱۶۳	کنّی	فیتہ، حاشیہ، کنارا، سِرا، گوٹ کناری	۸۸۰
۱۶۴	چھٹاپا	چھٹپٹن، چھوٹاپن	۸۸۹
۱۶۵	کھدبدی	ہل چل، ہوس، آرزو	۸۹۶
۱۶۶	کھڈی	گڑھا، قدمچہ، پاخانہ، بیت الخلا	۸۹۶
۱۶۷	پھرّا	مسودہ، کھرا، یادداشت، طویل تحریر	۸۹۷
۱۶۸	ہتھنی	زن فربہ اندام، موٹی عورت	۱۰۹۹
۱۶۹	ناک	باعث فخر، عظمت، بلندی	۱۰۵۲
۱۷۰	ویشا	رنڈی، قحبہ، کسبی	۱۰۹۵
۱۷۱	ہوا	ساکھ، اثر، شہرت، فنا، نیست	۱۱۰۸
۱۷۲	ایں جا	یہاں	۱۱۱۶

۴۔ فرہنگ شفق

حوالے کی یہ اہم کتاب آخری بار ۱۹۱۹ء میں شائع ہوئی تھی۔ اترپردیش اردو اکادمی لکھنؤ نے ۱۹۸۳ء میں فرہنگ شفق کا عکسی ایڈیشن پھر سے شائع کیا کیوں کہ حوالے کی کم یاب کتابوں کی عدم دستیابی کی بناء پر ایسا کرنا ضروری تھا۔ شفق لکھنوی نے اس فرہنگ میں اوّل طبقے کے ۴ (چار) شعراء کرام: (لکھنؤ کے ناسخ و آتش اور دہلی کے غالب و ذوق) کے کلام کو فرہنگ کی بنیاد بنایا ہے۔ اس کا مقصد روز مرہ اور محاورہ کو بطور پیش کرنا تھا۔ فرہنگ شفق میں بہت سے ایسے قدیم الفاظ شامل ہیں جو موجودہ زمانے میں معدوم ہیں۔

فرہنگ شفق(۸) میں موجود سلینگ الفاظ کی فہرست درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	سلینگ	معانی	صفحہ نمبر
۱	اپنا سلام ہے	ہم پرہیز کرتے ہیں، ہم دور بھاگتے ہیں	۳۴
۲	ادھار	لڑکوں کا کھیل جس میں ایک دوسرے کی چیز	۴۱

		(نصف) بانٹ لیتے ہیں	
۳	اوڑا پھرنا	عالم پرواز میں گشت کرنا	۶۰
۴	پٹارا	بانس اور بید کا برتن / ظرف (کپڑے رکھنے کے لیے)	۱۲۴
۵	پھاگ	(ہولی) ہندو رنگ چھڑکتے ہیں	۱۳۵
۶	تُمن	دستہ، فوج	۱۶۴
۷	ٹٹپونجیا	غریب دکاندار جو تھوڑے سرمائے سے خرید و فروخت کرے	۱۷۳
۸	جُٹی بھنویں	پیوستہ ابرو	۱۸۶
۹	کھنڈت	ناقص، رد	۵۲۵
۱۰	نیوتنا	کسی کو کہنا کہ فلاں روز تشریف لائے گا	۶۷۱
۱۱	وُون	اس طرح	۷۰۳
۱۲	بالکا	فقیروں کے چیلے اور مرید	۷۶
۱۳	بانا	پیشہ	۷۷
۱۴	بتاسا	ارزاں شیرینی	۷۹
۱۵	بچھوا	پاؤں میں پہننے کا زیور	۸۱
۱۶	بُنت کی چنی	کپڑے کی لمبی چٹ پر نقرہ اور طلائی تاروں کی بیل	۹۶
۱۷	بھنبھوڑنا	درندے کا کاٹ کھانا	۱۰۵
۱۸	پان کالا کھا / لکھوٹا	عورتوں کی زینت کے واسطے پان کی سرخی ہونٹوں پر جمانا	۱۱۵
۱۹	اوبالا	جوش دیا ہوا	۵۴
۲۰	اوڑا آنا	جلد آنا	۶
۲۱	بات پچنا	بات کو سن کر پوشیدہ رکھنا	۷۰

۲۲	بھور ہونا	تمام ہونا	۱۰۶
۲۳	پنڈا	جسم	۱۳۴
۲۴	بھیڑنا	بند کرنا	۲۱۰
۲۵	دونا	دُگنا	۳۰۷
۲۶	ڈاب	کمر بند یا پٹی	۳۲۰
۲۷	سُدھ	ہوش، آگہی	۳۸۵
۲۸	سوٹ پھٹنا	پانی کا چشمہ جاری ہونا	۴۰۶
۲۹	شلوکا	کمر تک لباس، بازو کہنیوں تک	۴۲۵
۳۰	کڑاڑا	لبِ دریا	۴۹۸
۳۱	کُھبنا	منظورِ نظر ہونا	۵۲۱
۳۲	کہوا چھوڑنا	زبردستی بات کہلا لینے کے بعد نجات دینا	۵۲۵
۳۳	گلچلا	وہ شخص جو گولی نشانے پر لگانے میں مشاق ہو	۵۵۳
۳۴	نیاریا	خاکروب سنار کی انگیٹھی سے سونا نکال کر منفعت حاصل کرتے ہیں	۶۶۹

۵۔ "بہار اردو لغت"

۱۹۸۴ء میں خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ سے شائع ہوئی۔ یہ فرہنگ دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلا حصہ فرہنگ اور دوسرے میں مثل و محاورات شامل ہیں۔ زبان پر ہر علاقے کے رنگ کی پرچھائیاں نظر آتی ہیں۔ بہار اردو لغت (۱۰) میں شامِل سلینگ کی فہرست دیکھیے

نمبر شمار	سلینگ	معانی	صفحہ نمبر
۱	بوڑانا	بلانا	۶
۲	بھوجائی	بھاوج	۶
۳	پھیپھسا	پھیپھڑا	۶
۴	کہوانا	کہلوانا	۶

۵	لکنا	چھپنا	٦
٦	اُسکانا	اُکسانا، اُبھارنا	۱۵
۷	المندے میں سلمندا	دوسروں کے معاملات میں دخل دینا	۱٦
۸	اُلہنا دینا	احسان جتانا، طعنہ دینا	۱٦
۹	ان گنا مہینہ	عورتیں آٹھ کے عدد کو منحوس سمجھتی ہیں اس لیے اَن گنا کہتی ہیں۔ بمعنی آٹھواں مہینہ	۱۷
۱۰	اَوٹنا	کسی بات کو بار بار دہرانا	۱۷
۱۱	پاجا گاجا	باجا واجا	۱۷
۱۲	باچھا	بچھڑا گائے کا بچہ	۱۷
۱۳	براجی	بے راضی	۱۹
۱۴	بگڈول	بے ڈھب	۲۰
۱۵	بگڑمانس	بے ڈھب آدمی	۲۱
۱٦	بھبھل مٹی	جسم کا ڈھیلا پن اور پھیلاؤ	۲۳
۱۷	بھبھلا	موٹی عورت	۲۳
۱۸	پلٹے پاؤں	اُلٹے پاؤں، جا کر فوراً واپس	۲۷
۱۹	پلنڈا	پلندا	۲۸
۲۰	چوڑھیارا / چوڑھیارن	چوڑی والا / والن	۴۲
۲۱	خالتے میں بند کرو	بٹیروں کی لڑائی ختم کرنے کے لیے انھیں غلاف میں بند کرتے ہیں جسے خالتہ کہتے ہیں مزاحاً آدمی کی لڑائی کو ختم کرنے کے لیے بولتے ہیں	۴۵
۲۲	پھوچڑ	پھوسڑا، پھونچڑا	۳۱
۲۳	پھوٹا ڈھول	وہ جو ہر راز کو مشہور کر دیتا ہے۔	۳۱
۲۴	تالم تول	(طالم، طول) جوڑ، توڑ برابر	۳۱

۲۵	تُتُرمتُر	تِتربتر	۳۱
۲۶	تتڑاہا	توتلا	۳۱
۲۷	تُوتکا	تُوتومیں میں	۳۳
۲۸	تَنّی	چرخی جس پر دھاکا لپٹتے ہیں	۳۳
۲۹	تیبڑ	تین تہہ کیا ہوا	۳۳
۳۰	تیتربٹیر	منتشر، تتربتر	۳۳
۳۱	تھلتھل	تھلتھل، موٹا آدمی	۳۳
۳۲	تھوبڑ / تھوبڑاپا	بدشکل	۳۴
۳۳	ٹاپاٹوئیادینا	ٹامک ٹوئیادینا، اٹکل پر چلنا	۳۴
۳۴	ٹنڈیلی کرنا	خوشامد کرنا، "ٹنڈیل قلیوں یا خلاصیوں کے افسر کو کہتے ہیں۔	۳۴
۳۵	ٹھونگا	کاغذ کا چھوٹا تھیلا جس میں دکاندار پھل وغیرہ گاہکوں کو دیتے ہیں	۳۵
۳۶	جھانواں	جھاما، بہت پکی ہوئی سیاہ کھردری اینٹ	۳۷
۳۷	جھڑاجھڑ	لگاتار، جَھرجَھر	۳۷
۳۸	جھنکاڑ	بے سلیقہ، جس کے بال جھاڑیوں کی طرح بڑے ہوں	۳۸
۳۹	جھونٹاجھونٹی	لڑائی جس میں ایک دوسرے کے بال نوچے	۳۸
۴۰	چُھچُھو کرنا	بچوں کی زبان (پیشاب کرنا)	۴۳
۴۱	چھپا کرنا	بچوں کی زبان (پاخانہ کرنا)	۴۴
۴۲	رَسّی	سانپ، عورتیں رات کے وقت سانپ کو رسی کہتی ہیں	۵۱
۴۳	روٹ بوٹ کا روزہ	وہ روزہ جو رجب میں جمعہ کے دن رکھا جائے، روٹی اور سالن پکا کر نیاز حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت کی فاتحہ کی جاتی ہے	۵۲

۴۴	سابا	کشمشی رنگ کی گھاس جس کو سڑا کر رسی بناتے ہیں	۵۲
۴۵	سٹوا پٹوا	وہ اجارہ جس میں سود کے ساتھ اصل قرض بھی بہ قسط ادا ہوتا جائے	۵۳
۴۶	سرسادی	شیر شاہ آبادی، اس علاقے کے بولنے والوں کی زبان اردو ،بنگالی اور سنتھلا کا مجموعہ ہے اور (سرسابادی) کہلاتی ہے	۵۳
۴۷	سکھڑا	ایسا سانپ جس کی پیٹھ پر سبزی مائل پھول ہوتے ہیں	۵۴
۴۸	سَہتک	صحنک، مٹی کا گہرا برتن	۵۵
۴۹	سَومبار	سوموار، پیر کا دن	۵۵
۵۰	سونڑھ	سونڈ	۵۵
۵۱	کاٹھ کٹمبھر	کاتھ کوٹھ، کاٹھ کباڑ	۵۷
۵۲	کپّا پھولنا، کپا پھلانا	روٹھنا، ناراض ہونا	۵۸
۵۳	کچڑی	کھچڑی	۵۸
۵۴	کِنّی	چاول میں کنی رہ گئی، چاول پوری طرح گل نہ سکے (چاول کی خامی اور سختی کو کہتے ہیں)	۶۱
۵۵	کنّے کنّے ٹوس	ایک قسم کا کھیل جس میں بچے ایک دوسرے کے کان کے پاس یہ الفاظ کہتے ہیں	۶۱
۵۶	کوال مٹی	چکنی مٹی	۶۱
۵۷	کولکی، کولی	چھوٹا کمرہ، جس کے تین جانب دیواریں ہوں	۶۱
۵۸	کھٹپٹی	بے تابی، تجسس	۶۲
۵۹	کھکھوڑن	کھرچن	۶۳
۶۰	گھیلا	گھڑا	۶۸
۶۱	لار	رال جو بچوں کے منہ سے ٹپکتی ہے	۶۸
۶۲	لارپوار	نڈھال، کمزور	۶۸

۶۳	لاکر	لکڑا، لکڑ بھگا، ایک قسم کا بھیڑیا	۶۸
۶۴	لبّو شبّو	لگی لپٹی	۶۸
۶۵	لپاشپا کرنا	ہوشیاری کی تدبیر کرنا	۶۸
۶۶	لپکا	چور	۶۹
۶۷	لپھندر	دغاباز، مکار	۶۹
۶۸	لتوپتو	للو، لگی لپٹی	۶۹
۶۹	لُٹاہاتھی	وہ آدمی جو پہلے موٹا ہو اس کے بعد دبلا ہو گیا ہو	۶۹
۷۰	لٹ پٹ سٹ پِٹ	دغابازی	۶۹
۷۱	لٹھو ہونا	لٹو ہونا، فریفتہ ہونا	۶۹
۷۲	لچڑ	لسٹر	۶۹
۷۳	لکاچوری	آنکھو مچولی	۷۰
۷۴	لنگا	ننگا، بدمعاش	۷۰
۷۵	لندھندیا	فریبی	۷۰
۷۶	لنگڑی بادشاہت	ایسی حکومت جو بادشاہی نہ ہو مگر مطیع کی تعداد کافی ہو، عموماً معلمی کے پیشہ کو کہتے ہیں۔	۷۰
۷۷	لوئی نظر	چھچھورا پن (عو)	۷۰
۷۸	لول بول	بچوں کا کاجل لگاتے وقت عورتیں کہتی ہیں	۷۱
۷۹	لولہا	ٹنڈا، لولا	۷۱
۸۰	ماچا	مچان، ٹانڈ	۷۱
۸۱	ماڑ	مانڈ، مانڑ، پیچ (اُبلے ہوئے چاولوں کا پانی)	۷۱
۸۲	مڑیڑا	منڈیرا، منڈیر	۷۳
۸۳	مبھنڈ	بھاری بھرکم، کاہل	۷۳
۸۴	مسکوڑا	مسوڑا	۷۲

۸۵	مموڑنا	مروڑنا	۷۳
۸۶	مموڑچھوڑ	مروڑ چروڑ	۷۳
۸۷	مہینہ ٹلنا	ایام حمل کا گزرنا	۷۵
۸۸	مہینہ چڑھنا	چاند بدلنا، چاند چڑھنا	
۸۹	میٹھی چیز	قرآن شریف (عورتوں کی زبان)	۷۵
۹۰	نند پوٹرا	لڑکی کا باپ جو کپڑے لڑکی کی نندوں کو شادی میں دے	۷۶
۹۱	ہانڈی اوندھا	مفلس ہو جانا	۷۶
۹۲	ہش ہش قلندر	وحشی	۷۷
۹۳	ہکاریڑنا	واویلا مچانا	۷۷

۶۔ اردو انگریزی ڈکشنری

"اردو انگریزی ڈکشنری" میں فیلن نے مختلف علاقوں میں گھوم پھر کر غیر رسمی مواد اکٹھا کیا ہے اور ان الفاظ کو اس لغت میں شامل کیا ہے۔ فیلن کی لغت میں حرم سرا کی عورتوں کی زبان اور ضرب المثل کو شعراء کے کلام سے سند کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اصل میں زبان کا معیار تقریر سے نہیں بلکہ تحریر سے قائم ہوتا ہے۔ اردو زبان کو برصغیر کی قدیم زبان کے درجے پر فائز ہوئے اتنا وقت نہیں ہوا کہ اس کو پیری کا درجہ دیا جائے۔ جب کہ اردو لغت نویسی پر ۱۶۳۰ء سے کام ہو رہا ہے۔ فیلن کے ہم عصر گلکرسٹ، شیکسپیئر، ڈنکن فارلس وغیرہ نے اردو لغت پر کام کیا ہے۔ لغت (اردو، انگریزی اور انگریزی اردو) اس لحاظ سے بھی اہم ہیں کہ ان میں عورتوں کی زبان کے وہ مخصوص الفاظ شامل ہیں۔ جو اس دور کی لکھی ہوئی دوسری لغات میں نظر نہیں آتے۔ "اردو انگریزی ڈکشنری"[۱۱] میں سلینگ کی نشاندہی درج ذیل ہے

نمبر شمار	سلینگ	معانی	صفحہ نمبر
۱	اُبنا	اُگنا	۷
۲	اٹک مٹک / اٹک متک	اٹھلا کر (Toying coquctry/Rlandashment)	۲۷
۳	"اتکن بتکن دہی چھٹکن،	A Child’s Game.	۲۷

	(ضرب المثل) اگلا جھولے بگلا جھولے"		
۴	اُدَّم	شور مچانا(Exertion)	۵۷
۵	اُدرا گدُرا	پرانے کپڑے(Old Rags)	۵۶
۶	ارنگ برنگ / اڑنگ بڑنگ	کاڑ کباڑ(Displace)	۷۸
۷	اگوارے پچھواڑے	ہمسائیگی(Neighbour-hood)	۱۲۰
۸	الم غلم	Foolish, Rubbish	۱۳۱
۹	باکلی	Boiled Grain	۲۰۷
۱۰	برتا	سہارا، حوصلہ(Power, Strength)	۲۴۴
۱۱	بَلم	A long wooden stick.	۲۴۸
۱۲	بَھتّا	Mixture of boiled rice.	۲۹۰
۱۳	بَھتّی	مرنے کے وقت تین دن تک رشتہ داروں کی طرف سے دیا جانے والا کھانا	۲۹۰
۱۴	بُھجَا	A Side of triangle.	۳۰۸
۱۵	بِھتر	(Inside) اندر	۳۰۸
۱۶	پھاپا کٹنی / پھپھے کٹنی	Cuning, Sharp	۳۱۰
۱۷	پھویا	روئی کا ٹکڑا(A flak of cotton)	۳۸۶
۱۸	پھوٹی	پھپھوندی(Mildew)	۳۸۶
۱۹	تِباسی	Three days	۴۰۳
۲۰	توبرہ / تھوبڑ	Mouth	۴۲۷
۲۱	دَلّی	(A kind of betelnut)	۶۷۶

۷۔ اردو، مترادفات

"اردو مترادفات" از احسان دانش ۱۹۷۰ء میں مرکزی اردو بورڈ لاہور سے شائع ہوئی "اردو مترادفات" میں رہنما الفاظ و اصطلاحات کی بحث اور مترادفات شامل ہیں۔ جو کہ ادیب، شاعر، مقرر، صحافی، بالخصوص تحریر و تقریر سے تعلق رکھنے والوں کے لیے معاون ہے۔

اردو مترادفات کے مقدمہ میں احسان دانش لکھتے ہیں۔

"مترادفات کے سلسلے کا عمل لسانی طوپر غیر محسوس اور غیر ارادی طور پر ہوا، اسی طرح حبشی قبائل کی زبان آسٹرک، پروٹو آسٹرک، آسٹرلائیڈ نیشن، کول، گونڈ، سنتال دراوڑ، اور آریاؤں کی مختلف زبانوں اور بولیوں کے الفاظ آپس میں رشتے ناطے کرتے چلے گئے۔ خلجیوں سے لے کر مغلیہ تشکر کی ہنگامہ آرائی تک اردو کا پراکرتی مواد زبان کی حدود کو چھونے لگا۔ یہاں تک کہ اورنگ زیب عالمگیر کے زمانے میں ولی گجراتی نے شمالی و جنوبی ہند کے لسانی اشتراک سے ایسی زبان کو جنم دیا جسے ہرگز بولی نہیں کیا جا سکتا جو یقیناً پورے ہند و پاک کی مشترکہ زبان کہی جا سکتی ہے۔ اس لیے اس کا ذخیرہ الفاظ البتہ مشرقِ وسطیٰ و یورپ کے علاوہ ہندوستان کی ساڑھے آٹھ سو زبانوں سے ماخوذ ہے جس کا ذکر گریرسن نے "لنگوئسٹک سروے آف انڈیا" میں کیا۔ ابھی یہ زبان کم سنی میں ہی تھی کہ بازاروں میں شور مچا، درباروں میں گونج ہوئی مجلسوں میں داد و دہش ہوئی اور خانقاہوں میں حال و قال کے ہنگامے برپا ہوئے۔ فقیر کی جھونپڑی سے لے کر بادشاہ کے ایوانوں تک اس کے چرچے ہوئے۔ (۱۲)

مقدمہ میں شامل ان الفاظ سے اردو زبان کی ذرخیزی اور زبان کے ذخیرہ میں سینکڑوں مختلف زبانوں کے الفاظ کی شمولیت اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اردو میں جاذبیت کی صلاحیت موجود ہے اور اردو میں موجود سلینگ الفاظ چاہے کسی بھی زبان کے ہوں اگر اُن کا استعمال اردو بولنے والے اپنی روزمرہ میں بطور سلینگ کریں تو وہ اردو سلینگ ہی گردانے جائیں گے۔ یہ ایک پیچیدہ مسئلہ ہے کیوں کہ اہلِ زبان کسی ایک خاص قاعدہ میں رہ کر اردو کو اردو مانتے ہیں۔ اگر اُن کو اس طرح کی رعایت لفظی دے دی جائے تو اردو زبان کا

اصل وجود خطرہ میں پڑ سکتا ہے اگرچہ غیر ضروری مختلف زبانوں کے الفاظ کا بے جا استعمال زبان کے لیے وسعت زبان کا سبب بھی ہے۔

اردو مترادفات (۱۳) میں شامل کچھ سلینگ کی نشاندہی:

نمبر شمار	سلینگ	معانی	صفحہ نمبر
۱	آگا	سامنا، مہر، سینہ	۶
۲	آگا پیچھا	ابتدا وانتہا، آغاز وانجام، پس وپیش	۶
۴	بکری	بھاؤ، بازار، نرخ	۴۵
۶	بڑبولا	ڈینگیا، بکی، گپی	۵۷
۷	بندر بھبھکی	بندر کی طرح گھُرکی دینا	۵۷
۸	نپوتا	بے اولاد	۷۲
۹	مریل، لِسّا، ماڑا	پتلا	۸۰
۱۰	پھَڑیا	پرچونیا، کریانہ فروش	۸۹
۱۱	روٹی ٹُکّر	روٹی	۱۶۴
۱۲	آگ	شہوت	۱۸۹
۱۳	گھپلا	جھمیلا، جھگڑا، بڑبونگ	۲۷۰
۱۵	مکھن	مسکہ	۲۳۸

۸۔ جواہر اللغات

پروفیسر بشیر احمد صدیقی کی مرتب کردہ "جواہر اللغات "کتابستان پبلشنگ کمپنی اردو بازار لاہور نے شائع کی۔ اس لغت کی مندرجہ ذیل خصوصیات موجود ہیں۔

۱۔ قدیم الفاظ کا خزانہ

۲۔ نئے الفاظ کا جزوِ زبان بننا

۳۔ الفاظ کے جدید وقدیم دونوں معانی کی وضاحت

۴۔ دوسری زبانوں کے وہ الفاظ جو اب اردو کا جزو ہیں اس لغت میں شامل ہیں۔

۵۔ دفتری، سائنسی اور فنی اصطلاحات بھی جواہر اللغات میں شامل کی گئی ہیں۔

زندہ زبان کی یہ خوبی ہے کہ جب پرانے الفاظ متروک ہو جاتے ہیں یا قدیم الفاظ نیا اسلوب و انداز اختیار کر لیتے ہیں۔ تو بھی نئے ماحول میں قدیم محاورات اپنی شکل و صورت بدل لیتے ہیں۔

جواہر اللغات [۱۴] میں شامل سلینگ الفاظ کی نشاندہی

نمبر شمار	سلینگ	معانی	صفحہ نمبر
۱	ابے تبے کرنا	بدکلامی، بدتمیزی سے بات کرنا	۳۵
۲	اپھارہ	پیٹ کا پھولا ہوا ہونا، بدہضمی سے پیٹ پھولنا	۳۷
۳	اپھرا	غرور تکبر	۳۸
۴	ات	بہت نہایت	۳۸
۵	اِتا، اِتا	اتنا اتنا	
۶	آنؤ	سفید رطوبت پیچش کے ساتھ آئے	۲۷
۷	اِبی دبی کھیلنا	گلی ڈنڈا کھیلنا	۳۵
۸	اُڑے تھڑے میں	ضرورت کے وقت	۵۴
۹	اللے تللے	بے دریغ خرچ کرنا	۷۳
۱۰	بِب	بچوں کے کپڑے خراب ہونے سے بچانے کے لیے چھوٹا کپڑا جو گلے میں باندھا جاتا ہے	۱۰۰
۱۱	بَلم	خاوند، محبوب	۱۱۹
۱۲	بَنّی	دلہن	۱۲۳
۱۳	بھڑوا	عورتوں کا دلال	۱۳۱
۱۴	بھنڈار	ذخیرہ، گودام، سٹور	۱۳۲
۱۵	بُھنی	دکان پر پہلی بِکری	۱۳۲
۱۶	بہنیلی / بھنیلی	سہیلی	۱۳۲
۱۷	بھیڑ چال	دیکھا دیکھی، بغیر سوچے سمجھے کوئی کام کرنا	۱۳۴

۱۴۳	کمینہ، بدمعاش	پاجی	۱۸
۱۴۳	نوجوان، ہٹا کٹا	پاٹھا	۱۹
۳۹	کپڑے پر پھول کاڑھنا، مارتے مارتے براحال کردینا	اُتو کرنا	۲۰
۴۰	خیالی، بغیر تحقیق کے، بے تکی باتیں	اٹکل پچو	۲۱
۴۶	بہت خوب	اَخّاہ	۲۲
	راکھ، خاک	بَھس / بُھس	۲۳
	پیسنے والا	پِسنہار	۲۴
۲۰۸	توتو میں میں، عورتوں کی زبان میں جھگڑے کو کہتے ہیں	تکا فضیحتی	۲۵
۲۱۲	عجیب آدمی ہو	تم بھی کیا ہو	۲۶
۲۱۷	تیری حقیقت کیا ہے؟	تو کیا ہے؟	۲۷
۲۲۹	بکواس کیا اور حاصل کچھ بھی نہیں	ٹائیں ٹائیں فس	۲۸
۲۳۳	وہ شخص جس کا ہاتھ کٹا ہوا ہو	ٹنڈا	۲۹
۲۳۸	مشکل سوال	ٹیڑھا سوال	۳۰
۱۶۴	پھونک	پُف	۳۱
۱۶۴	پھونک مارنا	پُفو	۳۲
۱۷۳	چھالا، آبلہ	پھپھکا	۳۳
۱۷۳	جوتا جس کی ایڑھی پھٹی ہو، وہ آدمی جو پاؤں رگڑ کر چلے	پِھڈا	۳۴
۱۷۹	بہت جلد، پھرتی سے	تُرت پُھرت	۳۵
۲۶۷	بے فائدہ کام، بکواس	جھک	۳۶
۲۷۷	تراق پڑاق	چٹاخ پٹاخ، تڑاتڑ	۳۷
۲۷۸	مداری تماشا دکھائے، گولے، گولیاں، بچوں کے	چٹے بٹّے	۳۸

		کھلونے	
۳۹	چَر تر، چلتر	چال باز عورت	۲۷۹
۴۰	چُونڈا	بالوں کا گچھا جو عورت سر کے پیچھے گردن کے اوپر بنا لیتی ہے	۲۸۸
۴۱	ڈَھڈو	بوڑھی، بے کار عورت	۳۷۲
۴۲	رُوبلی	روپیہ کی تحقیر، تقصیر	۳۹۷
۴۳	ژاژ	بکواس، بے ہودہ گوئی	۴۱۹
۴۴	شوبھا	خوب صورتی، سجاوٹ	۴۶۹
۴۵	شوم	بخیل، کنجوس	۴۷۰
۴۶	صبوری	برداشت، صبر	۴۷۷
۴۷	چیں چیں کرنا	شور کرنا	۲۹۴
۴۸	چونچلا / چوچلا	ناز نخرہ	۲۸۷
۴۹	کھیسا	جیب، تھیلی	۵۸۹
۵۰	ہاتھ بھر کی زبان	گستاخ	۷۷۷
۵۱	ہنڈی کی چندی نکالنا	بہت چھان بین کرنا	۷۸۴

9۔ جدید اردو لغات مع مشکل محاورات

اورینٹل بک سوسائٹی لاہور سے شائع کردہ "جدید اردو لغات مع مشکل محاورات" کے تین حصے ہیں۔ پہلا حصہ الفاظ، دوسرا حصہ محاورات اور تیسرا حصہ ضرب الامثال پر مشتمل ہے۔

"جدید اردو لغات مع مشکل محاورات" [۱۵] میں سلینگ کی نشاندہی:

نمبر شمار	الفاظ	معانی	صفحہ نمبر
۱	اُلاہنا	گلہ شکوہ	۱۷
۲	بِھنک	دھیمی آواز	۲۹
۳	تِتّربِتّر	منتشر، پریشان	۳۵

۴	ٹَٹ پونجیا	کم مایہ	۴۴
۵	ٹھرو	ٹھنڈ، پالا، خنکی	۴۵
۶	ٹیم ٹام	نمود و نمائش	۴۶
۷	ٹینٹوا	گلا، حلق	۴۶
۸	جاپا	زچگی، جنا	۴۷
۹	جان ہار	قابل مرگ	۴۸
۱۰	جمعراتی سیّد	بناوٹی سیّد	۵۴
۱۱	چپّا	چار انگل جگہ	۵۹
۱۲	چکّٹ	نہایت میلا	۶۲
۱۳	دھڑلا	اعلانیہ کوئی کام کرنا	۸۹
۱۴	ڈھچر	بوڑھا کمزور	۹۱
۱۵	سنڈ سُنڈا	موٹا تازہ، توانا	۱۱۷
۱۶	سیسن	آنکھ کا اشارہ	۱۲۲
۱۷	سینابینی	رمز و کنایہ	۱۲۲
۱۸	لارالیری	ٹال مٹول، لیت و لعل	۲۰۱
۱۹	لچّی	بدمعاش عورت	۲۰۴

۱۰۔ "فرہنگ اثر"

"فرہنگ اثر"(۱۶) میں سلینگ کی نشاندہی"

نمبر شمار	الفاظ	معانی	صفحہ نمبر
۱	اَدھر	جو چیز وسط ہوا میں ہوا	۹
۲	اڑبڑ	راہ کی ناہمواری و نشیب و فراز	۹
۳	بگٹٹ	گھوڑا دوڑانا	۱۹

۴	پٹاخہ	بدکار، فاحشہ عورت	۲۶
۵	پٹیاں	عورتوں کیے دونوں طرف سر کے بال	۲۶
۶	اٹ سٹ	سازش، جوڑ، توڑ	۱۳۴
۷	تھڑی تھڑی	بدنامی	۲۸۰
۸	ٹٹیری	سوکھی سہمی، دبلی پتلی عورت	۲۸۳
۹	جدنہ تد	خواہ مخواہ، وقت بے وقت	۲۹۶
۱۰	بُڑ بُڑ	بمعنی بک بک یا زبان درازی کے معنی میں درج ہے [۱۷]	۵۷۹

۱۱۔ مہذب اللغات

مہذب اللغات جدید اردو زبان پر مشتمل نعت ہے جس میں ایک محدود دور کے الفاظ کو دور جدید کی اردو میں آنے والے الفاظ میں شامل کیا گیاہے۔ جتنی تیزی سے زبان میں تبدیلی رونما ہوتی ہے اتنی ہی تیزی سے ان الفاظ کی فہرست بھی لغت کے زمرے میں آتی ہے۔ ان میں کچھ الفاظ دورِ جدید میں سلینگ کے طور پر استعمال ہوتے رہے ہیں۔ مہذب اللغات میں الفاظ، اشعاراور روزمرہ جس ڈائجسٹ یا اخبار سے لیے گئے ہیں باقاعدہ اُن کا حوالہ بھی موجود ہے۔

"مہذب اللغات"[۱۸] مکرم لکھنوی میں سلینگ کی نشاندہی:

نمبر شمار	الفاظ	معانی	صفحہ نمبر
۱	اپناپن	عفت عصمت	۱۱
۲	اَڑے	ارے	۱۲
۳	انٹ شنٹ	اناپ شناپ	۱۵
۴	اُوپرے	اوپر کے، بلند	۱۶
۵	اوپرے دِل کی بات	بے دِلی کی بات	۱۶
۶	اُوترا	لونڈا، چھوکرا، لڑکا	۱۶
۷	آپوں آپ	آپ ہی آپ، خود بخود	۱۷

۸	آجاکے	لے دے کے، صرف، فقط، ایک	۱۷
۹	آدھے میں	بیچ درمیان میں، منجدھار میں	۱۷
۱۰	بات ٹوٹنا	بات ادھوری رہ جانا	۱۹
۱۱	بادشاہو	حضرت، صاحب، وغیرہ کے لیے بولتے ہیں۔	۱۹
۱۲	بڑا گوشت	گائے بھینس کا گوشت	۲۰
۱۳	بناسپتی	گھٹیا یا مصنوعی	۲۱
۱۴	بنڈل	خراب، بے کار (وہ کیسی لڑکی ہے ایک دم 'بنڈل'	۲۱
۱۵	بوتل لگنا	سوئی کے ذریعے مریض کے جسم پر گلوکوز دینا / پانی یا خون)	۲۲
۱۶	بھٹا بیٹھ جانا	بڑا نقصان ہو جانا	۲۲
۱۷	بھٹے میں جاؤ	جہنم میں جاؤ	۲۲
۱۸	بَھرواں	بھر ہوا یا ہوئی	۲۲
۱۹	پائیا آؤٹ ہو جانا	دیوالیہ ہو جانا، بیڑا غرق ہو جانا	۲۴
۲۰	پارسل	ہوٹل یا دکان سے گھر لے جانے والے سودے کو کہتے ہیں	۲۴
۲۱	پالسن لگانا	خوشامدی باتیں کرنا	۲۴
۲۲	پٹڑی بدلنا	راہ تبدیل کرنا، انداز بدلنا	۲۴
۲۳	پٹڑی سے اترنا	معیار گر جانا، راہ سے بے راہ ہونا	۲۴،۲۵
۲۴	پردہ سیمیں	سینما کے پردے سے	۲۵
۲۵	پھڑتول	تہلکہ، افراتفری	۲۶
۲۶	پھَنّے خان	طُرم خاں، اکڑفوں دکھانے والے کے لیے بولتے ہیں	۲۷
۲۷	پھیکی پھکاند	بدمزہ، پھیکی سیٹھی	۲۷

۲۸	تپڑ تپڑ	چھپ چھپ کی آواز، چلنے کی آواز	۲۸
۲۹	تھلّا	وہ دکان یا کارخانہ جہاں سیمنٹ کی اینٹوں اور جالیاں بنتی ہیں	۳۲
۳۰	ٹاواں ٹاواں	اِکا دکا	۳۴
۳۱	جانے دوس	جانے دو، چلنے دو، کنڈکٹروں کی آواز	۳۵
۳۲	جُڑا جتھا	پس انداز کیا ہوا مال یا رقم، جمع جتھا	۳۶
۳۳	چائے شائے	چائے وغیرہ	۳۹
۳۴	چِریا	احمق، بے وقوف	۳۹
۳۵	چائیں مائیں	شور، ہنگامہ	۳۹
۳۶	چلت انداز	عام انداز، چلتو انداز	۴۰
۳۷	چہرہ شہرا	چہرہ مہرہ، صورت، شکل	۴۲
۳۸	دادا گیری	بدمعاشی کے معنوں میں رائج ہے	۴۶
۳۹	ڈز	پستول وغیرہ کے دغنے کی آواز	۵۱
۴۰	ڈز پڑنا	ڈنڈ پڑنا، نقصان ہونا	۵۱
۴۱	شوشا	ظاہری نشان و شوکت	۶۱
۴۲	کلٹی کھانا	پلٹا کھانا، پلٹ جانا	۷۳
۴۳	کونڈا ہونا	انتہائی خسارے میں ہونا، برباد ہونا، تباہ ہونا	۷۵
۴۴	کھپ ڈالنا	رخنہ ڈالنا، رکاوٹ ڈالنا	۷۵
۴۵	کھلا	کھلے پیسے، کھلی رقم، خوردہ، پانچ روپے کا کھلا دینا	۷۵
۴۶	کھنچائی کرنا	خبر لینا، ڈانٹ ڈپٹ کرنا	۷۶
۴۷	کھولی	کوٹھڑی، چھوٹا کمرہ	۷۶
۴۸	گھما گھمی	گہما گہمی، رونق	۷۹
۴۹	گولی مارو	لعنت بھیجو، جہنم میں ڈالو	۷۸

۵۰	لَفڑا	قضیہ، جھگڑا	۸۱
۵۱	لمباپانی	گلاس یا پانی میں مقررہ مقدار کی چائے میں چائے کا رنگ بڑھوانے کے موقع پر بولتے ہیں	۸۱
۵۲	لیپا تھوپی	لیپتا پوتی، کریم سے لیپا تھوپی کی	۸۲
۵۳	ماروں پیٹی	مردی، برے الفاظ سے یاد کرنے کے موقع پر	۸۲
۵۴	مر جھنگی	مرجھلی، کمزور، نحیف، دبلا پتلا	۸۵
۵۵	مسائلستان	بہت سے قضیوں / جھگڑوں کا گھر	۸۶
۵۶	موڈیا	مَن موجی، کینا پتے، خوش مزاج	۸۹
۵۷	مونہہ ماری	حجت، تکرار، فضول گوئی	۸۹
۵۸	نمبرڈکانا	نمبر لے جانا	۹۴
۵۹	نمک کا تھمبا بن جانا	خاموشی اختیار کر لینا	۹۴
۶۰	وَاندہ	ہرج، مضائقہ	۹۷
۶۱	پرکنی	نوک	۹۷
۶۲	ہڑک اُٹھنا	للک پیدا ہونا، چاہت پیدا ہونا	۹۷
۶۳	ہلواڑہ نکل جانا	ستیاناس ہو جانا کنایتاً	۹۸

۱۱۔ قدیم اردو لغت

قدیم اردو لغت از ڈاکٹر جمیل جالبی اردو سائنس بورڈ لاہور سے ۲۰۰۸ء میں شائع ہوئی ڈاکٹر جمیل جالبی جب "تاریخ ادب اردو" پر کام کر رہے تھے تو مشکل الفاظ کے معنی ایک کارڈ پر لکھتے رہے۔ اُن کے مطابق ۱۹۶۱ء سے ۱۹۷۱ء تک کے کام کے بعد تقریباً ۱۸۰۰۰ الفاظ کا ذخیرہ جمع ہو گیا تھا جو انھوں نے قدیم اردو لغت کے نام سے شائع کروایا۔ اس لغت میں زیادہ تر املاء کا مسئلہ ہے اور املاء کی تبدیلی سے بھی سلینگ الفاظ ایک خاص گروہ میں سمجھے اور بولے جاتے ہیں۔ اس میں وشواس کو بسواس، بڑھئی کو بڑھی، بوڑھی کو بُڑی، قطرہ یا بوند کو بُند، چنچل، کو چلچل قلغی و کلگی کے طور لکھا گیا ہے کیوں کہ دور قدیم میں لوگ اس طرح سے ان الفاظ کا اظہار کیا کرتے تھے۔

"قدیم اردو لغت" [19] میں سلینگ کی نشاندہی:

نمبر شمار	الفاظ	معانی	صفحہ نمبر
۱	اُپاسی	بھوکا / روزے دار	۱۴
۲	اُپرنا	دوپٹہ	۱۵
۳	اَدَا	آدھا	۱۹
۴	اُچہ	اونچا	۱۹
۵	اَڑنگا	کباڑ، رکاوٹ	۲۲
۶	بالک	بچہ	۳۵
۷	بجید	بضد	۳۷
۸	بومبڑی	شور، واویلا	۴۷

۱۲۔ **معیار اردو** (زبان اردو کے محاورات)

نواب فصاحت جنگ بہادر کی تالیف کردہ کتاب معیار اردو (زبان اردو کے محاورات) پر مشتمل ہے۔ نواب فصاحت، امیر مینائی کے استعمال میں آنے والے شاگرد تھے۔ روزمرہ استعمال میں آنے والے محاورات کا انتخاب اس کتاب میں موجود ہے مگر وسعت زبان کے اعتبار سے تمام اردو محاورات اس میں شامل نہیں، موجودہ محاورات میں تذکیر و تانیث کی وضاحت اس کتاب کی امتیازی کیفیت ہے۔" معیار اردو (زبان اردو کے محاورات)"[20] میں سلینگ محاورات کی نشاندہی درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	الفاظ	معانی	صفحہ نمبر
۱	اب تب ہو رہی ہے	بمعنی نزع کا عالم ہے	۱۹
۲	ارواح نہیں بھرتی	نیت نہیں بھرتی	۲۵
۳	اناپ شناپ	بے تکی باتیں	۲۹
۴	اوٹ پٹانگ	بے قرینہ ناہموار	۲۲
۵	بڑی چیز، بڑی کتاب	بمعنی قرآن	۴۶
۶	بڑے پیر	بمعنی غوث الاعظم دستگیر	۴۶

۷	بوٹی نہیں چڑھتی	بمعنی موٹاپا / فربہی نہیں آتی	۴۸
۸	بھیتری مار	اندر کی چوٹ	۵۲
۹	بھیجا کھا گیا	بمعنی بہت بکواس کی	۵۲
۱۰	پسلی پھڑک اُٹھی	تاڑ گئی، خبر ہو گئی	۵۸
۱۱	پکا سیسا / پِسّا	بڑا چالاک	۵۸
۱۲	پھٹیل	غول سے علیحدہ، تنہا	۶۰
۱۳	پیٹ سے ہے	بمعنی حاملہ ہے	۶۱
۱۴	تڑاق پڑاق	پھرتی، تیزی	۶۳
۱۵	چاٹ پڑ گئی	مزا پڑ گیا، عادت ہو گئی	۷۴
۱۶	چیخ گئی	بگاڑ آپس میں پیدا ہو گیا	۷۵
۱۷	شین قاف درست نہیں	بولنے کی تمیز نہیں	۱۱۰
۱۸	فرنٹ ہو گیا	پھر گیا، ناموافق ہو گیا	۱۱۲
۱۹	فرعون	متکبر ہے	۱۱۲
۲۰	گرا پڑا	بے قدر، کم حقیقت	۱۲۴
۲۱	لاحول بھیجو / پڑھو	درگزر کرو، جانے دو	۱۳۰

۱۳۔ اردو لغت

عربی، فارسی، ترکی، ہندی، سنسکرت، انگریزی غرض کسی بھی زبان کا لفظ جب اردو زبان اور اردو نصابِ تعلیم کا حصہ بن جائے وہ زبان اردو کے سرمایہ میں آئے گا۔ "اردو لغت "[۲۱]سلینگ کی نشاندہی۔

نمبر شمار	سلینگ	معانی	صفحہ نمبر
۱	اٹھرا	ایک بیماری جس میں بچے دودھ پینے کی حالت میں ہی مر جاتے ہیں	۲۲
۲	اڑواڑ	پرانی چھت کو گرنے سے بچانے کے لیے جو بلّی لگائی جاتی ہے	۲۷

۳	اڑے تھڑے پر	مشکل یا ضرورت کے وقت	۲۸
۴	الم غلم	بے معنی باتیں، فضول چیزیں	۳۸
۵	بوہنی	وہ رقم جو دکاندار دِن میں پہلے گاہک سے وصول کرتا ہے	۶۶
۶	ٹوم چھلا	چھوٹا بڑا ازیور	۱۳۰
۷	چھی چھی	نفرت کا کلمہ	۱۶۵
۸	سانڈ	عیاش شخص، آزاد، فربہ	۲۲۲
۹	نِرا	صرف	۴۳۳

(ب) لغات النساء اور خواتین کی زبان و محاورات میں سلینگ

عورت اور زبان کا ازل سے گہرا تعلق ہے کیوں کہ زبان ہمیشہ مادری ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ عموماً خواتین کی گفتگو میں استعمال ہونے والے الفاظ و محاورات کا مفہوم صرف خواتین ہی جانتی ہیں مرد اس سے آشنا نہیں ہوتے اس لیے کسی بھی زبان کے ادب و ارتقاء میں خواتین کا کردار اہم رہا ہے۔ عورتوں کی زبان پر ثقافت، معاشرت، طنز و مزاح، تشبیہات و استعارات کے اثرات رہے ہیں۔ دلی کی بیگمات ہوں یا ہندورانیاں، یا خاندان کی بڑی بوڑھیوں کی زبان ان تمام سے ادا ہونے والے کلمات، زبان میں رنگینی و چاشنی کے ساتھ ساتھ وسعت زبان کا سبب بنتے ہیں۔ بیشتر عورتیں بہ لحاظ شرم صاف صاف لفظوں کی بجائے اشارے کنائے کے ذریعے گفتگو کرتی ہیں۔ یہ کنائے خفیہ زبان کہلاتے ہیں جو کہ خواتین کے سلینگ ہیں۔ دہلی اور لکھنؤ کی خواتین اور قلعہ معلیٰ کی شہزادیاں ٹکسالی زبان میں مشاق تھیں۔ بیگمات مشرقی تمدن کی لوچدار زبان میں جذبات و کیفیات کی بہت خوب عکاسی کیا کرتی تھیں۔ عورتیں اپنی کیفیات کو خود اپنی ہی زبان میں گھڑنے میں ماہر ہوتی ہیں۔ خواتین کی زبان کے اثرات اتنے گہرے ہوتے ہیں کہ ادیبوں نے اس زبان کو خاص کر اپنی تحریروں میں جگہ دی ہے۔ خواتین کی زبان کا مردوں کو بھی اتنا چسکا لگا کہ آہستہ آہستہ فارسی زبان چھوڑ کر اردو زبان پروان چڑھنے لگی۔ اسی لحاظ سے محاورات کو عموماً عورتوں کو ہی زبان کہا جاتا ہے۔ اردو قلعہ معلیٰ کی شہزادیوں کے ذریعے یعنی دہلی سے اردو چلتی ہوئی اودھ، فیض آباد اور پھر لکھنؤ پہنچی۔ زنانہ زبان و محاورات کا استعمال عام طور پر دہلی اور لکھنؤ کی بیگماتی زبان میں دکھائی دیتا ہے۔ خواتین کی زبان میں سلینگ کی نشاندہی لغات الخواتین از اشہری، لغات النساء از سید احمد دہلوی، محاورات نسواں از محترمہ وزیر بیگم ضیاء، لغات النساء

از وحیدہ نسیم، عورت اور اردو زبان از وحیدہ نسیم اور دریائے لطافت از سید انشاء اللہ خان انشاء جیسے ماخذات سے مدد لی ہے۔

لغات النساء از سید احمد دہلوی

لغات النساء سے پہلے بھی مختلف اخبار ورسائل میں خواتین کی زبان کا عمدہ استعمال موجود تھا مگر لغات النساء میں عام بول چال، دلی کی بیگمات کی روزمرہ زبان کا جامع اور کامل انداز میں بیان کیا گیا۔ مختلف اکابرین نے اس پر تبصرہ کیا کہ یہ کتاب خاص کر دہلی کی بیگمات، پردہ نشین مسلمان عورتوں کے روزمرہ محاورات کے عین مطابق ہے۔ سیّد احمد دہلوی نے ان محاورات اور زبان کو جلا بخشی جس پر لوگ مٹی ڈال دینا چاہتے تھے اور اپنے زبان کے ورثے کو آنے والی نسلوں میں منتقل نہیں کرنا چاہتے تھے۔ روزمرہ کی زبان، بول چال، اس ڈھنگ میں ہوتی ہے جو اس کی فطرت وعادت ہے۔ اس لغت کے ذریعے ہندوستانی خواتین کے مزاج، کیفیات معاشرتی رنگ اور زندگی گزارنے کے طور طریقے معاشرہ کے سامنے آئے ہیں۔ اصلی محاورہ اسے کہتے ہیں جو بات بے اختیار زبان سے ادا ہو کر ہو بہو قلم سے لکھی جائے اور اردو ادب میں یہ رنگ آتشؔ، ذوقؔ اور میر حسن، مرزا انیسؔ اور میر تقی میرؔ کے کلام میں ملتا ہے۔ اخبار النساء نے عورتوں کو پڑھنے لکھنے پر مائل کیا۔ اس کی شہرت دہلی میں ہر عام وخاص جگہ پر ہونے لگی۔ زنانہ زبانِ دہلی پر بہت سے تبصرے لکھے جانے لگے مگر کوئی بھی زبان پر معترض نہ ہوا۔ "خواجہ الطاف حسین حالیؔ نے کہا سیّد احمد دہلوی نے س لغت کے ذریعے قوم پر بڑا احسان کیا ہے۔ اور اس بات کی خواہش کی کہ اس لغت کی قیمت کو کم کیا جائے تاکہ تمام جگہ پہنچنے میں آسانی ہو۔ یہ دہلی کی بیگمات، قلعہ کی شہزادیوں، عام شریف خواتین، متوسط گھروں کی عورتوں، ہندو لیڈروں کے محاورات، اصطلاحت، رمز وکنایہ، ضرب المثل پر مشتمل لغت ہے۔ اس لغت کی ریاست بھوپال کی رئیسہ نے سرکار عالیہ میں ساڑھے تین مہینے زیر ملاحظہ رکھنے کے بعد منظوری دی اور ۲۰۰ روپے انعام اور ۱۰۰ جلدوں کی خریداری کی۔

لغات النساء [۲۲] میں سلینگ کی فہرست درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	سلینگ	معانی	صفحہ نمبر
۱	اپنے بھاویں	اپنے نزدیک، اپنی طرف سے	۱۷
۲	آج کُو	اب	۲۲

۳	اَدھر	نا مکمل، نا قام، بے سہارا، معلق وہ چیز جو کسی پر ٹِکی ہو	۲۴
۴	آلا بالا	ٹال مٹول، بہانہ، چال، فریب	۳۹
۵	الا یچی دانہ	بازاری آدمی، کم سن معشوق کے حق میں بھی کہتے ہیں	۴۰
۶	انَّا	دایہ، داودھ پلانے والی عورت	۴۷
۷	آناکانی دینا	سن کر ٹال دینا، سنی ان سنی کر دینا	۴۸
۸	اوت نپوتا	بن بیاہا اور بے اولاد	۶۸
۹	بانٹ بونٹ کر	حصے بخرے کر کے	۷۷
۱۰	بلا جانے	بے پروائی کا کلمہ، ہماری جوتی جانے	۹۹
۱۱	بھیک	دلھن کی طلب، بیٹی لینے کی درخواست	۱۱۹
۱۲	پھپٹ ہائی	مکار عورت، جھگڑالو عورت	۱۱۹
۱۳	پھوسڑا	ریشم یا کپڑے کا ریشہ، ازروئے انکسار بچہ / لڑکا	۱۲۱
۱۴	پھول سونگ کے رہنا	بہت کم کھانا، طنزاً بولتے ہیں	۱۲۱
۱۵	تِریاچلتر	مکار عورت، عورتوں کے مکروفریب، چالبا۔	۱۲۹
۱۶	جوَگا	لائق، قابل، موزوں، درست	۱۵۰
۱۷	جھاڑو پھرنا	بربادی ہونا، کچھ نہ رہنا	۱۵۱
۱۸	ہنکارا	ہوں، ہاں کی وہ آواز جو افسانہ گو کی تسلی کے واسطے ہو کہ کہانی سنی جاری ہے	۲۹۲

اردو بول چال زنانہ "لغات الخواتین"

'لغات الخواتین' میں اردو زبان کے زنانہ محاورات، لکھنؤ اور دہلی کی بیگمات کی زبان، اصطلاحات، شریف خاندانی عورتوں کی زبانِ روز مرہ کو شامل کیا گیا ہے اور فحش الفاظ سے اجتناب کیا گیا ہے۔ مردوں کی نسبت عورتوں کی زبان زیادہ بے تکلف، صاف اور رنگین ہوتی ہے۔ رسالہ "تہذیبِ نسواں" اور "خاتون" اس زمانے میں خواتین کی تعلیم پر توجہ نہ ہونے کے باوجود لکھے جاتے تھے۔ لغات النساء از وحیدہ نسیم میں شامل

بہت سے الفاظ اس کتاب سے اخذ لگتے ہیں۔ مولانا اسہری صاحب نے ۱۹۳۵ء میں لغات الخواتین پیسہ اخبار کے برقی پریس لاہور سے شائع کروائی۔ "لغات الخواتین" (۲۳) میں سلینگ کی نشاندہی درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	الفاظ	معانی	صفحہ نمبر
۱	ابالا سبالا	بِن گھی کا غریبی کھانا	۴
۲	اُترن پترن	دوسروں کے پھٹے پرانے کپڑے	۷
۳	اتھل پتھل	اُلٹ پُلٹ	۷
۴	اُجڑا اپجُڑا	برباد شدہ	۹
۵	اچھال چھکا	فاحشہ عورت	۱۰
۶	اڑنگ بڑنگ	بے سروپا باتیں، لغو باتیں	۱۳
۷	اناپ شناپ	بے اندازہ	۲۰
۸	امک ڈھمک	بے کار لوگ	۱۹
۹	بانگی	نمونہ	۳۰
۱۰	بڑیاں	مونگ ماش کی پکوڑیاں	۳۳
۱۱	بدھاوا	مبارکباد کی مٹھائی	۳۵
۱۲	بَھتی	موت کا کھان	۳۷
۱۳	بھوئیوں پھوئیوں	تھوڑا تھوڑا، قطرہ قطرہ	۵۵
۱۴	توبہ تِلا کرنا	واویلا مچانا	۶۵
۱۵	ٹڑوں ٹوں	ایک اکیلا، تن تنہا	۶۶
۱۶	ٹیپ ٹاپ	ظاہری، بناوٹ	۶۸
۱۷	جھابڑ جھلا	ڈھیلا ڈھالا، بدنما	۷۴
۱۸	جھنڈولا	نوزائیدہ بچہ	۷۵
۱۹	جھونجل	غصہ	۷۶
۲۰	بچورنا	کھولنا	۳۱

۲۱	بلا	احمق، بیوقوف، بدتمیز	۳۵
۲۲	بوغبند	دوہرا سیاہ کپڑا جس میں لحاف توشک باندھ کر رکھتے ہیں	۳۶
۲۳	بھلسنا	جھلسنا	۳۸
۲۴	بھمبو	موٹی عورت	۳۹
۲۵	بہناپا	بہن بنانا، دوستی کرنا	۳۹
۲۶	بونگی	بے وقوف، احمق	۳۹
۲۷	پپڑی	گندھے ہوئے آٹے، زخم، کتھے وغیرہ کے اوپر کی خشک تہہ	۴۵
۲۸	پوتڑا	وہ کپڑا جو بچوں کے نیچے پیشاب کے لیے بچھایا جائے	۵۱
۲۹	پھانکڑا	مسٹنڈا، کھاؤ، اڑاؤ	۵۲
۳۰	تنکڑا	موٹا تازہ	۶۲
۳۱	تلچھوں پلچھوں کرنا	نچلا نہ بیٹھنا	۶۳
۳۲	تھگلی	پیوند، جوڑ	۶۶
۳۳	ٹھنڈی گرمیاں	محبت ملی نارضگی، بہ ظاہر خفگی	۶۷
۳۴	جل جوگنی	جونک	۶۹
۳۵	تورہ پیٹی	جو عورت بات بات میں خود کو پابند شرع ظاہر کرے مگر پابند نہ ہو	۶۵
۳۶	تورہ	مختلف کھانوں کا ایک حصہ	۶۵
۳۷	جواری ڈھنڈاری	بدمعاش، بدچلن	۷۱
۳۸	جنم جلی	پیدائشی بدنصیب	۷۰
۳۹	جن چڑھنا	غصہ چڑھنا	۷۱
۴۰	چوچلا، چاؤ	نازونخرہ	۷۷
۴۱	چھن من / چھنن منن	چھوٹی چیزیں تلنے کی آواز	۸۱

۴۲	چھی چھی	بچے کا پاخانہ	۸۲
۴۳	حق دق رہ جانا	ہکا بکا رہ جانا	۸۲
۴۴	خیلا	بے ہودہ، احمق، ناداں	۸۶
۴۵	دانتا کلکِل	کوسا کاٹی، خانگی تکرار	۸۷
۴۶	دوانی ہنڈی	کئی طرح کی ترکاریاں ملا کر پکائی جائیں	۹۴
۴۷	دھومک دھیا	شور و غل	۹۶
۴۸	ڈکوسنا	کلمہ تحقیر سے پینا	۹۷
۴۹	ڈورا ڈالنا	دام محبت میں پھنسانا	۹۷
۵۰	چُھوچھک	زچ خانہ / زچگی کے بعد کی ایک رسم	۸۲
۵۱	خرادی مرادی	خود غرض	۸۴
۵۲	رنڈوا بھنڈوا	بے گھر در کا آدمی	۱۰۲
۵۳	ساٹھن	ایک قسم کا ریشمی کپڑا	۱۰۶
۵۴	ساچق	برات سے پہلے دولہا کے گھر سے دلھن کو بھیجنے والا سامان	۱۰۹
۵۵	سوکھا لگنا	دبلا ہونا	۱۱۶
۵۶	شُلّہ	پتلی کھچڑی	۱۲۳
۵۷	شلوکہ	نیم آستین، کمری	۱۲۴
۵۸	گچ پچ	بھیڑ بھاڑ	۱۷۹
۵۹	لخلخہ	کئی خوشبوؤں کا مجموعہ	۱۹۵
۶۰	مرمروں کا تھیلا	موٹا بھپس آدمی	۲۱۳
۶۱	ہپّا	بچوں کا کھانا / چاول	۳۵۶
۶۲	ساسن لیٹ	باریک ریشمی کپڑا	۱۰۶
۶۳	سر مونڈی	ناٹھی، نگوڑی	۱۱۲
۶۴	سسکتی بھنکتی	کنجوس عورت	۱۱۵

۶۵	سیلہ	ریشمی چادر (پگڑی کے لیے)	۱۲۰
۶۶	شلنگے بھرنا	چھلانگ مارنا	۱۲۳
۶۷	شوشہ چھوڑنا	فساد والی بات کہنا	۱۲۴
۶۸	صم بکم	چپ چاپ، گم سم	۱۲۹
۶۹	صلوٰتیں سنانا	گالیاں دینا	۱۲۹
۷۰	کن سوئیاں لینا	دوسرے کی بات چھپ کر سننا، ٹوہ لگانا	۱۵۶
۷۱	کوراہنڈا	اچھوتا بدن، بن بیاہی عورت	۱۵۶
۷۲	کونڈا کرنا	نیاز کونڈے میں بھر کر دلانا	۱۵۷
۷۳	کھٹ پٹ ہونا	لڑائی جھگڑا ہونا	۱۵۸
۷۴	کھسوٹنا	نوچنا، بالوں کو	۱۶۱
۷۵	کھڑ پینچ رکھنا	دشمنی رکھنا	۱۶۱
۷۶	کچر گھان	لڑکوں بچوں کی کثرت	۱۶۱
۷۷	کچھوکے مچھو	بدذات کے بدذات	۱۶۲
۷۸	گاچ	باریک جالی دار ریشمی کپڑا	۱۷۴
۷۹	گچ پچ	بھیڑ بھاڑ	۱۷۹
۸۰	بِلّا / گیگلا	احمق	۱۸۲
۸۱	بونگے کا گڑ کھانا	خاموشی اختیار کرنا	۱۹۰
۸۲	لسلسا	لعاب دار، لسوڑا	۱۹۶
۸۳	لم ڈھینگ	لمبا بے ڈول	۱۹۸
۸۴	کیترے چیترے	ٹوٹی جوتیاں، پھٹے کپڑے	۲۰۲
۸۵	مغز چٹی کرنا	بکواس کرنا، بکتے بکتے سر کھا جانا	۲۲۱
۸۶	ناٹھا نگوڑا	جس کے ماں، بہن بھائی، بیوی بچے کچھ نہ ہو کوئی نہ ہو	۲۴۲
۸۷	نخاسن والیاں	رنڈیاں، کسبیاں، بازاری عورتیں	۲۴۳

۸۸	ندیدہ مرد	جس نے عمدہ کھانے کی کوئی چیز نہ دیکھی ہو	۲۴۳
۸۹	ہپ ہپ	پوپلے کے منہ چلانے کی آواز، جلدی جلدی کھانا	۲۵۶
۹۰	ہڑ ڈنگی	بھوہڑ، بدسلیقہ	۲۵۷
۹۱	ہے ہے نہ کھے کھے	جھگڑانہ تکرار	۲۶۱

"محاورات نسواں"(۲۴) میں سلینگ کی نشان دہی:

نمبر شمار	الفاظ	معانی	صفحہ نمبر
۱	اُبس / بُس جانا	سڑ جانا، کھٹاہو جانا	۱۳
۲	اُچھال چھکا	عیارہ، فاحشہ	۱۸
۳	اَخنی پخنی	ذلیل، بکواسن، چخ چخ کرنے والی	۱۹
۴	اُڈواُڈو کرنا	رسوا کرنا، بدنام کرنا	۲۰
۵	ارب کھرب	ظاہری شان وشوکت	۲۰
۶	اڑی مشکل	سخت مشکل	۲۱
۷	اشلک لگانا	تہمت لگانا	۲۳
۸	آکا جی	بڑا بھائی	۲۴
۹	اکھو مکھو کرنا	چراغ کی لو تک ہاتھ لے جا کر بچہ کے منہ پر بھیرتے ہیں۔ بطور دعا یہ کلمہ خواتین کہتی ہیں	۲۴
۱۰	اُلفتہ	ایرا غیرا، غیر مستحق	۲۷
۱۱	اللہ ماری	بدبخت، بدنصیب	۲۹
۱۲	الم نشرح ہے	سب جانتے ہیں، مشہور ہے	۲۹
۱۳	اَمک کے ڈھمک	خواتین کی مہذب گالی	۳۰
۱۴	اَمی جَمی سے	امن وامان سے	۳۰
۱۵	آناکانی دینا	سُن کرٹال دینا	۳۰

۱۶	گیگلی	بھولی بھالی، سیدھی سادی	۳۸
۱۷	اُوپر والیاں	پریاں، چڑیلیں	۳۸
۱۸	انیلا پن	ناتجربہ کاری	۳۸
۱۹	اول جلول	بے ڈھنگا، بے تُکا	۳۹
۲۰	اوئی، ہوئی، ووئی	خوف، تکلیف، تعجب کے وقت استعمال کے الفاظ	۴۰
۲۱	بارہ بانی	بے عیب، کامل	۴۳
۲۲	بُتے دینا	دھوکہ دینا جھوٹے وعدے کرنا	۴۴
۲۳	بڑما	جو بڑی نہ ہو مگر خود کو بڑا سمجھے	۴۵
۲۴	بوڑھا چونڈا	بڑھاپا، سفید سر	۴۸
۲۵	بھاگڑ	گھبراہٹ، ہلچل	۴۹
۲۶	بَھتی	میت کے وقت کا کھانا	۴۹
۲۷	بِھشٹل	گندی عورت، پھوہڑ، بے وقوف	۵۰
۲۸	پُٹکی جوگی	قابل موت لڑکی، (بد دعا)	۵۵
۲۹	پردے کی بُوبُو	طنزاً پردہ نشین	۵۶
۳۰	پکی پیسی	ہوشیار، تجربہ کار	۵۶
۳۱	پنڈا اپھیکا ہے	ہلکا بخار ہے	۵۷
۳۲	پھپھٹ باز	فریبی، دغاباز	۵۸
۳۳	پھوسڑا، پھونسڑا	مرادلڑکا	۵۹
۳۴	پیاروں پیٹی	وہ عورت جس کے عزیز مرگئے ہوں (بد دعا)	۵۹
۳۵	تاجوناسو	ایسی بہن جس کو بھائی سے محبت نہ ہو	۶۱
۳۶	تتو تھمبو کر دینا	روک تھام کرنا	۶۱
۳۷	تڑاق پڑاق	جلد جلد، جھٹ پٹ	۶۲
۳۸	تلڑ	پیٹ	۶۲

۳۹	تلّی	دھار، فوارہ	۶۲
۴۰	تورہ پیٹی	نخرے باز عورت	۶۳
۴۱	جُگاجُگا کر رکھنا	سنبھال سنبھال کر رکھنا	۷۰
۴۲	جھڑوس	بے غیرت، بے عزت	۷۳
۴۳	جھوجڑے لٹکنا	سلائی میں ضرورت سے زیادہ جھول پڑنا	۷۳
۴۴	چُر غم چُر غم کرنا	بک بک کرنا	۷۸
۴۵	چمکو	جھگڑالو، چنچل	۷۹
۴۶	چھی چھی کرنا	بچوں کا پاخانہ یاپیشاب کرنا	۸۲
۴۷	خیلا	لغو، بے ہودہ	۸۵
۴۸	دماغ چوٹنی	اترانے والی عورت، مغرور	۸۹
۴۹	دو بھیسلی بات	پہلودار بات، دورُخی بات	۹۱
۵۰	دھومک دھیا	غُل، شور، واویلا	۹۳
۵۱	دیدہ دھوئی	بے مروت، بدلحاظ	۹۳
۵۲	دیدوں پھوٹی	اندھی، نابینا	۹۳
۵۳	ڈھنڈار	بہت بڑا ڈراؤنا گھر	۹۵
۵۴	ساڑھستی آنا	نحوست آنا	۱۰۰
۵۵	ستر سنانا	بے انتہا گالیاں دینا	۱۰۱
۵۶	سٹرپٹر کرنا	غیری ضروری کام کرنا	۱۰۲
۵۷	سَنڈی	موٹی تازی	۱۰۴
۵۸	سنگ شوئی / شمشو	چاول یادال میں پانی ڈال کر نیچے بیٹھے کنکر علیحدہ کرنا	۱۰۴
۵۹	صلوٰتیں	گالیاں، بُرا بھلا	۱۰۹
۶۰	کاجو بھوجو	نازک کمزور، نہایت کمزور	۱۱۷
۶۱	کچلوندے	کچی روٹیاں، روٹی کے کچے کچے ٹکڑے	۱۲۰

۶۲	کرموں جلی	بدبخت، بدنصیب	۱۲۱
۶۳	کوسم کاٹا	ایک دوسرے کو کوسنے دینا	۱۲۶
۶۴	کُھٹ بچری	رخنہ انداز، کام بگاڑو	۱۲۷
۶۵	کھڑ پینچ	عجیب حجت	۱۲۷
۶۶	گھلو مٹھو ہونا	جلد مل جُل جانا	۱۱۳
۶۷	لپ چھپ	ہاتھ کی چالاکی، پھُرتی	۱۳۷
۶۸	لتری	چغل خور عورت	۱۳۷
۶۹	لَلّو پتو	چاپلوسی، چکنی چپڑی باتیں	۱۳۷
۷۰	لَشٹم پشٹم	بُرے بھلے، چاروناچار	۱۳۷
۷۱	لوٹھامسٹنڈا	موٹا تازہ	۱۳۷
۷۲	مامی پینا	طرداری کرنا	۱۳۹
۷۳	مانجھے بٹھانا	مائیوں بٹھانا، دولھن کو شادی ہونے سے چند روز پہلے علیٰحدہ کمرے میں بٹھانا	۱۳۸
۷۴	موٹا جھوٹا	ادنیٰ قسم کا، معمولی درجے کا لباس	۱۴۵
۷۵	ناگنی	احسان فراموش	۱۴۹
۷۶	نِموہی	کم گو، غریب	۱۵۳
۷۷	ہچر مچر کرنا	پس وپیش کرنا	۱۶۰
۷۸	ہوتے ساتے	ایک چیز کے وجود ہوتے ہوئے	۱۶۳

"لغات النساء" از وحیدہ نسیم

وحیدہ نسیم ادبی خانوادے سے تعلق ہونے کی وجہ سے وراثتی ادبی فہم وذوق رکھتی۔ تھی انھوں نے لغات النساء کے عنوان سے خواتین کے محاورات والفاظ کو اس فرہنگ کا موضوع بنایا۔

لغات النساء(۲۵) میں سلینگ کی نشان دہی:

صفحہ نمبر	معانی	سلینگ	نمبر شمار
۱۰	عورتوں کی زبان میں "اخوند جی "بگاڑ سے بنا بمعنی استاد یا پڑھانے والے کے ہیں	آتوں جی	۱
۱۱	تہس نہس کرنا	اَٹھ اٹھارہ کرنا	۲
۱۱	آدھ سر کا درد یا دردِ شقیقہ	اَدھی سیسی	۳
۱۲	اپنی شکل تو دیکھو، طنزاً	آرسی تو دیکھو	۴
۱۲	حاملہ ہونا	آس سے ہونا	۵
۱۳	حسد ہونا	آگ پڑنا	۶
۱۳	حقارت میں کہنا، اتنی حقیر کہ آگ بھی نہ لگاؤ	آگ بھی نہ لگا	۷
۱۳	خاطر مدارت کرنا	آگا تاگا لینا	۸
۱۴	بدلحاظ اور بے غیرت ہو جانا	آنکھ کا پانی مر جانا	۹
۱۵	چشم بد دور	آنکھوں میں رائی لون	۱۰
۱۶	بد چلن عورت جس کو بد چلنی کے لیے بہانہ چاہیے ہو	آئی تھی آگ کو رہ گئی رات کو	۱۱
۱۶	ٹال مٹول ہونا	اب تب ہونا	۱۲
۱۶	حال ہی میں، تھوڑے دِن ہوئے حالات ٹھیک ہوئے	آب آب کرے	۱۳
۱۷	ابھی کم سن ہے	ابھی کچا برتن	۱۴
۱۷	بے نیازی برتنا، تحقیر میں	ایسی تیسی میں جاؤ	۱۵
۱۷	کم عمر مگر چالاج و مکار لڑکا	اتنا سا فتنہ	۱۶
۱۹	آٹھ مہینے میں پیدا ہونے والا بچہ، عموماً زندہ نہیں رہتا	اٹھوانسا	۱۷
۱۹	پھوہڑ، بد سلیقہ	اچھال چھکا	۱۸
۲۰	ذلیل کرنا	اڈو / ڈو کرنا	۱۹
۲۱	بے ترتیب، تتر بتر	اڑنگ بڑنگ	۲۰

۲۱	اڑی پڑی بات	سنی سنائی بات، افواہ	۲۲
۲۲	اُڑن جو گا، بطور کوسنا	جو تباہ و برباد ہونے کے قابل	۲۱
۲۳	اَچھور	کنایہ (دبلی عورت)	۲۴
۲۴	اندر والا	بمعنی دِل	۲۴
۲۵	ادھیڑ کر رکھ دینا	طعنہ دینا، سخت سست کہنا	۲۵
۲۶	ایک پر بیٹھ رہنا	ایک مرد پر قناعت	۲۷
۲۷	وہی پا اوئی	عورتوں کا حیرت و استعجاب، افسوس میں تکیہ کلام	۲۶
۲۸	برقع میں چھچھڑے لگانا	وہ عورت جو پارسائی کی آڑ میں عیب کریں	۳۴
۲۹	بی بی کی جھاڑو پھرے	مراد بی بی فاطمہؓ کی مار، یعنی قہر خداوندی	۴۳
۳۰	اتھل پتھل ہونا	الٹ پلٹ ہونا	۱۸
۳۱	امک ڈھمک	مہذب گالی	۲۴
۳۲	اوکنا	قے کرنے کو حقارت سے بولتی ہیں	۲۵
۳۳	انواسنا	کورے برتن میں پہلے پہل ڈالنا، نئی چیز کے استعمال کی پہل	۲۷
۳۴	بٹن، بٹیا	بیٹی کی تصغیر	۳۱
۳۵	بلسنا	زندگی کا لطف اُٹھانا، سکھ دیکھنا، بلکنا کی ضد	۳۷
۳۶	بھبھڑ	خریداروں کا ہجوم جو بازار میں لگا ہو	۴۰
۳۷	بچر بچریا پچ پچ	کیچڑ، گیلی مٹی، بارش کے بعد مٹی پانی	۵۰
۳۸	پھلپھلا	کمزور، ایسا انسان جو کم ظرف ہو	۵۶
۳۹	تاجو	بھائی پر ظلم کرنے والی عورت	۶۰،۶۱
۴۰	ٹوٹروں ٹوں	اکیلا دم	۶۷
۴۱	ٹوپا بھرنا	سلائی کرنا	۶۸
۴۲	جناتی خط	ایسا خط جو پڑھا نہ جائے	۷۲

۴۳	جُو جُو	بچوں کو ڈرانے کے لیے ایک فرضی نام	۷۲
۴۴	جل کُکڑی	حاسد، بدمزاج	۷۲
۴۵	چٹک مٹک	ناز نخرے، ططراق	۷۸
۴۶	دڑ نگے لگانا	اچھلنا کودنا	۸۹
۴۷	ضدم ضدا، ضدابدی	دونوں طرف سے ہٹ دھرمی	۱۰۸
۴۸	ناٹھا	جس کے آگے پیچھے کوئی نہ ہو، نگوڑا ناٹھا	۱۳۶
۴۹	پالاڈولا	بھونچال، زلزلہ، ایسی عورت جس کو چلنے یا اُٹھنے بیٹھنے میں کوئی ہوش نہ رہے	۱۴۰

"عورت اور اردو زبان" میں سلینگ

"عورت اور اردو زبان" از وحیدہ نسیم، غضنفر اکیڈمی پاکستان اردو بازار، کراچی، ۱۹۹۴ء میں شائع ہوئی۔ وحیدہ نسیم نے اس کتاب میں عورت اور زبان کے گہرے تعلق کو بیان کیا ہے۔ زمانہ قدیم "Stone age" میں مردوں کے ساتھ ان کا سامان بھی دفن کیا جاتا تھا۔ عقیدہ یہ تھا کہ انھیں ضرورت پڑے گی اور اس طرح دوران کھدائی جہاں مردوں کے ساتھ تلوار نیزے ملے وہاں عورتوں کی قبروں میں سے سیپیوں کے ہاتھ، کھالوں کے لباس، سوئیاں، برتن، دھاگے وغیرہ ملے جو ان کی ذمہ داریوں کا ثبوت ہیں۔

سلائی، پکوان، گھر داری اور بچوں کے متعلق الفاظ عورت نے ہی ایجاد کیے۔ تقریباً، تربنا، تیجی بھرنا، بھونا، بگھارنا وغیرہ[۲۶]

اس باب میں عورتوں سے متعلق بہت سے ایسے الفاظ شامل ہیں جو متروک ہیں مثلاً سنا (دکھتا)؛ نئیں (نہیں) جو کہ حوالہ کے مطابق سلینگ ہیں۔ محمد بن قاسم سے لے کر مغلیہ دور تک عورتوں سے ہی اردو زبان نے جنم لیا۔ عورتیں راج محل سے نکل کر شاہی حرم تک گئیں۔ پردے کی وجہ سے مردوں اور عورتوں کی زبان میں جتنا اردو میں فرق ہے اتنا دنیا میں کسی زبان میں نہیں۔ دہلی اور لکھنؤ میں بھی عورتوں اور مردوں کی زبان میں واضح فرق کی وجہ سے عورتوں کی زبان بیگماتی زبان کہلائی۔

بقول مولوی عبدالحق

"عورت کی نگاہ بہت تیز ہوتی ہے۔ وہ باریک بینی سے اُن ان لغات کو بھی دیکھ لیتی ہیں جہاں اردو کی نظر نہیں پڑتی۔"[۲۸]

پردے کی رسم اردو زبان کے لیے ایک لغت بن گئی کیوں کہ گھر کی عورتوں نے فارسی الفاظ کو اس طرح قبول نہیں کیا۔ تعلیم کی کمی ہونے کی وجہ سے ضرورتاً عورتوں نے بیسیوں الفاظ خود وضع کیے۔ غیر زبانوں کے سامنے کاسۂ گدائی سے بچ گئیں۔ عورتوں کے وضع کردہ الفاظ

"۱۔بچوں کے لیے ۲۔ضروریات خانہ داری کے لیے ۳۔ ایسے الفاظ جن کے مترادف عربی وفارسی میں نہیں ۴۔ ضرب المثل اردو میں موجود مگر عورتوں کے نزدیک معنی پورا ادا نہیں ہوتا۔ ۵۔کیفیات کا اظہار اور صوتی اثرات"[۲۹]

"عورت اور اردو زبان" میں وحیدہ نسیم نے عورتوں کی زبان کے جن پہلو کو موضوع بنایا اُن کا ذکر درج ذیل ہے۔

"الفاظ کی تراش خراش ایسے الفاظ جس کے معانی عورتوں نے بدل دیئے ترجمے، غلط ترکیبیں، عورتوں کی زبان پر معاشرت کا اثر، توہم پرستی کی بناء پر ایجاد کردہ لفظ، اشارے کنائے بوجہ شرم وحیا وضع کیے گئے الفظ، عورتوں کی زبان میں طنز و مزاح، گالیاں، کوسنے، ہمدردی و دعائیں، عورتوں کا حساب کتاب، زور بیان کے طور پر ایجاد ہونے والے الفاظ ان میں شامل ہیں۔"[۳۰]

"عورت اور اردو زبان"[۳۱] میں سلینگ الفاظ کی نشاندہی:

بچوں کے لیے ایجاد کردہ الفاظ:

نمبر شمار	سلینگ	معانی	صفحہ نمبر
۱	تاکرنا	پردوں سے جھانکنا	۵۰
۲	تتو بجانا	تالیاں بجانا	۵۰
۳	مَما	پانی	۵۰
۴	ہِپا	کھانا	۵۰
۵	دُودُو	دودھ	۵۰
۶	گھٹنیوں چلنا	رینگنا	۵۰

۷	کھڑا بڑا	کھر دراہونا	۵۰
۸	بم یادَھم	گر پڑنا	۵۰
۹	پیاں پیاں چلنا	چلنا سیکھنا ہو تو / میوں میوں چلنا	۵۰
۱۰	ہا	گرمی	۵۰
۱۱	چھی	گندگی	۵۰
۱۲	آہا	مٹھائی	۵۰
۱۳	اخ، تھو	کڑواہٹ	۵۰
۱۴	چگا	چراغ	۵۰
۱۵	چھجو جو	جھولا جھلاتے وقت	۵۰
۱۶	چِیا	چڑیا	۵۰
۱۷	گلو	گلہری	۵۰
۱۸	ککو	مرغی	۵۰
۱۹	میاؤں	بلی	۵۰
۲۰	بھوں	کتا	۵۰
۲۱	نینڈی	نیند	۵۱
۲۲	جھنجھنا	بچوں کا کھلونا	52
۲۳	چھچھوں، چھی چھی	بچوں کا پاخانہ یا پیشاب کے لیے	52
۲۴	دَدا	وہ ماما جو بچوں کی پرورش کرے	52
۲۵	اَنّا	بچوں کو دودھ پلانے کے لیے رکھی جانے والی عورت	۵۲

ضرورت خانہ داری کے لیے ایجاد کردہ الفاظ

کونڈا، تسلا، تھالی، سینی، لگن، پرات، دیکچہ، پتیلی، کفگیر، دڈوئی، کرچھا، وغیرہ اس لحاظ سے کچھ اور محاورات بھی وضع ہوئے:

نمبر شمار	سلینگ	معانی	صفحہ نمبر
۱	توے کا ہنسنا	نیک شگون (جب توے کی سیاہی چمکے)	۵۳
۲	ٹیڑھے توے کی توٹی	مشکل کام کے لیے، ٹیڑھی کھیر کے معنوں میں	۵۳
۳	ایک توے کی روٹی کیا چھوٹی کیا موٹی	ایک ہی تھالی کے چٹے بٹے	۵۴
۴	جو ہانڈی میں ہو گا ڈوئی میں نکل آئے گا	جو بات ابھی پس پردہ ہے کل ظاہر ہو گی	۵۴
۵	چکنا گھڑا	بے غیرت انسان	۵۵
۶	سیدھا	وہ خام اناج جو پکوان کے لیے نکالا جائے	۵۵
۷	آٹے کی آپا	سادہ لوح، نیک دل عورت	۵۶
۸	مڑوڑی	آٹے کی وہ بتیاں جو آٹا گوندھنے کے بعد ہاتھ سے چھوٹتی ہیں۔	۵۶
۹	پلیتھن	خشک آٹا جو روٹی بناتے وقت پیڑے پر لگایا جائے / ایسا خرچ جو اصل پر اضافہ ہو	۵۷
۱۰	پیاز کے چھلکے اُتارنا	ایک ایک عیب گنوانا	۵۷
۱۱	پھڑولنا / پھرولنا	دال سے بھوسی چھلکا الگ کرنا / سامان ٹٹولنا	۵۷
۱۲	منہ میں گھنگھنیا بھرنا	چپ سادھنا / خاموش رہنا	۵۷
۱۳	ایک چنا دو دال	خونی رشتہ دار	۵۸
۱۴	بُرکنا	سفوف یا خشک چیز کا چھڑکنا	۵۸
۱۵	بُھلسنا	گرم راکھ میں کسی چیز کو بھوننا (پائے وغیرہ)	۵۹

سلائی کے متعلق

نمبر شمار	سلینگ	معانی	صفحہ نمبر
۱	پسوچنا	کچی سلائی کرنا	۵۹

۲	تاگنا	لحاف یا رضائی میں تاگے ڈالنا (نگنڈے ڈالنا)	۵۹
۳	بٹھور	جلی ہوئی لال مٹی جس سے چولھا جمایا جائے	۵۹
۴	گلتھا دینا	(گال ہاتھ پر رکھ کر بیٹھنا) خاموشی سے بات پی جانا	۶۲
۵	بکھانا	کسی خاندان کے گن گن کر عیب نکالنا	۶۰
۶	بتو تھمبو کرنا	لڑائی روکنا	۶۰
۷	للو بتو کرنا	خوشامد کرنا	۶۰
۸	اُٹنگا	وہ کپڑا (پاجاما) جو جسم سے اونچا ہو	۶۰
۹	جھینکنا	کسی بات کا دھڑکا رہنا	۶۰
۱۰	چھی جانا	کان یا ناک کے سوراخ بھاری زیور کی وجہ سے بڑھ جانا	۶۱
۱۱	انگھڑ کھنگڑ	کاٹ کباڑ	۶۱
۱۲	چَھب	اعضا کی بناوٹ، Figure	۶۱
۱۳	بھدرک	سلیقہ، خوبی، شعور	۶۲

(اردو میں قریب المعنی موجود الفاظ مگر عورتوں کے مفہوم ادا نہ ہوں)

نمبر شمار	سلینگ	معانی	صفحہ نمبر
۱	انسوانا	کسی چیز کو پہلے پہل استعمال کرنا	۶۲
۲	تانتا پوا ڑا	کچا چٹھا	۶۲
۳	چک چھوتا	پچھتاوا	۶۳
۴	ٹھرن	جاڑے کی کیفیت جس میں ہاتھ پاؤں اینٹھنے لگیں	۶۴
۵	چھچھنے	دفعہ ہو جاؤ، پرے	۷۷
۶	جھونا	بمعنی بچا ہوا کھانا	۷۸
۷	تجھ مجھ	اپنا بیگانہ	۷۹
۸	جوان جہان	کڑیل جوان	۸۱

کنائے بوجہ توہم پرستی:

نمبر شمار	سلینگ	معانی	صفحہ نمبر
۱	مرداری	چھپکلی	۸۷
۲	اجلی	دھوبن	۸۷
۳	نکٹی، ہنگو، کالی	بلی	۸۷
۴	اوپر والیاں	بمعنی پریاں	۸۷
۵	ان گنا مہینہ	آٹھوا مہینہ (حمل کا)	۸۷
۶	تھکارا	ہیضہ	۸۸
۷	بی بی کی پُڑیا	وہ مٹھائی جو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نیاز کے لیے آئے	۹۰

اشارے کنائے بوجہ شرم وحیا:

نمبر شمار	سلینگ	معانی	صفحہ نمبر
۱	آس والی	حاملہ	۹۰
۲	پاؤں بھاری ہونا	دوجی / حاملہ	۹۰
۳	اندر والا	ماں کے پیٹ میں بچہ	۹۱
۴	پہلا پھول	پہلوٹھی کا بچہ	۹۱
۵	ہاتھ پاؤں سے چھوٹنا	ولادت سے فراغت پانا	۹۱
۶	آنکھ لگی	ناجائز تعلقات	۹۳
۷	خصما موئی	کئی شوہر مر گئے ہو	۹۸
۸	مٹکانا	کپڑے پہننے کے معنی میں آتا ہے	۹۸
۹	للو	زبان	۹۸
۱۰	توتو	زبان	۹۹
۱۱	روکڑا	روپیہ	۹۹
۱۲	اول جلول	بدسلیقہ، پھوہڑ	۱۰۲

۱۳	بڈھاڈھینگ	بڑی عمر میں بھی بچوں سی حرکتیں کرنے والا	۱۰۳
۱۴	بھوپھس۔ پھوپ سس	پھوپھی ساس	۱۰۳
۱۵	تبارک کی روٹی	بدوضع عورت، بدصورت عورت	۱۰۳
۱۶	ٹائیں ٹائیں فش	شوراشوری، پھر خاموشی	۱۰۴
۱۷	کھلو باؤلی	بات بات پر ہنسنے والی	۱۰۴
۱۸	بے للی	نادان، بے وقوف، الھڑ	۱۰۵
۱۹	کاٹھ کی بھبو	سادہ لوح، بے وقوف	۱۰۵
۲۰	پٹاخہ	تیز طرار، جواب دینے والی لڑکیاں	۱۰۶
۲۱	پھلجھڑی	ہنسنے ہنسانے والی عورت کے لیے مخصوص	۱۰۶
۲۲	لنڈوری فاختہ	بے سہارا تنہا عورت	۱۰۶

ایسے الفاظ جو اپنی بے نیازی اور دوسروں کی تحقیر کے لیے بولے جائیں

۱	مری جوتی سے	میری جوتی کو پروا نہیں	۱۱۰
۲	پاؤں نہ دھلواؤں	ادنیٰ ترین خدمت کے بھی لائق نہیں	۱۱۰
۳	چوکھٹ نہ جھانکنا	اتنا بے زار کہ دہلیز پر قدم نہ رکھوں	۱۱۱
۴	چچخے	چل ہٹ، بیزاری، پرے	۱۱۲
۵	موا	نفرت و بیزاری	۱۱۲
۶	منڈی کاٹا	سرکٹا	۱۱۲
۷	جھاڑو پھرے	برباد ہو	۱۱۳
۸	مرنے جوگا	مرنے کے قابل	۱۱۱۳
۹	اچھال چھکا	آوارہ عورت	۱۱۴
۱۰	جھٹل	جس کو جھوٹا کر دیا ہو	۱۱۴
۱۱	چھبیلی جان	پہن اوڑھ کر دوسروں کو اپنی چھب دکھائے	۱۱۴
۱۲	خاتی	بے حیا عورت	۱۱۴

۱۳	خصماموئی	باربار نکاح کرے اور شوہر مرتے جائیں	۱۱۴

کوسنے:

۱	موت پڑے	ختم ہو جائے	۱۱۵
۲	گور کھائے	موت آئے	۱۱۵
۳	گور میں کیڑے پڑیں	عذاب نازل ہو	۱۱۶
۴	دنیا سے اُٹھے	غارت ہو	۱۱۶
۵	کُتے کوؤں کو دوں	بوٹاں جانوروں کو دوں	۱۱۶
۶	کھاٹ نکلے	جنازہ نکلے	۱۱۷
۷	بی بی کی جھاڑ پھرے	حضرت فاطمہ کا قہر نازل ہو	۱۱۷

دعا:

۱	کلیجہ ٹھنڈا رہے	اپنی اولاد کا غم نہ دیکھے	۱۲۱
۲	جم جم جیؤ	سدا / ہمیشہ زندہ رہو	۱۲۲

حساب کتاب:

۱	جلتا چاند / تیزا / تیزی	صفر	۱۳۳
۲	بارافات	ربیع الاول	۱۳۳
۳	میراں جی، بڑے پیر، گیارھویں	ربیع الثانی	۱۳۴
۴	مدار	جمادی الاول	۱۳۴
۵	خواجہ	جمادی الثانی	۱۳۴
۶	شب برات	شعبان	۱۳۴
۷	عید	شوال	۱۳۴
۸	خالی	ذیقعد	۱۳۴
۹	بقرید	ذالحج	۱۳۵

١٠	چڑھتا چاند	عروج ماہ	١٣٥
١١	اترتا چاند	زوال ماہ	١٣٥
١٢	تماہی	سہ ماہی	١٣٥
١٣	چھماہی	ششماہی	١٣٥
١٤	دوبیسی	چالیس	١٣٦
١٥	بیساسو	ایک سو بیں	١٣٦
١٦	دھڑی	پانچ کلو	١٣٦

متفرقات:

١	ہالی موالی	سنگی ساتھی	٣٢٣
٢	چھٹکی	سب سے چھوٹی اولاد	٢٦٤
٣	اوپر تلے کے	دو بچے یکے بعد دیگرے	٢٠٨
٤	بھدر بھدر بھاگنے والی	موٹی / بھدی عورت کے بھاگنے کی کیفیت	٢٢٤
٥	پلٹس پڑنا	رونا پیٹنا، کہرام، ماتم	٢٣٢
٦	پختریاں	ماما جو روٹیاں چرا کر گھر لے جانے کے لیے پکائے	٢٣٤
٧	ٹوٹروں ٹوں	اکیلا دم	٢٥٠
٨	ٹوپا بھرنا	سلائی کرنا	٢٥١
٩	ٹوم چھلا پاس نہ ہونا	مفلسی میں بیچنے کے لیے معمولی زیور بھی نہ ہو	٢٥١
١٠	ٹیاں سے جان	حقیر ترین، اکیلا دم	٢٥٢
١١	جایا	بیٹا	٢٥٤
١٢	چھوچھک	زچہ خانے میں زچہ کے میکے سے آنے والا سامان	٢٢٦
١٣	دائی سے پیٹ چھپانا	اس شخص سے راز چھپانا جو سب کچھ جانتا ہو	٢٧٢
١٤	دردیں	دردِ زہ	٢٧٢
١٥	دھر دھر بھولو	اتنا پیسہ ہو رکھ رکھ کر بھول جاؤ	٢٧٥

۱۶	سَت خصمی	آوارہ عورت	۲۷۵
۱۷	کاجو بھوجو	ناپائیدار بالعموم پتلے اور کم وزن ناپائیدار زیور کے لیے بولا جاتا ہے	۲۹۵
۱۸	کالی پوت	بہت چھوٹا موتی، سیاہ رنگ کی پوت دھاگے میں نظر بد کے لیے بچوں کو پہناتے ہیں	۲۹۶
۱۹	کھڑے تڑے	گاہ گاہ، کبھی کبھی	۳۰۳
۲۰	لیپ پوت برابر کرنا	عیب پر پردہ ڈالنا	۳۱۱
۲۱	مسنا / موسنا	زور دباؤ سے چھین لینا، لوٹنا	۳۱۴
۲۲	نتھ چوڑی برقرار رہے	سہاگ قائم رہے	۳۲۰
۲۳	نگوڑا	کم بخت	۳۲۱
۲۴	نوج	نعوذ باللہ، خدانخواستہ	۳۲۱

مشرقی تہذیب و ثقافت، ہندوستانی تمدن اور اردو زبان کی کسمپرسی سے دو باتیں ظاہر ہوتی ہیں۔

۱۔ زبان کے مٹنے سے تمدن بھی ختم ہو جاتا ہے۔

۲۔ عورت، زبان و تمدن دونوں کی محافظ ہے۔

ثقافتی رنگ جس میں لوریاں، گیت، ماہیے، ٹپے، گیتوں میں شامل، بابل کی دعائیں، ساون کے رت، زچہ گیریاں یہ سب عورتوں کی شاعرانہ صلاحیتوں کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

"دریائے لطافت" از سید انشاء اللہ خان انشاء میں سلینگ (۳۲)

دریائے لطافت از سیّد انشاء اللہ خان انشاء اردو قواعد و لسانیات پر سب سے پہلی تصنیف ۱۸۰۸ء میں فارسی زبان میں لکھی گئی۔ مولوی عبد الحق نے ۱۹۶۲ء میں آفتاب اکیڈمی، اردو بازار موہن روڈ کراچی سے از سرِ نو مرتب کر کے اور عبد الرؤف عروج سے ترجمہ کروا کر شائع کی۔ اس کتاب میں مختلف شعبہ جات، کھیلوں کے نام، دلالوں کی زبان، مغل، کشمیری، پوربی، مسلمان، قدیم دِل وغیرہ کا تعارف مختلف علاقوں اور لہجوں کا تذکرہ، بیگمات کی زبان، عورتوں کی زبان میں کنیزوں، دہلی والیوں کا انداز گفتگو، ریختی زنانہ محاورات وغیرہ سب شامل ہیں۔ مولوی عبد الحق "دریائے لطافت" کے مقدمے میں لکھتے ہیں۔

"اردو زبان میں شامل ہونے والے الفاظ اردو کا ہی حصہ ہیں۔ اگر ان کو ان کی زبانوں کے مطابق یا اس کے کی اصل صورت ولہجہ میں ادا کیا جائے گا تو اردو زبان کوئی زبان ہی نہ رہے گی۔" (۳۳)

"دریائے لطافت" میں شامل سلینگ الفاظ کی فہرست درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	سلینگ	معانی	صفحہ نمبر
۱	غرماغرم	گرماگرم	۳۳
۲	چٹا	سفید	۳۳
۳	کڈھ	نکال	۳۷
۴	آنکھ موچنا	آنکھ بند کرنا	۳۴
۵	بیالیس	بتالیس	۳۵
۶	پروٹھا	پراٹھا	۳۶
۷	کتراں	کتنا	۳۹
۸	کھاٹ، کھٹیا	چارپائی	۴۰
۹	کانڑا	کانا	۴۴
۱۰	الینڈلو	انڈیل لو	۴۵
۱۱	دھاپ	تھپڑ	۵۲
۱۲	گجب	غضب	۶۹
۱۳	پھرمایا	فرمایا	۶۹
۱۴	آپ بھی بزرگ ہیں	تھوڑی سی عقل مول لیجیے تو بہتر ہے۔ آپ کی کیا بات ہے	۱۰۷
۱۵	کدھر کرم کیا	ملنے کی خوشی اور اظہار شکایت	۱۰۸
۱۶	حلوا خاتون	کھٹ پُتلی	۱۱۰
۱۷	چنداماموں تا	چھوٹی بچیوں کی چاند سے گفتگو	۱۱۸

۱۸	اچھال چھکا	بدکار عورت	۱۲۰
۱۹	چوکھے ہاتھ	مجلس میں سب پر پھبتیاں کسنا	۱۲۲
۲۰	بل بلیہ ہوں	شادی مبارک	۱۲۴
۲۱	دبڑو گھسڑو	عاجز	۱۲۴
۲۲	ناک مروڑ ڈالوں گا	تنبیہ کروں گا	۱۲۸
۲۳	کٹ مستا	بے فکر	۱۲۵
۲۴	چوری کا گڑھ میٹھا	مفت کا مال اچھا	۱۳۲
۲۵	بازار کی مٹھائی	طوائفیں	۱۳۲
۲۶	پھوٹو	بولو	۱۳۲
۲۷	بوٹا قد	چھوٹا قد	۱۳۵
۲۸	بوٹی بوٹی پھڑکتی ہے	بند بند سے ناچنا ظاہر ہوتا ہے	۱۳۶
۲۹	موٹی اسامی	مال دار	۱۳۵
۳۰	لٹّو ہو گیا	عاشق ہو گیا	۱۳۳
۳۱	بارہ باٹ اٹھارہ پنڈے پھرا ہے	تجربہ کار ہے، کار آزمودہ ہے	۱۳۶
۳۲	پٹھا	پہلوانوں کا نیا شاگرد	۱۳۸
۳۳	پللی	بے وقوف عورت	۱۴۴
۳۴	بڑما	وہ عورت جو خود کو دوسروں سے بہتر سمجھتی ہے	۱۴۴
۳۵	بھنڈ قدمی	منحوس	۱۴۵
۳۶	بر کی ماری	افواہ پھیلائی	۱۴۵
۳۷	پیٹی	صندوقچی	۱۴۶
۳۸	چونڈا	سَر	۱۴۷
۳۹	دوجی سے ہے	حاملہ ہے	۱۴۸
۴۰	علی کی مار، کمر ٹوٹے	بد دعا	۱۵۰

(ج) اصطلاحات پیشہ وراں اور مصطلاحات ٹھگی میں سلینگ

فرہنگ اصطلاحات پیشہ وراں جلد اول

۱۹۳۹ء میں اصطلاحات پیشہ وراں کی آٹھ جلدیں شائع کی گئیں مگر اب نایاب ہیں۔ ان میں سے ۵ جلدیں دوبارہ کراچی سے شائع کی گئیں۔ فرہنگ اصطلاحات پیشہ وراں[۳۴] میں سلینگ کی نشان دہی:

	سلینگ	معنی، مفہوم	صفحہ نمبر
۱	پولا	مذکر، گھاس کا بندھا ہوا معمولی جسامت کا مُٹھا	۱۳
۲	بوکڑا	درخت کے تنے کا چھوٹا ٹکڑا	۱۹
۳	بِھنّی	چپٹی	۱۹
۴	اٹان	مچان / ٹانڈ	۲۲
۵	بِلی	دروازے کو بند رکھنے کی پرانی وضع کی آڑ، چور کھٹکا	۲۶
۶	اٹھماس / اٹھوانس	تعمیر میں ۸ آٹھ پہل بنا ہوا نقش	۴۷
۷	ڈِھیم	ٹھوس پتھر، اس کے پرت نہیں بن سکتے	۶۴
۸	پَوّا	اینٹ کا چوتھائی ٹکڑا جو چُنائی کے کام نہ آئے	۷۸
۹	جھانواں	جو اینٹ زیادہ بُھن کر سخت اور بدوضع ہو جائے	۷۸
۱۰	لائی	اینٹ تھاپنے کی اجرت	۸۲
۱۱	اَٹّا	بالاخانہ، کوٹھا	۹۸
۱۲	بارجا	کھڑکی کے آگے خوش نمائی کے لیے بنایا گیا چھوٹا سا برآمدہ، پروٹھا / پرونٹھا بھی کہتے ہیں	۱۰۳
۱۳	بخاری / کولکی	خانہ داری کا معمولی سامان رکھنے کے لیے بنائی ہوئی جگہ	۱۰۴
۱۴	بُکھاری	باکھر اور بُکھار بھی کہتے ہیں، گنوار	۱۰۵
۱۵	پاٹ شالا	مکتب، بچوں کی تعلیم کا ابتدائی مدرستہ	۱۰۸
۱۶	پوتا	کپڑے کی صافی، دیوار پر سفیدی وغیرہ پھیرنے کا بان	۱۱۲
۱۷	کھٹّا	کلی، کھانچہ	۱۴۷

۱۵۷	برش، عمارتی کام پر رنگ پھیرنے کا بالوں کا بنا ہوا برش	بالونچی، کونچی	۱۸
۱۶۳	کاغذ کے پھول پتے چپکانے کے لیے میدے کی بنائی ہوئی لیس دار چپکواں چیز	لئی	۱۹
۱۸۴	کھاٹ اسم تصغیر، تحقیری کلمہ	کھٹیا	۲۰
۱۹۶	مکان و عمارات کی روشنی کا انتظام کرنے والا پیشہ ور شخص	مِشلچی	۲۱
۲۰۱	فوارہ، جھارا	پُھوارہ	۲۲
۲۰۱	ڈول کے منہ کا کنارا	کنّا	۲۳
	جلد دوم[۳۵]	فرہنگ اصطلاحات پیشہ وراں	
۳	گالے یا روئی کا بہت چھوٹا ایک چٹکی کے برابر ٹکڑا	پھویا	۱
۱۲	دھاگے کا باریک اور چھوٹا ریشہ جو بَل میں نہ آنے کی وجہ سے باہر نکلا دکھائی دے	پھونسڑا	۲
۲۹	کم میلا کپڑا	پھوایا کپڑا	۳
۳۰	کپڑوں کی گٹھڑی باندھنے کی بڑی چادر	پلی	۴
۳۹	گیروا، بھگوا رنگ، جوگیوں کو بھاتا ہے، زرد اور سرخ رنگ کو ملا کر تیار کیا جاتا ہے	جوگیا رنگ	۵
۳۹	پکی قسم کا شوخ رنگ	جیٹھا رنگ	۶
۴۳	اصل سرخ، لال رنگ	سوہا رنگ	۷
۴۷	گہرا سبز رنگ جس میں نیلے رنگ کی جھلک زیادہ ہو	ماشی رنگ	۸
۱۱۲	وہ سوئی جس کی نوک کثرتِ استعمال سے گِھس کر خراب ہو گئی ہو	کُھنڈی سوئی	۹
۲۱۶	ایڑی	اڈی	۱۰
۲۱۸	بٹھواں جوتی	بِھڈی	۱۱
۲۱۹	جوتی کی معمولی قسم پنجہ اٹکانے کے اس کے دو ہر چند تسمے	چپلی	۱۲

		ہوتے ہیں	
۱۳	لیتڑے	گھٹیا قسم کی پھٹی پرانی جوتی	۲۲۴
فرہنگ اصطلاحات پیشہ وراں		جلد سوم [۳۶]	
۱	ٹاپا	مخروطی شکل کا اُونچا اور بڑا ٹوکرا (عام طور پر مرغیاں بند کر کے استعمال ہوتا ہے۔)	۳،۴
۲	ڈالا	چھوٹے منہ اور بڑے پیٹ کا ٹوکرا	۶
۳	جھجری	پانی رکھنے کا صراحی کی قسم کا معمولی وضع کا مٹی کا برتن	۱۱
۴	بھانڈا	عوام کی ضرورت کے معمولی موٹے اور بھدے ہر قسم کے برتن	۲۹
۵	پیٹا	اوجھڑی	۸۳
۶	تبارک کی روٹی	نذر و نیاز کے لیے تندور میں پکائی ہوئی میٹھی روٹی	۱۲۴
۷	چوکا / چونگا	نذر و نیاز کے لیے کنگورے دار چوپرت پکائی ہوئی میٹھی روٹی	۱۲۷
۸	پلیتھن	خشک آٹا جو روٹی بنانے میں استعمال آئے	۱۲۴
۹	مانڈا / مانڈھا	پتیل روٹی، بہت پتلی روٹی	۱۳۲
۱۰	آلن	سالن	۱۳۴
۱۱	بُسیارا	باسی کھانا، بدبودار کھانا	۱۳۷
۱۲	بڑیاں	مونگ یا ماش گیلی پسی ہوئی دال کی تلی ہوئی ٹکیاں	۱۳۷
۱۳	بھاجی	بھنا ہوا ساگ پات جو بطور سالن استعمال کیا جائے	۱۳۹
۱۴	بوٹ پلاؤ	چنے ڈال کر بنائے ہوئے چاول	۱۳۸
۱۵	بُھرتا	سبزی یا دال کو اُبال کر کچل کر حسب ذائقہ مسالے ملا کر تیار کیا گیا سالن جیسے آلو کا بھرتا، بینگن کا بھرتا	۱۴۰
۱۶	تورا	جو شادی کی تقریب میں دور پرے کے رشتہ داروں کو	۱۴۵

		دعوت کے بدلے کھانا بھیجا جائے لگا کے خواں میں بھیجا نہ کیجیے کچھ چیز خدا کے واسطے ہم گزرے ایسے تورے سے (انشاء)	
۱۷	چھونکنا	بگھارنا	۱۴۹
۱۸	خشکا	روکھے پھیکے اُبال کر پکائے ہوئے چاول	۱۵۰
۱۹	سست ناجا	سات اناج ملا کر بنائی ہوئی کھچڑی	۱۵۷
۲۰	قبولی	چنے کی دال کی بھونی ہوئی کھچڑی	۱۶۰
۲۱	کواب	کباب	۱۶۳
۲۲	کھاؤ پیر	بہت کھانے والا، پیٹو	۱۶۳
۲۳	کھنڈویاں / کھنڈلیاں / کھنڈیاں	بیسن کے قتلے جو مسالہ بنا کر اُس میں ڈالے جاتے ہیں	۱۶۵
۲۴	گھنگنی / گھنگنیاں	غریب مزدوروں کی غذا، چنے، گیہوں، باجرے یا جوار کے دانے اُبال کر کھانے کے لائق بنائی ہوئی غذا	۱۶۶
۲۵	لونگ چُڑا	ایک قسم کا سیخ کا کباب جو نلی کی شکل اور کم گداز ہوتا ہے	۱۶۷
۲۶	بورا	کھانڈ، پسی ہوئی چینی	۱۸۹
۲۷	چھٹولا	گنے کا رس کے اوپر کا میل	۱۹۵
فرہنگ اصطلاحات پیشہ وراں		**جلد چہارم**[۳۷]	
۱	پہنچی / پہنچیاں	کلائی میں پہننے کا زیور	۲۲
۲	ٹھسی	گلوبند	۲۶
۳	سراسری	مانگ کے دونوں طرف پیشانی کے بالوں کی پٹیوں کے کنارے لگانے کا سادہ یا جڑاؤ بنا ہوا زیور	۳۵
۴	چوڑی بڑھانا	چوڑی توڑنا	۸۵

۵	خشخشی ڈاڑھی	ایسی ڈاڑھی جس کے بال کتر کر جلد یا ٹھوڑی کے برابر کر دیے گئے ہوں	۹۸
۶	کھلی	تل یا سرسوں کا پھوک جو تیل نکلنے کے بعد باقی رہے	۱۰۷
۷	پھسمہ / وسمہ	خضاب، رنگ	۱۰۹
۸	بھپکا	جبس، بذریعہ عمل تبخیر خوشبودار چیزوں کا عرق	۱۰۸
۹	مسی	دانتوں اور ہونٹوں کو بھورا کرنے کے لیے بنایا ہوا سفوف	۱۱۲
۱۰	چچ چچیاں	تصویر کی رنگ آمیزی کے بدنما داغ دھبے	۱۷۱
۱۱	پھوٹک	وہ کاغذ جس کی دبازت یکساں نہ ہو، وہ کاغذ جو موڑنے سے ٹوٹ جائے	۱۸۷
فرہنگ اصطلاحات پیشہ وراں		**جلد پنجم** (۳۸)	
۱	الل بچھیرا	الڑھ گھوڑے کا کم عمر بچہ	۵
۲	ٹٹو	ایک قسم کا کم ذات یا بد نسلا گھوڑا	۱۳
۳	باؤنگی / بونگی	سانگی، بینگی، (بہنگی) کا غلط تلفظ، پوٹلی، گھڑی، بیل گاڑی میں سواریوں کے بیٹھنے کا ادھر کھٹولا	۱۰۹
۴	شِکرم	بگی کی وضع کی بند گاڑی عام طور پر عورتوں کے لیے مخصوص	۱۳۶
۵	گدھیڑ	گدے کا اسم مصغر	۱۴۱
۶	مانچا / مانجھا	مچان کا گنواری تلفظ	۱۴۳
۷	ناڑ / ناڑی	مضبوط اور موٹی رسی	۱۴۵
۸	بھوئی	سواری اٹھانے والا مزدور	۱۴۹
۹	پلی / پلا	بوری یا تھیلا	۱۵۳
۱۰	پھاند	ڈبکی لگانے کے لیے بلندی سے کودنا	۱۶۱

مصطلاحات ٹھگی:

فرہنگ آصفیہ، نور اللغات، امیر اللغات میں بیشتر الفاظ پیشہ وروں کی بولیاں وغیرہ شامل نہیں۔ "فرہنگ اصطلاحات پیشہ وراں" کے عنوان سے مولوی ظفر الرحمٰن دہلوی نے مولوی عبد الحق کی فرمائش پر آٹھ جلدوں پر مشتمل فرہنگ لکھی۔ جس کی آٹھویں جلد کی ایک فصل میں ٹھگ، چور، قمار بازی کی اصطلاحیں بھی جمع کی گئی تھیں۔ زبان کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ رشید حسن خاں کو کہیں سے پرانی لغت "مصطلحات ٹھگی" کے عنوان سے مل گئی جو انھوں نے مرتب کی۔ اس دور میں "ٹھگی، قتل، لوٹ مار کا ایسا منظم طریقہ تھا جو تقریباً ۲ سو سال تک ہندوستان میں رائج رہا۔ مصطلحات ٹھگی کے حرف آغاز میں خلیق انجم نے لکھا ہے۔ ان ٹھگوں کے زبان کے اصول و قواعد کو سلیمان راما سینا" "Roma Seeana" نے اچھے سے مرتب کیے۔ سلیمان کے مدد گار علی اکبر نے اس کتاب کو اردو میں ترجمہ کر دیا۔ یہ فرہنگ ۱۸۳۹ء میں شائع ہوئی۔ اس کتاب میں ٹھگوں کے مذہبی عقائد، مختلف مذاہب سے تعلق ہونے کے باوجود ہندو اور مسلمان دونوں طرح کے لوگوں کے گروپس شامل تھے۔ ٹھگوں کے نجات کا تصور اور سماجی عوامل "رکت بیج" کے تحت دیوی کے مطابق "کنگال، اتیت (ہندو فقیروں کا کڑے والا گروہ) جوگی، جٹا دھاری (لمبی لمبی بالوں کی لٹوں والا شیو جی کا پجاری) کلبتان (دیوث، بھڑوا) خاکروب، ڈھیر، فقیر، بھاٹ، رنڈی (عورت) کسبی (پیشہ ور طوائف) کلانوت (خاندانی گویا، میراثی) کوڑھی، جذامی (سفید داغ جس کے جسم پر ہوں) ننگے، بوچے، لنگڑے لولے، اندھے کو نہیں مارنا۔[۳۹]

ان کے ہاں شگون بھی مختلف طرح کے تھے۔ ان کے علاقوں میں رہنے والوں کو بھی کانوں کان خبر نہیں ہوتی تھی۔ اگر کوئی اس علاقے میں لوگوں کو قتل کیا جاتا ہے تو اسے دیوانہ سمجھتا تھا۔ چوں کہ ٹھگوں میں نظم و ضبط، عقیدہ، سخت گیری کے علاوہ جس کو معلوم بھی ہو وہ خبر نہیں دیتے تھے۔ دوسری طرح کے لوگ ڈرتے نہیں بتاتے تھے۔ کچھ با اثر لوگ ان ٹھگوں سے باقاعدہ رقم وصول کرتے تھے جیسے آج کل بھی سیاستدان، پولیس، عام محافظ ادارے خود بھتہ لیتے ہیں، مطلب ٹھگوں کو بھی سالانہ ٹیکس ادا کرنا ہوتا تھا۔

"مصطلحات ٹھگی"[۴۰] میں شامل سلینگ کی فہرست درج ذیل ہے۔

	سلینگ	معنی، مفہوم	صفحہ نمبر
۱	آلا	ٹھگ	۵۳
۲	آنسو توڑ	بن موسم کے مینہ، بدشگون	۵۵
۳	آنکڑا	ایک ہزار	۵۵
۴	اترتی پھلکی	دوپہر دِن سے شام تک کا وقت	۵۶
۵	اَگاسی	پگڑی	۵۹
۶	اُہارنا	پھانسی سے مار ڈالنا	۶۳
۷	بُرکی	چھری	۷۸
۸	بڑکا	سردار	۷۹
۹	بنجاری	بِلی	۸۲
۱۰	بندری	تلوار	۸۲
۱۱	بُھرکا	روپیہ	۹۰
۱۲	بھانس لینا	بمعنی پھانس لینا، واردات کے مال سے چرا لینا	۸۴
۱۳	بھڑاکی	بندوق	۹۰
۱۴	بیل	اناج (آٹا)	۹۸
۱۵	بیل سنبھالنا	فی الفور جو چیز چھپانے کی ہو اس کو چھپا دینا	۹۸
۱۶	پُترا	گھوڑا	۱۰۶
۱۷	پھٹاکی	بندوق	۱۱۲
۱۸	پھٹکی	شراب	۱۱۲
۱۹	پھرکنا	گھوڑا	۱۱۲
۲۰	پُھسرنا	بھاگنا	۱۱۲
۲۱	پُھلکی	طلوع سے غروب آفتاب تک کا وقت	۱۱۴
۲۲	پَھلو	رومال	۱۱۴

۲۳	پھول	کسی جگہ جمع ہونے کے وعدہ کو کہتے ہیں	۱۱۴
۲۴	پیکی	روکڑا، روپیہ	۱۱۴
۲۵	پان دو	مسافر کو پھانسی دو	۱۱۶
۲۶	پکاپو	ایسا راستہ جہاں مسافروں کا بے خطر قتل کیا جا سکے	۱۱۶
۲۷	پنگی	ساڑی، عورتوں کا لباس	۱۱۷
۲۸	پوڑھا	سانپ	۱۱۷
۲۹	پھوپھا	چاندی	۱۱۹
۳۰	تانڈی	اشرفی	۱۲۰
۳۱	تپکا	کپڑا، خواہ لباس	۱۲۰
۳۲	تُرمی	ٹھگ، چور، اُٹھائی گیرا	۱۲۳
۳۳	تھمونی	رشوت	۱۲۴
۳۴	تُرکڑی	لشکر یا قافلہ	۱۲۵
۳۵	تُوپ	گھی	۱۲۶
۳۶	ٹاپ	روٹی	۱۲۷
۳۷	ٹِنّا	کم سن لڑکا	۱۲۸
۳۸	ٹُوم	اچھی چیز یا اچھا مال	۱۲۸
۳۹	ٹونا	ٹھگوں کا مکر و فریب	۱۲۸
۴۰	ٹاگنا	کھانا پینا	۱۳۰
۴۱	ٹیپ لینا	دیکھ لینا	۱۳۱
۴۲	جُکّڑ	کُتّا	۱۳۴
۴۳	جھلّڑ	پیٹ یا شکم	۱۳۸
۴۴	چٹائی	حصہ	۱۴۴
۴۵	حقہ بھر لو، پی لو	آئے ہو تو گھر لے چلو	۱۵۵

۴۶	دَل	وزن	۱۵۶
۴۷	دَھر ڈالنا	پھانسی سے مار ڈالنا	۱۵۹
۴۸	ڈِڈھ	مسافر	۱۶۳
۴۹	ڈُگا	بڈھا آدمی	۱۶۴
۵۰	ڈُھول	بوڑھا آدمی	۱۶۵
۵۱	ڈھولن	بوڑھی عورت	۱۶۵
۵۲	ڈھامرے	پیتل کے برتن	۱۶۵
۵۳	ڈھیری	بستی / سرائے	۱۶۵
۵۴	سانٹھ	تلوار	۱۷۷
۵۵	سُتلی	بیس روپے	۱۷۸
۵۶	قلندر	ریچھ، بندر ساتھ لے کر قلندروں کے بھیس میں ٹھگی کرنے والے گروہ کا نام	۱۹۰
۵۷	کچا	پکڑا جائے اور سب بھید کھول دے ایسے ٹھگ کو کہتے ہیں	۱۹۵
۵۸	کھگا	گھر	۲۰۴
۵۹	کھوسٹر	ایسا مسافر جو ٹھگوں کے حال سے ہشیار ہو گیا ہو	۲۰۵
۶۰	کھوڑیا	بڈھی عورت	۲۱۵
۶۱	کِھمٹی	گاڑی	۲۱۵
۶۲	کھناکھی	کھانسی	۲۱۵
۶۳	گھوٹلا	پیسہ، ڈھلا	۲۲۱
۶۴	گھاڑ	ناقص، پھٹا، ٹوٹا	۲۲۳
۶۵	گھسی	چغل خور دشمن	۲۲۴
۶۶	لپنا	چھُپنا	۲۲۵
۶۷	کپوا	اُٹھائی گیرا	۲۲۶

۶۸	لگھوٹا	مسافر کی لاش	۲۲۶
۶۹	مکھن	سر دار اور شریف	۲۳۳
۷۰	نعمت	وہ مسافر جو ٹھگوں کے دام فریب میں پھنسا نہ ہو	۲۴۰
۷۱	نمتا	مسافر	۲۴۰
۷۲	نکاری	چھینک	۲۴۰
۷۳	نیرا	پانی	۲۴۱
۷۴	ہاپڑ	چیز	۲۴۴

مندرجہ بالا اردو لغات میں سے سلینگ عمیق نظری سے تحقیق کے بعد اخذ کیے گئے ہیں ۔ اس باب میں سلینگ کی نشان دہی کے لیے اردو کی مندرجہ بالا معروف لغات و مطبوعات کو مدِ نظر رکھا گیا ہے جن میں علمی اردو لغت ،فرہنگ آصفیہ جلد اول تا چہارم، قاموس مترادفات، فرہنگ شفق، بہار اردو، اردو انگریزی ڈکشنری، اردو مترادفات، جواہر اللغات ، فرہنگ اثر، مہذب اللغات، قدیم اردو لغت، معیار اردو شامل ہیں ۔ان لغات میں شامل متروک الفاظ اور سلینگ کی نشاندہی ان الفاظ کے معانی مع صفحہ نمبر درج کیے گئے ہیں تا کہ قاری کو معلومات حاصل کرنے میں کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے اور آسانی سے مطلوبہ مواد تک رسائی ممکن ہو سکے۔ عورت اور اردو زبان سے متعلقہ لغات میں سے بھی سلینگ الفاظ بعد از تحقیق شامل کیے گئے ہیں اور مصطلحات ٹھگی جن میں پیشہ وروں کی زبان شامل ہے کو بھی موضوع تحقیق بنا کر ایسے تمام سلینگ کے اندراج کو یقینی بنایا گیا ہے

حوالہ جات

۱۔ مالک رام، لغت نویسی کے مسائل، مرتبہ پروفیسر گوپی چند نارنگ، ماہنامہ کتاب نما، جامعہ نگر نئی دہلی ۔۲۵، ۱۹۸۵ء، ص ۱۳

۲۔ گوپی چند نارنگ، پروفیسر، لغت نویسی کے مسائل، ماہنامہ کتاب نما جامعہ نگر نئی دہلی۔۲۵، ۱۹۸۵ء ،ص ۴۷

۳۔ وارث سرہندی، ایم۔اے، علمی اردو لغت، علمی کتب خانہ کبیر سٹریٹ اردو بازار لاہور، اکتوبر ۱۹۸۳ء

۴۔ سیّد احمد دہلوی، فرہنگ آصفیہ، جلد اول، مکتبہ حسن سہیل لمیٹڈ اردو بازار لاہور، ص: سند ارد

۵۔ سیّد احمد دہلوی، فرہنگ آصفیہ، جلد دوم، مکتبہ حسن سہیل لمیٹڈ اردو بازار لاہور، ص: سند ارد

۶۔ سیّد احمد دہلوی، فرہنگ آصفیہ، جلد سوم، مکتبہ حسن سہیل لمیٹڈ اردو بازار لاہور، ص: سند ارد

۷۔ سیّد احمد دہلوی، فرہنگ آصفیہ، جلد چہارم، مکتبہ حسن سہیل لمیٹڈ اردو بازار لاہور، ص: سند ارد

۸۔ وارث سرہندی، قاموس مترادفات، اردو سائنس بورڈ لاہور، اگست ۱۹۸۶ء

۹۔ شفق لکھنوی، منشی لالتا پرشاد، فرہنگ شفق، اترپردیش اردو کادمی لکھنؤ، ۱۹۸۳ء

۱۰۔ یوسف الدین احمد بلخی، سیّد، بہار اردو لغت (فرہنگ بلخی) خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ، ۱۹۸۴ء

۱۱۔ ایس۔ڈبلیو۔ فیلن، ڈاکٹر، اردو انگریزی ڈکشنری، مرکزی اردو بورڈ گلبرگ لاہور، ۱۹۷۶ء

۱۲۔ احسان دانش، اردو مترادفات، مرکزی اردو بورڈ لاہور، ۱۹۷۰ء

۱۳۔ احسان دانش، اردو مترادفات، مقدمہ، مرکزی اردو بورڈ لاہور، ۱۹۷۰ء، صفحہ ح

۱۴۔ بشیر احمد صدیقی، پروفیسر، جواہر اللغات، کتابستان پبلشنگ کمپنی اردو بازار لاہور، سن ندارد

۱۵۔ جدید اردو لغات مع مشکل محاورات، اورینٹل بک سوسائٹی گنپت روڈ لاہور، سن ندارد

۱۶۔ اثر لکھنوی، فرہنگ اثر، مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد، ۱۹۸۷ء

۱۷۔ نور الحسن نیر، مولوی، نور اللغات، نیشنل بک فاؤنڈیشن پریس ٹرسٹ، آئی آئی چندریگر روڈ کراچی، ۱۹۷۶ء، ص: ۵۷۹

۱۸۔ مکرم لکھنوی، مہذب اللغات، انٹرنیشنل پریس کراچی، ۱۹۸۱ء

۱۹۔ جمیل جالبی، ڈاکٹر، قدیم اردو لغت، اردو سائنس بورڈ لاہور، ۲۰۰۸ء

۲۰۔ فصاحت جنگ بہادر جلیل، نواب، معیار اردو (زبان اردو کے محاورات) پبلشرز، اعظم سٹیم پریس، حیدر آباد دکن، ۱۳۵۳ھ

۲۱۔ مقبول بیگ بدخشانی، مرزا، اردو لغت، مرکزی اردو بورڈ کینال پارک گلبرگ لاہور، جولائی ۱۹۶۹ء

۲۲۔ سیّد احمد دہلوی، لغات النساء، مقام اشاعت تصنیف کدہ ایم۔ سید احمد خان صاحب گلی شاہ تارا دہلی، ۱۰ ستمبر ۱۹۱۶ء

۲۳۔ اشہری صاحب مرحوم، مولانا، اردو بول چال زنانہ، لغات الخواتین، کارخانہ پیسہ اخبار برقی پریس لاہور، ۱۹۳۵ء

۲۴۔ وزیر بیگم ضیاء، محترمہ، محاوراتِ نسواں، علمی پرنٹنگ پریس کشمیری بازار لاہور، ۱۹۴۴ء

۲۵۔ وحیدہ نسیم، لغات النساء، وجے پبلشرز نئی دہلی، ۱۹۸۷ء

۲۶۔ وحیدہ نسیم، عورت اور اردو زبان، غضنفر، اکیڈمی پاکستان اردو بازار کراچی، ۱۹۹۴ء

۲۷۔ ایضا! ص:۲۳

۲۸۔ ایضا! ص:۲۷

۲۹۔ ایضا! ص:۴۵

۳۰۔ ایضا! ص:۴۷

۳۱۔ ایضا! ص:۴۸

۳۲۔ انشاء اللہ خان، انشاء، دریائے لطافت مرتب مولوی عبدالحق مترجم عبدالرؤف عروج، آفتاب اکیڈمی اردو بازار موہن روڈ کراچی، ۱۹۶۲ء

۳۳۔ ایضا! مقدمہ، ص:۱۴

۳۴۔ ظفر الرحمٰن صاحب دہلوی، مولوی، فرہنگ اصطلاحات پیشہ وراں (جلد اول)، انجمن ترقی اردو پاکستان کراچی، ۱۹۷۵ء

۳۵۔ ظفر الرحمٰن صاحب دہلوی، مولوی، فرہنگ اصطلاحات پیشہ وراں (جلد دوم)، انجمن ترقی اردو پاکستان کراچی، ۱۹۷۶ء

۳۶۔ ظفر الرحمٰن صاحب دہلوی، مولوی، فرہنگ اصطلاحات پیشہ وراں (جلد سوم)، انجمن ترقی اردو پاکستان کراچی، ۱۹۷۷ء

۳۷۔ ظفر الرحمٰن صاحب دہلوی، مولوی، فرہنگ اصطلاحات پیشہ وراں (جلد چہارم)، انجمن ترقی اردو پاکستان کراچی، ۱۹۷۸ء

۳۸۔ فرہنگ اصطلاحات پیشہ وراں، جلد پنجم، انجمن ترقی اردو پاکستان کراچی، ۱۹۷۹ء

۳۹۔ علی اکبر الہ آبادی، مصطلحات ٹھگی، مرتب رشید حسن خان پبلشرز دارالنوادر لاہور، ۲۰۰۵ء

۴۰۔ علی اکبر الہ آبادی، مصطلحات ٹھگی، مرتب رشید حسن خان، دارالنوادر لاہور، ۲۰۰۵ء

باب سوم

اردو سلینگ لغات کا تنقیدی و تحقیقی جائزہ

تمام دنیا میں لغات مختلف النوع لسانی معلومات کے لیے مستند و مفید حوالہ جات کے طور پر استعمال کی جاتی ہیں۔ اس طرح ایک لغت کسی بھی زبان کے الفاظ کا ایسا مخزن ہے جس کا حصول بآسانی ممکن ہے۔ ہم لغت میں کسی بھی زبان کے الفاظ کا ذخیرہ ہی نہیں بلکہ اس زبان کی (معاشرت، ثقافت تلفظ کے غلط اور صحیح کا فرق) جیسے عملی مقاصد بھی اس سے حاصل کرتے ہیں۔ لغت نویسی کو الفاظ کی تاریخ اور ریکارڈ بھی کہا جا سکتا ہے۔ زبان اور لغت لازم و ملزوم ہیں۔ عصرِ حاضر کے سب سے ممتاز ماہر لسانیات نوم چامسکی ہے۔ زبان اور ثقافت کے موضوع پر بات کرتے ہیں، جب اُن سے Wiktor Osiatynski نے سوال کیا کہ کیا ہم غیر لسانی ذرائع میں بھی سوچتے ہیں یا صرف سوچنے کے لیے زبان ہی ذریعہ ہے۔

> "Do we think only in language? Or do there exist nonlinguistic forms of thinking too?
> The analysis of linguistic structures could help in understanding other intellectual structures. Now, I don't think there is any scientific evidence about the question of wether we think only in language or not.
> But introspection indicates pretty clearly that we do not think in language necessarily we also think in visual images, we think in terms of situations and events, and so on, and many times we can not even express in words what the content of our thinking is. It is a common experience to say something and then to recognize that it is not what we meant, that is something else."(1)

"کیا ہم سوچتے وقت صرف زبان کو بروئے کار لاتے ہیں یا پھر سوچنے کی دوسری علامتی صورت بھی ہیں لسانی ساخت کے مطالعے سے ہمیں دوسرے علمی مظاہر کو سمجھنے میں بھی مدد ملتی ہے میرا خیال ہے کہ اب اس بارے میں میں کوئی سائنسی شواہد موجود نہیں ہیں کہ ہم سوچتے ہوئے صرف زبانوں کو بروئے کار لائیں یا نہیں لیکن جائزے سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ہم صرف زبان کی صورت میں نہیں سوچتے بلکہ ہم بصری تصاویر کی صورت میں بھی سوچتے ہیں ہم حالات و واقعات کے صورت میں بھی سوچتے ہیں اور بعض دفعہ ہم خود بھی

نہیں بتا سکتے ہم کس طرح سے سوچتے ہیں یہ بھی ایک عام مشاہدہ ہے کہ کہ بعض دفعہ کچھ کہا جاتا ہے اور وہ دراصل وہ بات نہیں ہوتی جو آپ کہنا چاہ رہے ہوتے ہیں۔"

کسی بھی زبان کے الفاظ اپنے واحد، حتمی معنی نہیں رکھتے۔ انھوں نے بہت خوبصورتی سے وضاحت کی کہ ہم صرف زبان میں ہی نہیں بلکہ بصری تصویروں کے علاوہ حالات و واقعات کے حوالے سے بھی سوچتے ہیں اور کبھی ہم جو سوچ رہے ہوتے ہیں اُس کے اظہار کے لیے ہمارے پاس الفاظ نہیں ہوتے اور جو ہم کہنا چاہ رہے ہوتے ہیں کہنے کے بعد پتہ چلتا ہے کہ جو ہم کہنا چاہتے ہیں وہ تو کچھ اور تھا۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے ایک لفظ میں بہت سے معنی پوشیدہ ہوتے ہیں پس منظر یا پیش منظر کے مطابق الفاظ بالکل نئے معنی پہن لیتے ہیں۔ ڈریڈا کے نظریہ تحریر کے بارے میں رچرڈ ہارلینڈ اپنے مضمون میں لکھتے ہیں۔

"دریدا کے مطابق ہمارے اچانک رونما ہونے والے تجربات بھی خارجی دنیا کا فوری عکس نہیں ہوتے بلکہ ہمارے لاشعور کے ساتھ رابطہ قائم ہونے کے بعد ہمارے شعور میں آتے ہیں۔ ظاہری حالت بھی عارضی اور زمانی حالت ہے۔ ہم اس لمحے کو کبھی اپنی گرفت میں نہیں لے سکتے جو ہمارے حواس کے خارجی دنیا کے ساتھ رابطے کا فوری اور عینی شاہد ہو۔ ہم ہمیشہ حال تک دیر سے پہنچتے ہیں۔"(۲)

ہمارے لاشعور میں یہ سب نظام مربوط انداز میں چل رہا ہوتے ہیں۔ زبان کا قواعدی نظام بھی تمثیل و تصویر کی وضاحت کر رہا ہوتا ہے۔ زبان ہمارے لیے صرف سننے کا عمل نہیں رکھتی بلکہ ذہن میں مکمل تصویر کشی کے بعد تصدیق بھی کر رہی ہوتی ہے اور یہ عمل لامتناہی ہے۔ انگریزوں نے اردو لغت نویسی کا آغاز کیا جس میں عام لغات کے علاوہ خواتین کی بولی ٹھولی پر مشتمل لغات بھی ترتیب دی گئیں۔ اردو مترادفات کے مقدمہ میں احسان دانش خواتین کے اردو کے حوالے سے اقدام کے بارے میں فرماتے ہیں۔

"کنیزوں سے لے کر بیگمات تک سب نے اردو کو سنوار نکھارا، اور اظہار کے ذریعے سے اس میں چار چاند لگا دیے۔ بے تعصبی کے اعتبار سے شاید یہ دنیا کی پہلی زبان ہے جو امتیاز مذہب وملت، اور تفریق رنگ و نسل کے بغیر جامع، نرم اور مترنم الفاظ کو اپنا لیتی ہے اور اس کے دامن میں آکر الفاظ اپنا اصل وطن تک بھول جاتے ہیں۔"(۳)

اردو میں پیشہ ورانہ لغات، مصطلحات ٹھگی، آرگو، جارگن، کینٹ، محاوراتی لغات وغیرہ کی ترتیب و تدوین بھی ہوتی رہی ہیں۔ لغت نویسی محدود سطح کا کام نہیں بلکہ نوعیت کے اعتبار سے یہ وسیع البحر ہے۔ معاشرہ

اور زبان دونوں ہی لغت کے محتاج ہیں۔ فرد اپنی ضرورت کے مطابق الفاظ اختراع بھی کرتے ہیں۔ رسمی غیر رسمی کا تعین کر کے ترک و قبول کے مرحلے سے بھی گزارتے ہیں۔

"زبان کو محفوظ، خالص اور پاک رکھنے کی کوششیں اس لیے کامیاب نہیں ہوتیں کہ زبان ایک سیلاب کی طرح ہوتی ہے جس پر بند باندھنا بہت مشکل ہوتا ہے اور لسانیات کا علم یہ کہتا ہے کہ زبان ہمیشہ بدلتی رہتی ہے چاہے اس تبدیلی کی رفتار کتنی ہی سست کیوں نہ ہو۔ زبان بدلے گی تو اس کی صحت اور استناد کا معیار بھی بدلے گا۔"(۴)

اس لحاظ سے ہر لغت نامکمل ہوتی ہے۔ ہم کسی بھی لغت کو مکمل اور حتمی نہیں کہہ سکتے، اس بارے میں بابائے اردو مولوی عبد الحق کہتے ہیں۔

"ہمارے لغت نویس اس بات پر زیادہ زور دیتے ہیں کہ لغت جو لفظ ہو مستند اور فصیح ہو اور کوئی ٹکسال باہر نہ ہو۔ اس کے یہ معنی ہوئے لغت نویس الفاظ کا جامع مؤرخ ہی نہیں بلکہ نقاد بھی ہے لیکن اسے یہ حق حاصل نہیں کہ وہ صرف اپنے زمانے کے وہی لفظ جمع کرے جو ادبی اعتبار سے مسلم ہوں اور ان کے معانی اور استعمال بتائے مگر حقیقت یہ ہے کہ اسے یہ حق نہیں کہ لفظوں کا انتخاب کرے اور نہ اسے اس بات کا فیصلہ کرنے کا حق ہے کہ فلاں لفظ اچھا ہے فلاں برا۔ اس کا کام اچھے برے سب لفظوں کو لینا ہے۔ خواہ اس کی رائے میں ذوق کے خلاف ہوں یا موافق، لغت میں سب لفظ ہونے چاہییں خواہ وہ رائج ہوں یا متروک اور ان کے تمام معنی اور استعمال درج کرنے لازم ہیں۔"(۵)

لغت کا کام انتہائی مشقت طلب اور جذبات سے عاری ہے۔ زبان میں الفاظ کا معیاری / مستند اور غیر معیاری، غیر مستند ہونا قواعد زبان اور گرائمر کے مطابق دیکھا جاتا ہے۔

"لغت کا کام عام طور پر لفظوں کے معنی بتانا سمجھا جاتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے قوموں کی طرح قوموں سے متعلق زبانیں اور بولیاں بھی مستقل تاریخ رکھتی ہیں۔ بہت سے الفاظ کو تاریخی جبر کے نتیجے میں متروکات کی صف میں داخل کیا گیا۔ یہ متروکات اس تاریخ سے نقاب اُلٹتے ہیں جو اب فراموش شدہ ماضی کا بھیانک خواب بن گئی ہے۔ یہ تاریخی عمل فطری اور غیر فطری دونوں طرح سے رونما ہوتا ہے۔"(۶)

عامیانہ، مستعمل غیر ثقہ الفاظ غیر مادی بولیاں وقت کے ساتھ ساتھ متروکات میں شامل ہوتی رہتی ہیں اور ان کا ریکارڈ غیر ملکی زبانوں میں رکھا جاتا ہے کیونکہ متروکات تاریخ کو جانچنے کا بہترین اور مستند ذریعہ ہے۔

"لغت ایسی ثقافت کی پیداوار ہے جس میں وہ ترتیب دی جاتی ہے اور وہ اس ثقافت کے فروغ میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔"(۷)

یہی وجہ ہے کہ لغت میں صرف لسانیاتی ہی نہیں بلکہ غیر لسانیاتی معلومات کا شامل ہونا بھی ضروری ہے تاکہ معاشرتی اور ثقافتی اعتبار سے بھی معلومات فراہم ہو سکے۔ خصوصی لغت (Specialized Dictionary) کی اصطلاح ایسی لغات کے لیے استعمال ہوتی ہیں جو کسی خاص موضوع گروہ یا لسانی معلومات کے کسی ایک پہلو پر مشتمل ہوں۔ یہ محاورات، تکنیکی و پیشہ وراصطلاحات، کسی کتاب کی فرہنگ، دفتری زبان، عوامی و روزمرہ کی زبان وغیرہ پر مبنی ہوتی ہیں۔ خصوصی لغت کی مشہور اقسام درج ذیل ہیں۔

۱۔ املائی / ہجائی لغت Spelling Dictionary

۲۔ اشتقاقی لغت Etymological Dictionary

۳۔ لغت تلفظ Pronouncing Dictionary

۴۔ صرف لغت Morphological Dictionary

۵۔ اصطلاحاتی لغت Terminological Dictionary

۶۔ محاوراتی لغت Phraselogical Dictionary

۷۔ بولی لغت Dialect Dictionary

۸۔ سلینگ لغت Slang Dictionary

سلینگ لغت (Slang Dictionary)

کسی بھی زبان کے عام، روز مرہ سوقیانہ، مبتذل، بازاری غیر رسمی الفاظ کا ذخیرہ سلینگ لغت میں شامل ہوتا ہے۔ دنیا میں موجود ہر زبان کے مقامی وعوامی زبانوں کے الفاظ کی لغت یعنی سلینگ لغت کی روایت موجود ہے۔ جیسا کہ وقت کے ساتھ ساتھ کچھ بازاری الفاظ لغت میں شامل ہو جاتے ہیں کچھ وقت کی گرد میں دب جاتے ہیں اور ان کے متعلق کوئی نہیں جانتا۔ مثلاً "امام باڑہ" کو اب امام بارگاہ کہا جاتا ہے "کھانا چننا" دسترخواں لگانے کے بارے میں استعمال ہوتا ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ اب اس طرح کے الفاظ کا استعمال

ختم ہوتا جا رہا ہے۔ جنوری ۱۹۳۰ء میں پہلی اردو سلینگ لغت "بازاری زبان و اصطلاحات پیشہ وراں" کے عنوان سے محمد منیر لکھنوی صاحب نے تالیف کی۔ اس رسالے میں غنڈوں کی زبان، نشہ بازوں اور پیشہ وروں کی زبان، پہلوانوں، قصابوں، افیونیوں، جواریوں، چرسیوں، سپاہیوں، فقیروں، فیل بانوں، لوہاروں، موچیوں، سناروں وغیرہ کی اصطلاحات پر بات کی گئی۔ ماضی میں اردو لغت نویسی میں ڈاکٹر ایس ڈبلیو فیلن کی "اردو انگریزی ڈکشنری" اور مولوی سعید احمد دہلوی کی فرہنگ آصفیہ میں عوامی زبان، بولی ٹھولی، محاورات، خواتین کی زبان وغیرہ کو خصوصی جگہ دی گئی ہے۔ موجودہ دور میں عوامی زبان اور سلینگ کے اعتبار سے پاکستان میں ڈاکٹر رؤف پاریکھ، ڈاکٹر قاسم یعقوب نے خاص کر سلینگ لغت کے عنوان سے لغات مرتب کیں جب کہ شمس الرحمٰن فاروقی کی لغت "لغاتِ روزمرہ اور نصیر ترابی کی لغت "لغت العوام" میں سلینگ اور عوامی زبان کا استعمال اُردو زبان کی ثروت میں اضافے کا باعث ہیں۔ ان تمام لغات میں عمومی ایسے الفاظ و محاورات کا چناؤ کیا گیا ہے جو صرف بول چال تک استعمال میں آتے تھے اور مستند لغات میں روزمرہ بولے جانے والے عمومی الفاظ کو جگہ دی گئی تھی کیونکہ مترادفات متفرق گروہ میں مختلف معانی و مفاہم رکھتے ہیں۔ نئے الفاظ / غیر معیاری الفاظ کے اندراج دخول سے معیاری لفظ بسا اوقات صرف اسی صورت میں نکل سکتے ہیں اگر ان میں معنیاتی طور پر کوئی فرق نہ ہو۔ جیسا کہ گفتگو کے دوران بہت سے مترادفات ہمارے ذہن میں چل رہے ہوتے ہیں مگر ہم ہر ممکن طریقے سے ایسے الفاظ کا چناؤ کرتے ہیں جس سے ہماری بات کا فہم اور اظہار زیادہ شدت اور آسانی سے مدِ مقابل کو ہو سکے۔ نئے الفاظ بھی اپنا معنیاتی نظام ساتھ ساتھ وضع کر رہے ہوتے ہیں جو کہ آہستہ آہستہ زبان کا حصہ بن جاتے ہیں۔ ڈاکٹر رؤف پاریکھ لکھتے ہیں۔

"معیاری الفاظ جب کثرت استعمال سے معنی کی شدت اور اظہار کا زور کھو بیٹھیں تو سلینگ الفاظ ان کی جگہ لینے کے لیے آجاتے ہیں۔"(۸)

روزمرہ میں ذرا سی توجہ کرنے سے ہمیں اپنے اردگرد سینکڑوں غیر رسمی الفاظ سننے کو ملتے ہیں۔ ہماری تحریری حوالوں سے ان الفاظ کی ساخت سے آشنائی نہ بھی سہی مگر اس کے معنی و مفاہیم سے آگہی یقینی ہوتی ہے کہ کس پس منظر میں کون سا لفظ کیا معنی رکھتا ہے۔ ہم نہ صرف اس کے مفہوم کو سمجھتے ہیں بلکہ اُن الفاظ کے استعمال سے (مخصوص) محضوظ بھی ہو رہے ہوتے ہیں کیونکہ وہ الفاظ گفتگو میں چاشنی اور جدت پیدا کرتے ہیں اور بعض اوقات گفتگو کو پوشیدہ رکھنے کا ذریعہ بھی بنتے ہیں۔

اوّلین اردو سلینگ لغت از ڈاکٹر رؤف پاریکھ تنقیدی و تحقیقی جائزہ

ممتاز ماہر لسانیات، فرہنگ نویس، کالم و مزاح نگار ڈاکٹر رؤف پاریکھ ۲۶ اگست ۱۹۵۸ء کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ جامعہ کراچی سے ایم۔اے اردو اور پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی اور ۲۰۰۳ء سے ۲۰۰۷ء تک بطور مدیر اعلیٰ اردو ڈکشنری بورڈ کراچی میں تعینات رہے۔ ہفتہ وار ادبی کالم اور جامعہ کراچی میں بحیثیت پروفیسر تدریس کے فرائض بھی انجام دیے آج کل مقتدرہ قومی زبان تحقیق فروغ اردو اسلام آباد کے صدر نشین مقرر ہیں۔ڈاکٹر رؤف پاریکھ نے تنقید و تحقیق، لسانیات اور مزاح کے موضوع پر بیس سے زائد کتب تحریر کیں ہیں جن میں اردو لغت نویسی علم لغت، اصول لغت اور لغات، علم لغات (اصول اور تنقید) لغات (تحقیق و تنقید) لسانیاتی مباحث، لغت نویسی اور لغات، اولین اردو سلینگ لغات وغیرہ شامل ہیں۔۲۰۱۸ء میں حکومت پاکستان نے آپ کی خدمات کے صلے میں آپ کو صدارتی تمغہ حسن کارکردگی سے نوازا ہے۔ ڈاکٹر رؤف پاریکھ اردو ڈکشنری بورڈ سے کئی برس وابستہ رہے اس لیے لغت نویسی کے اصولوں سے باخبر ہیں۔ اردو اوّلین سلینگ لغت، اردو زبان میں سلینگ کے حوالے سے پہلی لغت ڈاکٹر رؤف پاریکھ نے متعارف کروائی ہے۔ معاشرہ میں پہلی کوشش تعریف و توصیف کے ساتھ ساتھ تنقید کا سبب بھی بنتی ہے۔ بالکل اسی طرح اردو میں سلینگ لغت کی نوعیت کی پہلی کتاب شائع ہونے پر علمی و ادبی حلقوں میں تنقید و تبصرہ بھی ہونے لگے۔ ۱۹۹۵ء تا ۱۹۹۶ء پاکستانی مختلف علمی شماروں میں لفظ سلینگ پر بحث ہوتی رہی مگر لغت کے شائع ہونے کے بعد اس کی پذیرائی و تنقید دونوں کا سامنا کرنا پڑا۔ رؤف پاریکھ، ماہنامہ "قومی زبان" کراچی جولائی ۱۹۹۵ء میں سلینگ کے متعلق لکھتے ہیں۔

> "اردو میں انگریزی لفظ سلینگ کا کوئی مترادف نہیں ۔ اردو میں سلینگ کا مفہوم ادا کرنے کے لیے بالعموم عامیانہ الفاظ و محاورات، بازاری زبان، سوقیانہ الفاظ و محاورات، عوامی الفاظ و تراکیب ناشائستہ، غیر معیاری، مبتذل الفاظ و محاورات اور اسی قبیل کی عبارتیں ملتی ہیں۔ گو یہ درست ہے کہ سلینگ کی اصطلاح ان غیر رسمی لیکن اظہار اور ابلاغ سے بھرپور الفاظ و محاورات کے لیے استعمال کی جاتی ہے جو زبان کے معیاری اور مستند ذخیرہ الفاظ کا حصہ نہیں سمجھے جاتے لیکن عام بول چال میں آسانی سے استعمال کر لیے جاتے ہیں۔"(۹)

جولائی ۱۹۹۵ء میں ڈاکٹر رؤف پاریکھ سے ماہنامہ قومی زبان میں سب سے پہلے سلینگ اور اردو سلینگ کے موضوع پر مضمون لکھا۔ افتخار عارف جو اس وقت مقتدرہ کے جانشین تھے۔ انھوں نے اخبار اُردو میں ۱۹۹۶ء میں سلینگ پر "اخبار اردو" میں بحث چھیڑی جس میں تمام ماہرین زبان و لغت اور پڑھے لکھے اشخاص کو دعوت دی گئی کہ وہ موضوع پر اپنا اظہار خیال کریں اور لفظ سلینگ کا اردو مترادف بتائیں۔ نومبر ۱۹۹۶ء تک یہ سلسلہ چلتا رہا اور پھر خاموشی چھاگئی۔ ڈاکٹر رؤف پاریکھ نے ۱۹۹۶ء سے ۲۰۰۶ء تک ۱۰ سال کے عرصے میں سلینگ لغت پر کام کیا اور ۲۰۰۶ء میں اولین سلینگ اردو لغت کے عنوان سے کتاب شائع کی۔ کتاب کے آغاز میں ڈاکٹر رؤف پاریکھ نے سلینگ کا تعارف ابتداء و ارتقاء پیش کیا ہے اور کراچی کے سلینگ اس لغت میں درج کیے ہیں۔ جولائی ۱۹۹۵ء "قومی زبان "کے شمارے میں شامل اُن کے مضمون میں بھی سلینگ کا تعارف ابتداء و ارتقاء کے ساتھ ساتھ کراچی میں بولے جانے والے نئے الفاظ جو کہ سلینگ کے طور پر متعارف ہوئے اُن کو شامل کیا گیا جیسے

ٹشن : دکھاوا کرنا، رعب جمانا

آلغوبنانا : ٹھگنا، آلو بنانا

ٹکلا : گنجا، کھوپڑی وغیرہ

اس کے علاوہ ایسے الفاظ بھی اس مضمون میں شامل ہیں جو لفظ تو پرائے ہیں مگر نئے معنی و مفہوم کے ساتھ روزمرہ میں بڑی تعداد میں استعمال ہو رہے تھے۔ جیسے

بند ٹوپی : شٹل کاک برقعہ میں ملبوس عورت

چرّاند : خوامخواہ پریشان کرنے والا

چونا لگانا : بے وقوف بنانا وغیرہ

اس کے علاوہ اس مضمون میں علاقائی زبان / بولیوں کے الفاظ کا بھی تعارف کروایا گیا جو کراچی کے گردونواح میں بطور سلینگ بولے جاتے ہیں۔

پنگا لینا : (پنجابی) جھگڑا کرنا

ایو نیں : (پنجابی) بلاوجہ

چریا : (سندھی) پاگل، بے وقوف

مالا : (گجراتی) عمارت کی کوئی منزل (کون سے مالے پر رہتے ہو؟)

اسی مضمون کے جواب میں مئی ۱۹۹۶ء "قومی زبان" کے شمارے میں جمیل زبیری نے "سلینگ اور اردو سلینگ" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا جس میں جس میں انھوں نے رؤف پاریکھ کی کوشش کو نہ صرف سراہا بلکہ کچھ نئے الفاظ کی فہرست بھی اس مضمون میں یہ کہہ کر شائع کی کہ اس کو بھی اپنی سلینگ فہرست میں شامل کر لیا جائے۔ جیسے اللّے تلّلے، اناپ شناپ، اُڑان چھُو وغیرہ۔ جمیل زبیری کہتے ہیں۔

"ایسے سلینگ بھی ہیں جو اچھے پڑھے لکھے لوگ بھی غیر ارادی طور پر دِن رات اپنی گفتگو میں استعمال کرتے ہیں ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ ہم خواہ کتنے بھی لفظ جمع کر لیں کوئی شخص یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اس نے مکمل فہرست تیار کر لی ہے۔"(۱۰)

جولائی ۱۹۹۶ء سے جنوری ۱۹۹۷ء تک کے "اخبار اردو" اسلام آباد کے شماروں میں مختلف دانشوروں اور ماہرین کے درمیان اردو سلینگ کے متعلق بحث چھڑی رہی، ملک کے نامور اہل علم اور ادیب سلینگ کے متعلق اپنی اپنی رائے کا اظہار کرتے رہے۔

نومبر ۱۹۹۶ء کے مضمون میں شان الحق حقی نے رؤف پاریکھ کے کام کو اس طرح سراہا کہ:

"ڈاکٹر رؤف پاریکھ کا مضمون اس بحث کا حاصل ہے۔ نہایت قابلِ داد سلینگ ہر زبان میں ہوتے ہیں۔ اردو ان سے مستثنیٰ نہیں۔ انگریزی کے کسی لفظ کو معیار بنا کر عین اس کا مترادف طلب کرنا صحیح مطالبہ نہیں۔ ہماری زبان میں غیر فصیح الفاظ کے درمیان بھی نازک فرق کیا جاتا ہے۔ بعض غیر ثقہ کہلائیں گے بعض صرف غیر فصیح اور سلسلہ مدارج دور تک چلے گا، بول چال، بے تکلفانہ، غیر رسمی، غیر ادبی، چالو چلتا ہوا، گھڑا ہوا، ٹکسال باہر، ناروا، اوپری، عریب، عامی، عوامی، عامیانہ، گنوارو، سوقیانہ، ناشائستہ، خفیف، نحیف، اوچھا، ہلکا، ٹچا، فحش، کرخت، ناملائم، بے ہودہ، قبیح، اگڑم بگڑم، غرض یہ سلسلہ کئی سمتوں میں نکل جاتا ہے۔ یعنی جیسا کلام ویسی ہی اس کی تعریف یا اس کے لیے موزوں اصطلاح۔"(۱۱)

جیسا کہ ہم جانتے ہیں اردو زبان میں جاذبیت اور لچک بہت زیادہ ہے۔ اس لیے یہ مقبول عام بھی اپنی اسی خاصیت کی بناء پر ہے۔ ایک ہی ملک میں بہت سی زبانیں اور بولیاں راج کرتی نظر آتی ہیں اور کسی بھی بولی اور زبان کو دوسروں زبان یا بولی سے کوئی مسئلہ نہیں بلکہ لب ولہجے اپنے اپنے طور کشش وجاذبیت رکھتے ہیں۔ انگریزی زبان میں زبان ولغات کے ہر پہلو پر کام ہوا ہے۔ انگریزی میں سلینگ الفاظ ومحاورات کی عہد بہ عہد

باقاعدہ لغات مرتب ہوتی رہتی ہیں۔ اردو میں ڈاکٹر رؤف پاریکھ کی یہ کوشش بہت اہمیت کی حامل ہے۔ اوّلین اردو سلینگ لغت میں بیشتر الفاظ کا تعلق کراچی اور اس کے گردو نواح میں بولے جانے والے سلینگ پر مشتمل ہے۔ کراچی کی آبادی زیادہ ہونے کے باعث زبان اور بولیوں میں رنگا رنگی پائی جاتی ہے۔ یہ پاکستانی ثقافت، کراچی کے مقامی لوگوں کی ثقافت کے ساتھ ساتھ علاقائی ثقافت کا بھی ترجمان رہا ہے۔ ڈاکٹر رؤف پاریکھ نے اپنی زندگی کو اردو زبان و ادب کی خدمت کے لیے نہ صرف وقف کر دیا بلکہ ایسا علمی و ادبی سرمایہ تخلیق کیا جو ان کے عصروں میں انھیں ممتاز کرتا ہے۔ انہی میں ایک "اوّلین اردو سلینگ لغت" جو کہ ۲۰۰۶ء میں پہلی مرتبہ شائع ہوئی اور اس کا دوسرا ایڈیشن ترامیم و اضافے کے بعد فضلی سنز کراچی نے ۲۰۱۵ء میں شائع کیا۔ ۲۳۲ صفحات پر مشتمل یہ لغت اپنی نوعیت کے اعتبار سے اوّلین لغت ہے۔ لغت کے آغاز میں "سلینگ اور اردو سلینگ کے موضوع پر تفصیلی بحث موجود ہے اور پھر اردو سلینگ الفاظ کی لغت کو ترتیب دیا ہے اس میں موجود تمام الفاظ سلینگ کے زمرے میں نہیں آتے کیونکہ اس لغت میں محاورہ اور ضرب المثل پر خاص توجہ نہیں دی گئی اور مقامی زبانوں کے الفاظ کے اردو میں استعمال کو سلینگ سمجھ کر اس لغت میں شامل کر دیا گیا ہے جب کہ کسی اور زبان کے الفاظ کو سلینگ نہیں کہا جا سکتا۔ باب اوّل میں اس کی تفصیلی بحث تعریف کے ساتھ موجود ہے۔ اوّلین اردو سلینگ لغت میں کچھ الفاظ کے ساتھ ان کا حوالہ بھی درج ہے اور حقیقی و مجازی معانی بھی بیان کیے گئے ہیں۔ رؤف پاریکھ نے اپنے مشاہدے و مطالعہ میں آنے والے سلینگ الفاظ کو اس لغت میں مرتب کرنے کا اہتمام بہت محنت سے کیا ہے۔ لغت کا آغاز ڈاکٹر فرمان فتح پوری کے مضمون سے ہوتا ہے جس کا عنوان "اردو میں سلینگ کی لغت کا نقش اوّل" درج ہے ڈاکٹر فرمان فتح پوری کا یہ مضمون ۲۰ دسمبر ۲۰۰۵ء کو اوّلین اردو سلینگ لغت کے پہلے ایڈیشن کے لیے لکھا گیا جس میں سلینگ اور اردو سلینگ کی تعریفوں کے علاوہ ڈاکٹر رؤف پاریکھ کے کام کو سراہا گیا ہے اور لغت میں درج الفاظ کو عامیانہ، سوقیانہ، رسمی قواعد کی پابندیوں سے آزاد اور غیر ثقہ کہا گیا ہے۔ اس کے بعد پیش لفظ پر مشتمل حصہ میں ڈاکٹر رؤف پاریکھ نے جس خطوط پر یہ لغت ترتیب دی ہے ان کے وضاحت کی ہے اور ساتھ میں اس کتاب کے محرکات بھی واضح کیے کہ کیسے سلینگ لغت لکھنے کی تحریک ملی اور دوستوں کی باہمی مشاورت و مدد سے یہ کام پایہ تکمیل کو پہنچا۔ طبع ثانی کے پیش لفظ میں کچھ نئے اضافے و ترامیم کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے بعد اوّلین اردو سلینگ لغت کا مقدمہ "سلینگ اور اردو سلینگ" کے عنوان سے درج ہے جس میں سلینگ کی تعریف، آغاز،

ارتقاء سلینگ اور معاشرہ کا ربط، سلینگ کی ماہیت پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے اور اس میں سلینگ الفاظ کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

۱۔ عام بول چال اور بے تکلفی کی زبان

۲۔ غیر رسمی

۳۔ نئی بات کہنا یا پرانی بات کو نئے انداز سے کہنا اور سلینگ کو مستند زبان سے کم تر زبان بھی کہا جاتا ہے۔ [۱۲]

سلینگ الفاظ سماجی روّیوں کا شعور بخشتے ہیں۔ ان لفظوں سے بنیادی اقدار سے انحراف کی بو آتی ہے مگر تمام تر سلینگ الفاظ کو مبتذل، گھٹیا بازاری اور نازیبا نہیں کہا جا سکتا کیونکہ بسا اوقات معاشرہ میں سلینگ اس قدر رائج ہو جاتا ہے کہ روز مرہ یا محاورہ کی صورت دکھائی دیتا ہے۔ اس طرح عورتوں کی مخصوص زبان بھی اس زمرے میں آتی ہے کہ دوسرے افراد کو ہوا تک نہیں لگتی اور خواتین اشارے کنایوں میں اپنا مافی الضمیر بیان بھی کر دیتی ہیں۔ اس لغت کے ذریعے اگرچہ اردو ادب کے نئے رجحانات میں نہ صرف اضافہ ہوا ہے بلکہ تحقیق کے نئے در بھی وا ہوئے ہیں کیوں کہ دنیا بھر میں تمام ترقی یافتہ زبانوں میں سلینگ لغات موجود ہیں اردو زبان میں اس کمی کو بلاشبہ رؤف پاریکھ نے پورا کیا ہے۔ اوّلین اردو سلینگ لغت میں، سلینگ اور محاورہ میں تخصیص نہیں کی گئی کیونکہ محاورہ کسی بھی زبان کا ہو اور کسی بھی زبان میں استعمال ہو وہ محاورہ ہی رہے گا۔ اس کے علاوہ مختلف مقامی بولیوں کے الفاظ اگر اردو میں رائج ہو جائیں تو وہ بھی سلینگ کے زمرے میں نہیں آتے اُن کو بھی مؤلف نے اس لغت میں سلینگ کے طور پر ہی شامل کیا ہے۔ اس طرح بہت سے پنجابی زبان کے مستند الفاظ و تراکیب کو بھی سلینگ کہا ہے۔ جس کے حوالے سے ڈاکٹر فاخرہ نورین لکھتی ہیں۔

"یہ رویہ پاریکھ کے ہاں قدرے ابتدائی سطح پر نظر آتا ہے یعنی انھوں نے پنجابی کے اسماء کو بھی سلینگ کے طور پر درج کیا ہے حالانکہ اردو میں ان کا استعمال انہی معنی میں کیا گیا ہے جن معنوں میں وہ پنجابی میں مستعمل ہیں۔" [۱۳]

اوّلین اردو سلینگ لغت میں شامل سلینگ الفاظ کا تنقیدی و تحقیقی جائزہ لیا جائے تو اس میں انگریزی زبان کے الفاظ مقامی و غیر مقامی الفاظ، محاورات اور صوتی و املاء کے فرق سے بننے والے الفاظ شامل ہیں۔ انچی، انچی ٹیپ، اجیٹن، ایک نمبر، ایکشن دینا، ڈاکٹرنی، ہیرو ئینچی، سائیڈ مارنا، شوباز، لش پش، ڈانگری، ڈائجسٹی ادب۔ جیسے الفاظ سلینگ کے معیار پر پورا نہیں اترتے اگرچہ یہ الفاظ انگریزی کے ہیں اور اردو میں عام ہیں اور

اردو لغت میں غیر ثقہ سمجھے جاتے ہیں۔ اسی طرح ابھی، ابھی بھی، اُچکن، جب کہ (اچکا سے اسم آلہ) درج ہے اور (اڑی) لفظ کے متعلق کہ یہ اڑنا سے حاصل مصدر رہے، (اکھا) لفظ کے متعلق سنسکرت میں اکھنڈ اور گجراتی میں آکھو بمعنی پورا اور تمام موجود ہے۔ لفظ (اگارہ / اگیارہ) بہاری زبان میں بھی بمعنی گیارہ کے ہیں۔ انظاری کو انتظار کے معنی میں لکھا ہے۔ (انچالیس) بھی بہاری میں انتالیس کو ہی کہتے ہیں۔ (اوکھا) لفظ پنجابی میں مستند اور ثقہ ہے۔ (ایک نمبر) عوام الناس میں رائج ہے جو کہ اصلی اور کھرے کے معنی میں آتا ہے۔ (ایویں) بھی پنجابی کا ثقہ لفظ ہے۔ (آن پر کان کٹانا) بھی ثقہ محاورہ ہے۔ (آنہ لائبریری) نام سے ظاہر ہے۔ معمولی یومیہ کرائے پر کتاب جاری کرتی ہے۔ اس لفظ کو بھی سلینگ نہیں کہہ سکتے۔ (باڑہ مارکیٹ) لفظ پورے پاکستان میں غیر ملکی سامان کی خرید و فروخت کا مرکز بن چکا ہے اور زبان زدِ عام ہے۔ (بندہ) انسان اور آدمی کے متعلق ہی رائج ہے اور یہ ثقہ / مستند لفظ ہے۔ اس میں بھی سلینگ کا عنصر نمایاں نہیں۔

(بولنا) بمعنی کہنا یا بتانا کے ہی روزمرہ میں عام ہے۔

(بیبا) پنجابی کا مستند اور ثقہ لفظ ہے۔

(بھرم) اردو لغت میں ساکھ، اثر رسوخ کے معنی میں موجود ہے۔ مستند ہے۔

(پکڑائی دینا) پکڑائی: پکڑنا سے حاصل مصدر درج ہے۔ جو کہ رائج العام ہے۔ کہا جا سکتا۔

(پناہ گیر) عرفِ عام میں مہاجر ہی رائج ہے اور روزمرہ میں استعمال ہوتا ہے۔

(گرائیں) گاؤں کا رہنے والا

(پنگا) پنجابی زبان کا مستند لفظ ہے۔

(پوچا / پونچھا) پونچھنا سے فرش پر گیلا کپڑا پھیرنا۔ رائج العام ہے۔

(تلن) حاصل مصدر تلنا سے تلی ہوئی چیز کے بارے رائج العام ہے۔ ثقہ ہے۔

(تیار ہونا) بمعنی سجنا، سنورنا، رائج العام اور اردو لغت میں ثقہ ہے۔

(چم چم کرنا) چمکنے کے معنی میں مستعمل ہے اور رائج العام ہے۔ چومنا حاصل مصدر سے (چُمی) لفظ مستعمل ہے۔ (خوار / خواری) مستند اور ثقہ الفاظ ہیں اور لغات میں موجود ہیں۔ (دھمال ڈالنا) ثقہ اور مستند ہے۔ قلندرانہ رقص وجد کی کیفیات میں جذبات سے بے قابو ہو کر رقص کو ہی کہا جاتا ہے۔ (فتنی) فتنہ کی تانیث ہے اور چالاک و عیار عورت کے لیے رائج العام ہے۔

(کونڈے) ثقہ اور مستند لفظ ہے اور نذر و نیاز کے سامان کے لیے مستعمل ہے۔

(کھڈی) لفظ بھی ثقہ ہے لغات میں موجود ہے اور یہ گھٹیا جگہ، یعنی بیت الخلاء کو کہا جاتا ہے۔

(ماسی) گھریلو ملازمہ رائج العوام ہے۔

(مشہوری) اشتہار بازی اور شہرت کے لیے ہی رائج العام ہے اور ثقہ ہے۔ (معشوق) عشق محبت کے اظہار کے لیے ہی رائج ہے۔

(مُلّا) نیک، پرہیز گار کے لیے ثقہ اور مستند اور رائج ہے۔

(نشئی) نشہ کرنے والے کو ہی کہتے ہیں اور یہ ثقہ / مستند اور رائج العوام لفظ ہے۔ اسی طرح (ہیرونچی) اور (ہیروئنی) بھی نشے کے عادی لوگوں کے لیے مستعمل ہیں۔ مندرجہ بالا تمام الفاظ سلینگ کی خصوصیات کے حامل نہیں۔ اس لیے سلینگ نہیں کہے جاسکتے۔

"اولین اردو سلینگ لغت" میں استعمال ہونے والے انگریزی سلینگ (۱۴)

انکل	بمعنی بوڑھا طنزاً	ص ۳۶
اونچی فلم	چالاک آدمی	۳۷
آنٹی	بدچلن عورت کے لیے	۴۲
باؤنسر	ناقابل سمجھ بات	۴۵
برگر	فیشن ایبل، مغرب زدہ	۴۹
بلب	احمق	۵۱
بم	زبردست، بہت خوبصورت	۵۱
پیس	خوبصورت، حسین لڑکی	۷۲
ٹیم	ٹائم کا بگاڑ	۹۸
ٹیکسی	فاحشہ، پیشہ ور عورت	۹۸
ٹیوب لائٹ	احمق، بے وقوف	۹۹
جگا ٹیکس	غنڈہ ٹیکس، ٹیکس بالجبر	۱۰۳
جاپانی روڈ	بازارِ حسن، جسم فروشی کا بازار	۱۰۰
جیک	سفارش، اثر رسوخ	۱۰۶

دھکا سٹارٹ	رعایتی، پرانی یا کھٹارا کار	۱۳۶
ممی ڈیڈی	فرمانبر دار بچہ، سیدھا سادہ، معصوم	۲۰۸
ہارس ٹریڈنگ	وفاداری کی خرید و فروخت	۲۲۱
چیٹر	دھوکے باز، فراڈیا	۱۱۸
فری پورٹ، طوائف	آسانی سے جنسی تعلق قائم کرنے والی عورت	۱۶۶
کمیٹی ڈالنا	ہر ماہ رقم جمع کر کے بچت کے خیال سے ایک رکن کو رقم دے دینا	۱۴۷
لوفر	آوارہ گرد	۱۹۷

اوّلین اردو سلینگ لغت میں بہت سے محاورات کو سلینگ کے طور پر پیش کیا ہے جب کہ فرہنگ آصفیہ میں محاورہ سے متعلق جو تعریف درج ہے اس کے مطابق:

"محاورہ عربی زبان کا لفظ ہے۔ اسم مذکر ہم کلامی، باہمی گفتگو، بول چال، بات چیت، سوال جواب، اصطلاح عام، روز مرہ، وہ کلمہ یا کلام جسے چند ثقات نے لغوی معنی کی مناسبت یا غیر مناسبت سے کسی خاص معنی کے واسطے مختص کر لیا ہو جیسے حیوان سے کل جاندار مقصود ہیں۔ مگر محاورے میں غیر ذوی العقل پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔"(۱۵)

"قاموس مترادفات اردو" میں محاورہ کی تعریف کچھ اس انداز میں کی گئی ہے۔

"بول چال، گفتگو، بات چیت، باہمی گفتگو مکالمہ، کلام اہل زبان، مشق، مہارت"(۱۶)

روز مرہ م، محاورہ، ضرب المثل، کہاوت کا مختصر مفہوم درج ہے۔ اس کے بعد سلینگ کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔

روز مرہ: اہلِ زبان کے بول چال کے عین مطابق روز مرہ کہلاتا ہے۔ صاف، سہل، حقیقی روز مرہ کی خصوصیات ہیں۔

محاورہ: بات چیت، گفتگو، بحث و مباحثہ، مجازی الفاظ کا مجموعہ، جو اہلِ زبان کی بول چال کے مطابق مجازی یا غیر حقیقی معنی میں استعمال ہو، محاورہ کہلاتا ہے۔

مماثلت

روزمرّہ	محاورہ
دو یا دو سے زیادہ الفاظ	دو یا دو سے زائد الفاظ
اہلِ زبان کی بول چال	اہلِ زبان کی بول چال
قیاس نہ ہو	قیاس نہ ہو

فرق

حقیقی معنی	مجازی معنی
قواعد سے بالاتر	قواعد کی حد بندی
تبدیلی ہو سکتی	تبدیلی نہیں ہو سکتی
اسم + فعل	شرط نہیں (علامت مصدر) ضروری ہے

ضرب المثل: ضرب المثل کا تعلق ماضی کے حالات و واقعات سے ہے یعنی چند الفاظ سے تمام واقعہ سمجھ آ جائے۔ ضرب المثل مجازی معنی میں ہوتی ہے تبدیلی کی گنجائش نہیں۔ عبارت میں شناخت برقرار رہتی ہے۔

کہاوت: اہلِ زبان سمجھ سکتے ہیں، غیر زبان کے لیے سمجھنا دشوار ہے۔

اصطلاح میں محاورہ وہ کلمہ یا کلام ہے جو اپنے حقیقی معنی کی بجائے مجازی معنی میں استعمال ہو۔ محاورہ کے قواعد و ضوابط ہوتے ہیں مگر مفہوم ہمیشہ مجازی ہوتا ہے۔

"اولین اردو سلینگ لغت" میں استعمال ہونے والے مستند محاورات [۱۷]

محاورات	صفحہ نمبر
اپنی گلی میں کتا بھی شیر ہوتا ہے	۲۷
بنگالے کی مینا ہونا	۵۴
بیٹھے بٹھائے موت کی بتیا آنا	۵۶
پنجیری کی لالچ میں نکل پڑنا	۷۰
پیٹھا کھانا	۷۵

پیشاب کی دھار پر مارنا	۷۶
ہری جھنڈی دکھانا	۲۲۲
لال جھنڈی دکھانا	۱۹۲
ہاتھ پاؤں سے چھوٹنا	۲۲۰
سر سے گزر جانا	۱۵۲

اوّلین اردو سلینگ لغت میں شامل مقامی اور غیر مقامی الفاظ

ان لفظوں میں بازاری، عامیانہ، استہزائیہ، رنگ نظر نہیں آتا بلکہ مقامی و علاقائی بولیوں میں ان الفاظ کا کثرت سے استعمال ملتا ہے۔

سلینگ الفاظ	معنی، مفہوم	صفحہ نمبر
بڑک مارنا	رعب جمانا (پنجابی)	۵۰
بونگا	احمق، بے وقوف	۵۵
بونی	(دن کی پہلی بکری، بوہنی)	۵۵
تڑی لگانا	ڈرانا، دھمکانا	۸۷
توڑ کرنا	(جادو ٹونے وغیرہ کا) / سودے بازی کرنا	۸۹
تھڑا	چبوترا	۸۹
چار سو بیس	بنیادی طور پر دھوکہ دہی کے لیے بنایا گیا، جعل سازی، تعزیراتِ پاکستان کا قانون ہے، دھوکے بازی)	۱۰۹
خسرا	ہیجڑا، مخنث	۱۲۸
دھندا	کاروبار، ناجائز ذریعہ معاش	۱۳۸
فوتگی	میت، جنازہ	۱۶۵
گوٹھ	گاؤں (سندھی زبان میں کہتے ہیں)	۱۸۸

تبدیلی لفظ / املا کی صورت میں بننے والے سلینگ

سلینگ	معانی	صفحہ نمبر
اِتا	اتنا	۲۸
اَور جاور	آہر جاہر کا بگاڑ	۳۷
باجو	بازو کا بگاڑ	۴۳
بروبر	برابر	۴۹
جوزہ	زوجہ کا بگاڑ	۱۰۵
چقو / چکو	چاقو	۱۱۳
حریان	حیران	۱۲۴
حوالی موالی	اہالی موالی	۱۲۵
دکندار	دکاندار	۱۳۲
رِیاؤں	رہاہوں	۱۴۷
سہولیت	سہولت	۱۵۶
کرخندار	کارخانے دار	۱۷۰
گدام	گودام	۱۸۴
گراہک	گاہک	۱۸۵
مافک	موافق کا بگاڑ	۲۰۰
نفد	نقد	۲۱۳
ہئی	ہے ہی	۲۲۳

"اردو کی اولین سلینگ لغت" اوّلین ہونے کے باعث قابل ستائش ہے کیونکہ اردو میں اس سے پہلے سلینگ کی کوئی لغت متعارف نہیں ہوئی مگر سلینگ کی اردو میں کوئی جامع تعریف طے نہ ہونے کے باعث اس لغت میں موجود کچھ الفاظ مشتبہ ہیں۔ ان پر "سلینگ" ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ ماہنامہ "اخبار اردو" دسمبر ۲۰۱۰ء کے شمارے میں ندیم شام اوّلین اردو سلینگ لغت کا تنقیدی جائزہ لیتے ہوئے کہتے ہیں۔

"اس لغت میں "۱۵۰۲ء" الفاظ کے اندراج کا دعویٰ کیا گیا ہے جب کہ میرے جائزے کے مطابق اس لغت میں کل "۹۲۴" مندرجات ہیں اور اس لغت میں ایسے بے شمار الفاظ کو شامل کر دیا گیا ہے جو سلینگ تو کیا جارگن یا ٹے بو کی تعریف پر بھی پورا نہیں اُترتے۔"(۱۸)

اس مضمون میں مضمون نگار نے جابجا اعتراض کیا ہے کہ املاء میں تبدیلی کے باعث بننے والے الفاظ سلینگ کے زمرے میں نہیں آسکتے جیسے باجو بجائے بازو، بروبر بجائے برابر بیستی بجائے بے عزتی وغیرہ ترقی معکوس کہلائیں گے اور اردو زبان کو پیچھے کی طرف لے کر جائیں گے اور قدیم یا متروک الفاظ کو اس کتاب کا حصہ نہیں بننا چاہیے کیونکہ لفظ "آنہ لائبریری" سے نئی نسل واقف نہیں اور نہ اب یہ اصطلاحات کسی بھی طرح استعمال میں آتی ہے تو اس کو کتاب میں شامل کرنا غیر ضروری ہے۔ اس مضمون میں ندیم شام کا کہنا ہے

"غلط تلفظ کے ساتھ بولے جانے والے الفاظ کو غلط العوام تو کہا جا سکتا ہے لیکن سلینگ ہرگز نہیں۔ اسی طرح دخیل الفاظ کو سلینگ گردانا بھی درست نہیں اور اہلِ زبان اگر آسانی کے لیے کسی لفظ کو ِگرا دیں جیسے چاکو سے چکو، چادر سے چدر تو ایسے الفاظ اختصار کے زمرے میں آئیں گے مگر سلینگ نہیں کہلائے جاسکتے۔"(۱۹)

ندیم شام کے مطابق اگر گیان چند، عبد اللطیف، منشی پریم چند یا کرشن چندر بازاری یا جہلا کی زبان میں سے کچھ الفاظ اپنی تحریروں میں شامل کر بھی لیتے ہیں تو اُن کو درست نہیں مانا جا سکتا کیونکہ جب غالب کے کچھ تلفظ اور املاء کو غلط کہا جا سکتا ہے کہ اصطلاح زبان میں یہ الفاظ معیار پر پورا نہیں اُترتے تو منشی پریم چند یا کرشن چندر کے بگڑے ہوئے الفاظ و تلفظ کیا حیثیت رکھتے ہیں۔ "قومی زبان" کے شمارے میں ڈاکٹر رؤف پاریکھ نے سلینگ اور سلینگ لغت: "چند معروضات" کے عنوان سے ایک مضمون میں ان اعتراضات کا جواب دیا ہے۔ جس میں انھوں نے کہا: سلینگ اور سلینگ کی تعریف کو صحیح طور پر سمجھ نہ سکنے کی وجہ سے مضمون نگار نے ایسا کہا ہے جب کہ

"سلینگ الفاظ کی بڑی تعداد کا وجود عارضی ہوتا ہے اگرچہ وہ وقت کے ساتھ خود ہی مر جاتے ہیں لیکن کبھی مستند یا مروج زبان کا حصہ نہیں بن پاتے کیوں کہ زبان کبھی مستقل نہیں ہوتی اور ہر وقت بدلتی رہتی ہے۔"(۲۰)

دراصل سلینگ سماجی بولی کا نام ہے۔ اس لیے یہ ہر طرح کے طبقے اور مکتبہ فکر میں پائی جاتی ہے۔ ایک ہی معاشرہ کے مختلف طبقات میں رہنے والے ایک ہی زبان میں مختلف مکتبہ فکر، شعبوں اور پیشوں کے لحاظ سے مختلف سلینگ بولتے ہیں اور یہ ہر گروہ میں مختلف انداز میں رائج ہوتے ہیں۔ ایک علاقے میں بولے جانے والے سلینگ سے اگلے علاقے والا ناواقف ہو سکتا ہے اور ایک ہی علاقے میں رہنے والے بھی کچھ عرصہ گزرنے کے بعد اُن الفاظ سے آشنا نہیں رہ سکتے۔

> "سلینگ ایک طرح کی سماجی بولی ہی ہے اور ہر طبقے میں رائج ہو سکتی ہے۔ ایک ہی معاشرے اور ایک ہی زبان بولنے والوں کے مختلف طبقات میں ایک ہی زبان کے مختلف سلینگ الفاظ رائج ہوتے ہیں۔"(۲۱)

اردو سلینگ پر ڈاکٹر رؤف پاریکھ کی مسلسل کاوش قابل قدر ہے۔ انھوں نے اردو سلینگ لغت نویسی کے جمود پر اس کتاب کے ذریعے تحریک پیدا کی ہے کیونکہ سلینگ خصوصی لغت نویسی کے دائرہ میں آتا ہے۔ خصوصی لغات میں کئی طرح کی لغات شامل ہیں۔ مثلاً علم و فن کی لغات، محاورات، کہاوتوں، مترادفات پر مبنی لغات وغیرہ۔ ان تمام پر اردو میں پہلے کچھ نہ کچھ لکھا جا چکا ہے مگر سلینگ لغت اس سلسلے کی پہلی کڑی ہے۔ ڈاکٹر عطش درانی اوّلین اردو سلینگ کو لغت "کو سلینگ لغت ہی نہیں مانتے۔ ان کا کہنا ہے کہ

> "اردو امراء اور شرفاء اور خواص کی زبان ہے۔ اور خواص کی زبان میں بازاری، سوقیانہ، فحش الفاظ اور گالیاں نہیں ہوتیں اس لیے اردو میں سلینگ موجود ہی نہیں۔ سوائے "اماں تپلی گلی سے ہو لیو" کے یہی ایک سلینگ ہے۔"(۲۲)

مقتدرہ کی لائبریری میں موجود ڈاکٹر رؤف پاریکھ کی اوّلین اردو سلینگ لغت کے پہلے ورق پر عطش درانی نے لکھا ہے کہ یہ اردو سلینگ لغت نہیں اس طرح اخبار اردو دسمبر ۲۰۱۰ء کے شمارہ میں ندیم شام نے بھی اس لغت کے بہت سے الفاظ پر اعتراضات کیے ہیں۔ ان کے مطابق:

> "سلینگ کے جن اصولوں کا اس لغت کے مقدمے میں ذکر کیا گیا ہے۔ ان اصولوں کی ہی خلاف ورزی کی گئی ہے۔ بہت سے ایسے الفاظ شامل کر دیے گئے ہیں جن کا اب کوئی مصرف نہیں۔"(۲۳)

سہیل احمد صدیقی اوّلین اردو سلینگ لغت کے متعلق لکھتے ہیں۔

"اوّلین اردو سلینگ لغت میں بے شمار ایسے چالو الفاظ، تراکیب اور محاورہ جات شامل نہیں جو یقیناً آئندہ کسی اشاعت میں شامل کیے جاسکتے ہیں۔ اس کا مطالعہ کرنے کے بعد ہر صاحب ذوق اپنی یادداشت کے بل بوتے پر اس کے ذخیرہ الفاظ میں جابجا اضافہ کرنے پر مائل ہو جائے گا۔"(۲۴)

اصل میں جو زبان جتنے زیادہ وسیع علاقے میں پھیلی ہوتی ہے اس میں بولیوں اور ذیلی بولیوں کے پنپنے کے امکانات اتنے ہی زیادہ ہوتے ہیں۔ اردو زبان کے ساتھ بھی یہی واقعہ پیش آیا ہے۔ پاکستان کی قومی رابطے کی زبان تو اردو ہے مگر بولیاں مختلف ہیں۔ اس وجہ سے مختلف علاقوں میں قواعد اور صوتی اختلافات پائے جاتے ہیں۔ پاکستان کے مختلف صوبوں میں ہی نہیں بلکہ قریب قریب علاقہ بدلنے سے لب ولہجہ اور آہنگ بدل جاتا ہے۔ پنجاب کے ہی مختلف علاقوں کی بولی کا لہجہ و آہنگ کچھ میل کی مسافت پر رہنے والوں سے مختلف ہوتا ہے۔ اب تک اردو سلینگ پر بہت کم کام ہوا ہے۔ اس سے پہلے اردو میں کرخنداری اردو تک کام نظر آتا ہے جب کہ اردو میں سلینگ گفتگو سے اُٹھ کر بعض اوقات تحریری صورت میں بھی آجاتا ہے۔ اس پر کسی نے توجہ نہیں کی۔ اب اس پر مختلف پیرائے میں کام جاری ہے۔ رؤف پاریکھ لکھتے ہیں۔

"بے شمار ادیبوں اور صحافیوں نے اپنی تحریر میں سلینگی الفاظ اور محاورے استعمال کیے ہیں۔ اس ضمن میں خصوصاً پنجابی الفاظ اور محاوروں کا ذکر ضروری ہے۔ پاکستان کی دیگر علاقائی زبانوں اور بولیوں کے الفاظ و محاورات بھی چھن چھن کر اردو میں شامل ہوتے جا رہے ہیں۔"(۲۵)

اوّلین اردو سلینگ لغت میں ڈاکٹر رؤف پاریکھ نے بازاری، سوقیانہ، بے ہودہ اور فحش الفاظ کو شامل نہیں کیا بلکہ بولی ٹھولی کے الفاظ نکال کر انھیں سلینگ کے مترادف قرار دیا ہے جبکہ انگریزی سلینگ لغات میں فحش، بازاری و بے ہودہ الفاظ کا ذخیرہ موجود ہے۔ اردو کے غیر رسمی الفاظ و محاورات اور بولی ٹھولی کے محاورات اور بولی ٹھولی کے الفاظ سلینگ کے معیار پر کتنا پورا اُترتے ہیں اور کیا وہ سلینگ ہیں یا نہیں اس کا جائزہ لیا جائے گا۔ ایک سے زائد زبانیں بولنے والے معاشرہ میں تغیر زبان یقینی اور ہے۔ وہاں سلینگ کا استعمال اور رائج ہونے کے امکانات بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر رؤف پاریکھ نے اوّلین اردو سلینگ لغت میں کراچی اور گردونواح کے محاورات و بولی کو سلینگ کا موضوع بنایا ہے۔ اس لغت میں الفاظ کے ساتھ سند و معتبر حوالہ بھی

پیش کیا گیا ہے جو کہ اُن کا قابل تعریف کام ہے۔ اس کتاب کے آغاز میں فرمان فتح پوری کی رائے موجود ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ:

"ڈاکٹر رؤف پاریکھ نے سلینگ کے نام سے مستعمل الفاظ اور ان کی سندیں نامور اور معتبر لکھنے والوں کی تحریروں سے فراہم کی ہیں۔"(۲۶)

جب کہ ندیم شام "اخبار اردو" کے شمارے میں اپنے مضمون میں لکھتے ہیں۔

"اگر اہل زبان اپنی آسانی کے لیے کسی حرف کو گرا دیتے ہیں جیسے دکندار بجائے دکاندار، حال فی الحال بجائے فی الحال یہ اختصار کے زمرے میں آتے ہیں۔ سلینگ میں شمار کرنا درست نہیں۔ اگر منشی گیان چند، عبد الطیف، یا کرشن چندر نے کچھ الفاظ جہلا کی زبان کا حقیقی رنگ پیدا کرنے کے لیے اپنی تحریروں میں لکھ دیے ہیں تو اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ ان کو سند مان لیا جائے۔"(۲۷)

اوّلین اردو سلینگ لغت کے حوالے سے ڈاکٹر رؤف پاریکھ خود کہتے ہیں۔

"سلینگ الفاظ کی کوئی بھی لغت مکمل یا حتمی یا دائمی نہیں ہو سکتی کیوں کہ اولاً سلینگ بنتے رہتے ہیں اور معدوم ہوتے رہتے ہیں۔ ثالثاً سلینگ کا دائرہ بسا اوقات خاصا محدود ہوتا ہے۔ البتہ کوشش رہی کہ اس لغت میں زیادہ تر ایسے الفاظ شامل ہوں جو نسبتاً وسیع حلقوں میں مستعمل ہیں"(۲۸)

اوّلین اردو سلینگ لغت کو سلینگ کی حتمی لغت نہیں کہہ سکتے کیونکہ محاورہ اور الفاظ کوئی بھی ابدی نہیں ہوتے، بننا اور بگڑنا سلینگ کی خاصیت ہے اور یہ بات رؤف پاریکھ نے اپنی لغت کے پیش لفظ میں بیان کر دی ہے۔ رؤف پاریکھ نے اردو اوّلین سلینگ لغت میں ایسے الفاظ شامل کیے ہیں جو وسیع حلقوں میں سمجھے جا سکتے ہیں۔ سلینگ لفظ و محاورہ کے معنی مختلف علاقوں اور طبقوں میں بدل سکتے ہیں۔ اس لغت میں ڈاکٹر رؤف پاریکھ کے جہاں تک ممکن ہو سکا۔ الفاظ کے ممکنہ معنی دریافت کر کے درج کیے ہیں اور اُن کا حوالہ بھی درج کیا ہے۔ کراچی جیسے متنوع لسانی و آبادکاری والے شہر میں بہت سے علاقائی بولیوں کے رنگ نظر آتے ہیں۔ ان سب کی ثقافت اور کراچی میں رہنے والوں کے ساتھ مل کر ذیلی ثقافت سے جو نیا رنگ پروان چڑھتا ہے اور زبان و بیان میں جو ندرت اور جدت جنم لیتی ہے اس کے باعث نئے سلینگ زبان و بیان میں شامل ہوتے ہیں۔ رؤف پاریکھ نے اپنے اردو گرد سے ایسے سلینگ کو سمیٹا ہے۔ عالمی سطح پر سلینگ کا بڑا حصہ فحش الفاظ و

محاورات پر مشتمل ہے مگر پاکستانی کلچر اخلاقی اقدار کو فوقیت حاصل ہے۔ مصنف نے فحش الفاظ و محاورات کو لغت میں شامل کرنے سے اجتناب کیا ہے۔ جدید اور نئے الفاظ جن کا مادہ معلوم نہیں مگر زبان روزمرہ میں مستعمل ہیں۔ ان الفاظ کو بھی سلینگ لغت کا حصہ بنایا گیا ہے۔ معیاری الفاظ جو زبان کا حصہ ہیں مگر سلینگ بطور استعارہ کسی اور معنی و مفہوم کے اعتبار سے رائج ہیں۔ ایسے الفاظ بھی اس لغت میں شامل ہیں اور باقاعدہ معنی و مفاہیم کے حوالے موجود ہیں۔ مختلف علاقوں اور زبانوں سے تعلق رکھنے والے الفاظ مگر معاشرہ میں سلینگ کے معنی میں رائج ہیں ان کو بھی لغت کا حصہ بنایا گیا ہے اور ایسے الفاظ جو اردو میں شامل تو ہیں مگر ان کے مستند ہونے پر شک ہے مگر معاشرتی سطح میں بطور سلینگ استعمال میں ہیں، اُن کو بھی لغت میں جگہ دی ہے۔

> "کیوں کہ کسی لفظ کی قدامت اور عہد بہ عہد استعمال میں ترک واختیار کی پوری کیفیت اس صورت سے ظاہر ہو سکتی ہے بعض الفاظ کسی موڑ پر آ کر متروک ہو جاتے ہیں یا ان کا رواج محدود ہو کر رہ جاتا ہے۔ یہی حال معانی کا ہے۔ کسی عہد میں کوئی لفظ کسی خاص معنی کا حامل ہوتا ہے اور بعد میں اس معنی کی حد تک متروک یا نامقبول سمجھا جاتا ہے۔ اس کے برعکس ایسا بھی ہوتا ہے کہ وقت کے بدلتے ہوئے تقاضوں کے ساتھ ساتھ الفاظ نئے معانی بھی قبول کرتے رہتے ہیں۔"[۲۹]

اوّلین اردو سلینگ لغت میں حروف تہجی کی ترتیب کا خیال ہائیہ آواز کو علیحدہ حروف تہجی مان کر الگ سے قائم کیا گیا ہے۔ مثلاً 'ب' کے الفاظ ختم ہونے کے بعد 'بھ' سے شروع ہونے والے الفاظ کو درج کیا گیا۔ سلینگ کے معنی زیادہ ہونے کی وجہ سے جتنے معانی و مفاہیم بنتے ہیں ان کی نمبر وار تفصیل لکھی گئی ہے۔ سلینگ لفظ کو ترکیب وار لکھا گیا ہے الفاظ کو پہلے مرکبات کو بعد میں جگہ دی گئی ہے۔ معنی کے ساتھ مفاہیم اور تشریحات کی وضاحت بھی اس لغت میں درج ہے اور لفظ کا لسانی مآخذ یا مادہ جہاں ممکن تھا وہ بھی بتایا گیا ہے اور لفظ کی تحریری اسناد کی باقاعدہ فہرست لغت کے آخر میں "فہرست اسناد" کے عنوان سے دی گئی ہے۔ ان سب تحقیق کو بنیاد مان کر اگر اوّلین اردو سلینگ لغت کا تنقیدی و تحقیقی جائزہ لیا جائے تو اس میں کچھ کوتاہیاں نظر آتی ہیں کیوں کہ اس لغت میں شامل تمام الفاظ کو سلینگ کے اصول پر جانچ اور پرکھنے کے بعد سلینگ نہیں مانا جا سکتا۔

"صوتی تبدیلیوں کی پہلی اور اہم وجہ عضویاتی ہے۔ ایک نسل دوسری نسل کے لیے جو لسانی ورثہ چھوڑ جاتی ہے وہ بعینہ اور معین نہیں ہوتا۔ ہر نسل کے بعد اس کی آوازیں اور اس کے عضوی عادات غیر محسوس طور پر کچھ نہ کچھ تبدیلی پاتے ہیں۔ ہ تبدیلی اکثر ہمسایہ زبانوں کے اثر کا نتیجہ ہوتی ہے۔ اس نتیجے کے طور پر اس تمام نسل کے مخارج تلفظ آہستہ آہستہ اپنی جگہوں سے ہٹتے چلتے جاتے ہیں۔"(۳۰)

مصنف نے مقدمہ میں اور مباحث سلینگ میں یہ درج کیا ہے، سلینگ کے اصول میں بھی شامل ہے کہ جب کوئی لفظ زبان زدِ عام ہو کر زبان کا حصہ بن جاتا ہے تو وہ سلینگ نہیں کہلاتا جب کہ لغت کا آغاز لفظ "ابھی" سے ہوتا ہے چونکہ "ابھی" آج کل اور ان دنوں کے معنی میں بھی ہمارے معاشرہ میں رائج ہے۔ اس طرح "اپنی گلی میں کتاب بھی شیر ہوتا ہے" مصنف نے (کہاوت) ساتھ لکھ دیا ہے۔ جب یہ اردو میں بحیثیت کہاوت موجود ہے تو سلینگ یا غیر رسمی زبان کے زمرے میں آ ہی نہیں سکتا۔ اس طرح اس لغت میں درج ایسے الفاظ جو سلینگ یا غیر رسمی زبان کے زمرے میں نہیں آتے اس لغت میں درج ہیں۔ مختصراً مندرجہ بالا بحث کے بعد یہ کہا جا سکتا ہے کہ ڈاکٹر عطش درانی نے اوّلین اردو سلینگ لغت پر جو اعتراضات کیے ہیں۔ ان میں سے زیادہ تر سخت لیکن درست ہیں۔ بعض اعتراضات غیر ضروری بھی ہیں۔ تاہم ترتیب اندراجات اور سلینگ کے قواعد و اصولوں کی جو حیثیت متعین ہے اس کو بنیاد بنا کر لغت میں جو کوتاہیاں موجود ہیں ان پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔ بے شک ڈاکٹر رؤف پاریکھ کی اوّلین اردو سلینگ لغت میں شامل بہت سی کہاوتیں، علاقائی تلفظ، عوامی الفاظ و فقرے اردو سلینگ لغات کو منفرد مقام عطا کرتے ہیں اور اس میں موجود کئی اسناد نادر الفاظ کا خزانہ ہیں کیونکہ ان الفاظ کا اندراج معروف و متداول اردو لغات میں نہیں ہے۔ رؤف پاریکھ صاحب کا دعویٰ بھی یہی ہے کہ یہ اردو میں لکھی جانے والی پہلی سلینگ لغت ہے۔ اگرچہ رؤف پاریکھ کی لغت موجودہ تقاضوں اور لغت نویسی کے جدید اصولوں پر مبنی ہے مگر اس میں کچھ ایسے الفاظ کو شامل کر دیا گیا ہے جو سلینگ کے اصولوں پر پورا نہیں اُترتے۔ دنیا میں کوئی لغت مکمل اور کامل نہیں ہوتی۔ صرف بازاری زبان کو سلینگ نہیں کہا جا سکتا۔ اس طرح سلینگ الفاظ محدود ہو جائیں گے۔ جب کہ سلینگ ہر نئے خیال کے لیے بنایا گیا ایسا لفظ ہے جو معیاری زبان میں کسی اور معنی میں جب کہ سلینگ زبان میں اچھوتے اور نئے خیال و احساسات کی ترجمانی کے لیے استعمال ہو رہا ہوتا ہے۔ سلینگ ایسے غیر معیاری، بازاری، عوامی، کم معنی خیز الفاظ ہیں جو مختلف گروہوں میں تقریر میں آ رہے ہیں اور جس کا تحریر میں استعمال نہیں۔ اردو میں بھی باقاعدہ

سلینگ لغت نویسی کی ابتداء ڈاکٹر رؤف پاریکھ کی اوّلین اردو سلینگ لغت سے ہوتی ہے۔ مشتبہ آراء سے قطع نظر "اوّلین اردو سلینگ لغت" اردو لغات نویسی میں اپنی نوعیت کے لحاظ سے منفرد و ممتاز مقام رکھتی ہے۔ لغت نویسی ایک تو خود بہت مشکل کام ہے۔ اس پر سلینگ لغت نویسی مشکل تر، روؤف پاریکھ کی یہ کاوش اردو سلینگ لغت نویسوں کے لیے پہلی سیڑھی ہے۔

اردو سلینگ لغت از قاسم یعقوب (تنقیدی و تحقیقی جائزہ)

قاسم یعقوب ۱۰ جون ۱۹۷۸ء کو فیصل آباد میں پیدا ہوئے۔ قاسم یعقوب صاحب شاعر، نقاد اور محقق ہونے کے ساتھ ساتھ شعبہ تدریس سے وابستہ ہیں۔ ادبی تھیوری پر لسانیات اور تنقید کے موضوع پر اُن کا معیاری کام ہے۔ سلینگ زبان پر تحقیق کے حوالے سے "اردو سلینگ لغت" اہمیت کی حامل ہے اگرچہ قاسم یعقوب صاحب سے پہلے اس موضوع پر ڈاکٹر رؤف پاریکھ صاحب کا کام کر چکے ہیں مگر ان کی مرتب کردہ اوّلین سلینگ لغت کراچی اور اس کے گردونواح کے سلینگ پر مشتمل ہے جب کہ قاسم یعقوب صاحب نے وسطی پنجاب کی سلینگ زبان کو موضوع بنا کر اردو سلینگ لغت مرتب کی ہے جو کہ ڈاکٹر رؤف پاریکھ کے کام کو آگے بڑھانے کی کوشش ہے۔ قاسم یعقوب کی سلینگ اردو لغت میں پنجاب کے علاقائی رسم و رواج، ثقافت، عقائد، توہمات، روایات اور زبانوں سے متعلق روز مرہ محاورات و جملوں کی بھرپور تصویر کشی کی گئی ہے۔ اس لغت میں سوقیانہ، متروک، قدیم فحش الفاظ سے اجتناب برتا گیا ہے البتہ اس میں عورتوں کی زبان اور عوامی زبان کو جگہ دی گئی ہے۔ لفظ کی ساخت وپرداخت میں اس کے مادہ سے قطعہ نظر سلینگ میں مترادفات کو جگہ دی جاتی ہے کیونکہ پس منظر کے پیش نظر الفاظ و محاورات اپنا مفہوم رکھتے ہیں۔ ادبی و معیاری زبان سے ہٹ کر عوامی زبان اپنی جگہ بناتی ہے۔ قاسم یعقوب کی تخلیق کردہ "اردو سلینگ لغت" فروری ۲۰۱۶ء میں شمع بکس فیصل آباد سے شائع کی گئی۔ ٹائٹل صفحہ پر قاسم یعقوب صاحب نے اردو سلینگ لغت کے ساتھ (اردو میں مستعمل غیر ثقہ، غیر معیاری اور عامیانہ لفظیات) لکھ کر وضاحت بھی کر دی کہ سلینگ کے کن کن پہلو کا یہ لغت احاطہ کرتی ہے۔

۱۵۷ صفحات پر مشتمل لغت کو انھوں نے اپنے محترم استاد ارشد محمود ناشاد کے نام انتساب کیا ہے۔ اس لغت میں پیش لفظ کے بعد دو مضامین شامل کیے گئے ہیں جن میں پہلا بعنوان "ذہنی عمل میں زبان کی پہلی تشکیل" (ابتدائے زبان کی روشنی میں) ہے۔ اس مضمون میں "انسان نے کب لفظوں کو معنی کا روپ دیا" کے

متعلق زبان کا ارتقائی عمل بیان کیا گیا ہے اور لسانیات کی اہم اصطلاحات پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ **دوسرا مضمون "سلینگ لفظ سازی"** ایک تجزیاتی مطالعہ (مقدمہ) کے طور پر پیش کیا ہے۔ ڈاکٹر عبد الرؤف پاریکھ کی طرح جیسے انھوں نے اوّلین اردو سلینگ لغت میں سلینگ کے متعلق تفصیل سے بیان کیا ہے۔ اس طرح اس لغت کے مقدمے میں سلینگ کی تعریف، اصول و ماہیت کے متعلق مستند حوالے سے درج ہیں۔ سیلنگ لغت میں سلینگ الفاظ و تراکیب کے معانی اسی انداز میں تحریر ہیں جس طرح ہمارے معاشرے میں مستعمل ہیں۔ اگر ایک لفظ کے دو یا زائد معانی و مفاہیم مستعمل ہیں تو اس کے دونوں پہلوؤں کا تذکرہ کیا گیا ہے اور اس لغت میں اس بات کا بھی اہتمام کیا گیا ہے کہ جو اوّلین اردو سلینگ لغت میں الفاظ شامل ہو گئے ہیں ان کا اندراج نہ کیا جائے بلکہ نئے سلینگ الفاظ و تراکیب کی تلاش کے بعد یہ لغت مرتب کی گئی ہے۔ اگر کوئی سلینگ کسی مستند لفظ کا بگاڑ ہے تو اس کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اعراب اور املاء کی تبدیلی کے باعث جو الفاظ بدل کر سلینگ کا رنگ اختیار کر گئے ہیں اور جن معانی و مفاہیم میں معاشرہ میں مستعمل ہے ان کا اندراج اس لغت میں موجود ہے مگر فحش الفاظ دانستہ شامل نہیں کیے گئے اور جو سلینگ زبان زدِ عام ہو کر مستند زبان کا حصہ بن گئے ہیں ان کا اندراج بھی نہیں کیا گیا۔ اس لغت کی تیاری میں قاسم یعقوب صاحب نے اپنے اساتذہ اور ان حلقہ احباب کا شکریہ ادا کیا جنھوں نے معاونت کی۔ بلاشبہ یہ لغت اردو لغت نویسی کی روایت میں اضافہ ہے کیونکہ تمام ترقی یافتہ زبانوں میں تراش خراش کا عمل جاری رہتا ہے جو کہ زبان کو وسعت بخشتا ہے۔ اس لحاظ سے اردو زبان میں بھی اب اس کا آغاز ہو چکا ہے جو کہ خوش آئند ہے۔ قاسم یعقوب کی "سلینگ لغت" کا محرک ڈاکٹر رؤف پاریکھ کی "اوّلین اردو سلینگ لغت" بنی جس کے بارے میں قاسم یعقوب اردو سلینگ لغت کے پیش لفظ میں خود لکھتے ہیں۔

> "سلینگ لفظ ہماری روزمرہ زندگی میں کس طرح عمل دخل رکھتے ہیں۔ مجھے اس سے پہلے اندازہ نہیں تھا۔ میری دلچسپی کا محرک رؤف پاریکھ صاحب کی کتاب "اوّلین اردو سلینگ لغت" بنی۔ ہم نے سلینگ کو کبھی لسانی تحقیق کا حصہ نہیں بنایا اور تو اور اسے گنوار، گھٹیا اور خلاف محاورہ کہہ کر رد کرنے کی مہمات چلائیں۔ اوّلین اردو سلینگ لغت ہمارے لسانی سرمائے کے بحرِ بے پایاں میں دریا میں پھینکے گئے پتھر کی حرکت کی طرح بہت معمولی اثرات چھوڑ سکی"[۳۱]

قاسم یعقوب صاحب کے اس بیان کے بعد اُن کی سلینگ میں دلچسپی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کس طرح انھوں نے ایسے موضوع کی طرف توجہ دی اور غیر رسمی، غیر معیاری الفاظ و محاورات کی سلینگ لغت مرتب کی۔ قاسم یعقوب صاحب نے اس لغت کی تشکیل کے لیے جن لغات سے استفادہ کیا ان میں نوراللغات ،فیروز اللغات، علمی لغت، فرہنگ آصفیہ ، فرہنگ تلفظ، فرہنگ عامرہ جیسی مستند لغات شامل ہیں اور انگریزی لغات میں آکسفورڈ، کیمبرج، اور کئی ادبی اصطلاحات کی لغات کے علاوہ سماجی رابطے کی سائٹوں سے سلینگ اخذ کیے ہیں۔ قاسم یعقوب صاحب نے سلینگ لغت مرتب کرتے وقت جن امور کا خیال رکھا ہے اس کی تفصیل انھوں نے خود پیش لفظ میں کچھ اس طرح واضح کی ہے۔

۱۔ الفاظ یا محاورہ کے مطالب جس طرح اور جن معنوں میں رائج ہیں اس طرح پیش کر دیے ہیں۔

۲۔ ایک ہی نوعیت کے سلینگ الفاظ اگر اردو میں ہیں تو حوالہ سے وضاحت کر دی ہے۔

۳۔ ذاتی سماعت کا حصہ رہنے والے سلینگ اس لغت میں شامل ہیں۔

۴۔ اوّلین اردو سلینگ لغت از ڈاکٹر رؤف پاریکھ کی لغت میں شامل الفاظ میں سے کسی کو دانستہ شامل نہیں کیا گیا۔

۵۔ سلینگ کے کتابی حوالے دینا مناسب نہیں سمجھا۔

۶۔ ایک ہی لفظ یا محاورہ کی جتنی قسمیں بطور سلینگ استعمال ہو رہی ہیں۔ ان کو ایک ہی جگہ اکٹھا کر دیا ہے۔

۷۔ سلینگ کے اصل لفظ اور مآخذ کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے جہاں مآخذ بآسانی مل سکا۔

۸۔ املاء یا تلفظ میں مشکلات کی وجہ سے سلینگ لفظ کے تلفظ کا تعین آسان نہیں۔

۹۔ کینٹ، آرگو اور جارگن کو شامل نہیں کیا گیا بلکہ صرف عوامی بولی یعنی سلینگ کا ہی لغت میں استعمال کیا گیا ہے۔

۱۰۔ مستند زبان کا حصہ بننے والے الفاظ، کیڑے نکالنا، تیس مار خان وغیرہ کو بطور سلینگ استعمال نہیں کیا گیا۔

۱۱۔ انگریزی اور علاقائی زبان جو داخلی زبان ہو کر زبان کا حصہ بن گے ہیں انھیں بھی سلینگ کے طور پر شامل کیا گیا ہے۔

۱۲۔ فحش الفاظ کو دانستہ شامل نہیں کیا گیا۔ [۳۲]

چونکہ اردو سیلنگ لغت، ڈاکٹر رؤف پاریکھ کی لغت کے بعد مرتب کی گئی ہے تو اس میں سیلنگ اور اردو سلینگ کے اصول واضح ہونے کی وجہ سے بہت بہتری پائی جاتی ہے۔ قاسم یعقوب صاحب نے اس لغت کی تیاری میں اہل علم، اہلِ زبان اور نامور علم و ادب کے اساتذہ کرام سے ہی مشورہ نہیں لیا بلکہ اپنے دوست احباب اور طلبہ و طالبات سے بھی استفادہ کیا ہے کیونکہ لغت کی تیاری و ترتیب ذاتی کاوش نہیں ہوتی اور پھر لغت بھی سلینگ کے بارے میں ہو تو مختلف لوگوں کے تجربے میں مختلف سلینگ آتے ہیں جس میں مشاورت کی بہت ضرورت ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے قاسم یعقوب صاحب کو علمی و ادبی ماحول میسر آنے کے سبب سلینگ پر لغت کا کام بہترین طریقے سے اپنے انجام کو پہنچا۔

قاسم یعقوب صاحب مقدمہ میں سلینگ کے متعلق لکھتے ہیں۔

"سلینگ زبان مستند زبان کا بگاڑ نہیں بلکہ نئی لفظ سازی ہے نئے خیالات کی سمت نمائی ہے ایسے تصورات جو مستند زبان میں پیش نہیں ہو رہے، سلینگ کے ذریعے اپنا اظہار کرنے لگتے ہیں۔ مستند زبان کی صحت کی حفاظت پر سوال نہیں۔ سلینگ تو اُن خیالات یا تصورات کو پیش کرنے لگتے ہیں جنھیں معیاری یا مستند زبان پیش نہیں کر سکتی۔ اگر مستند زبان میں ہر طرح کا اظہار ممکن ہو تو سلینگ کبھی نہ بنیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ نئے تصورات زبان میں داخل ہوتے ہیں تو سلینگ زبان ان کی نمائندگی کرتی ہے۔ معیاری زبان کے ساتھ غیر مستند زبان کا ظہور اس میں نئی معنیاتی ضرورتوں اور نئی سماجیات کے تحت نئے لفظوں کی ڈھلائی (coinage) سے وقوع پذیر ہوتا ہے۔" [۳۳]

قاسم یعقوب صاحب نے اردو سلینگ لغت کے مقدمہ کو "سلینگ لفظ سازی: ایک تجزیاتی مطالعہ" کا عنوان دیا ہے جس میں انھوں نے سلینگ کیا ہے اور مستند زبان میں سلینگ کا کیا درجہ ہے۔ رسمی و غیر رسمی زبان کا فرق، سلینگ کینٹ اور جارگن جیسی اصطلاحات کی وضاحت کی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مستند / معیاری، غیر مستند / غیر معیاری زبان کے معنیاتی نظام کا تفصیلی جائزہ لے کر سلینگ کیوں پیدا ہوتا ہے، اس

تصور کو سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ سلینگ کیوں پیدا ہوتا ہے اور معیاری زبان کے ہوتے ہوئے سلینگ اپنا اثر کیوں چھوڑتا ہے، اس کے متعلق لکھتے ہیں۔

"سلینگ معیاری زبان میں موجود الفاظ کے توسیع معنی ہیں۔ سلینگ نئے لفظ کے طور پر رائج ہو یا پرانے لفظ کی ہی معنیاتی ترمیم کے ساتھ بولا جا رہا ہو، اس کا پرانے لفظ سے کوئی نہ کوئی رشتہ ضرور ہوتا ہے۔ زبان میں معنی کا عمل کہیں ایک جگہ جا کر رک نہیں جاتا یوں تعین معنی سے توسیع معنی کی طرف سفر جاری رہتا ہے۔ لفظ جونہی اپنا معنیاتی دائرہ مکمل کرتا ہے وہ ایک دفعہ پھر معنیاتی حد کو قوس بنانے لگتا ہے جو پہلے سے مختلف اور نئے ذائقوں سے مزین ہوتی ہے۔ کسی بھی زبان میں نئے الفاظ کا داخلہ نئی اصطلاحات سازی، کسی نئے مادی یا فکری تصور یا پرانے الفاظ کی ٹوٹ پھوٹ کے ذریعہ ممکن ہوتا ہے۔"(۳۴)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سلینگ لفظ کی معنیاتی توضیح اس میں معیاری لفظ کی معنیاتی توسیع ہوتی ہے جو لفظ کے ظاہری اور داخلی دونوں پہلوؤں پر کام کر رہی ہوتی ہے۔ بعض اوقات معیاری زبان میں احساسات و جذبات کی عکاسی کے لیے مخصوص الفاظ اس شدت کے اظہار کے لیے ناکافی لگتے ہیں۔ سلینگ گھٹیا غلیظ استہزائی جذبات کی بھی عمدہ طریقے سے وضاحت کر دیتا ہے۔ بعض اوقات دوسری زبانوں کی بگڑی ہوئی شکل یا نیا لسانی انداز اپنا کر بھی سلینگ بن جاتا ہے۔ سلینگ اور بولی کے فرق میں وقت اثر انداز ہوتا ہے۔ سلینگ غیر معیاری ہونے کی وجہ سے ہر وقت بنتے اور بگڑنے کے مرحلے میں رہتے ہیں جب کہ بولی معیاری زبان کی ابتدائی اور داخلی تبدیلی کا حصہ ہوتی ہے۔ بولی میں لہجہ نیا ہو سکتا ہے جب کہ سلینگ نیا احساس متعارف کرواتا ہے۔ اردو سلینگ لغت میں انگریزی سلینگ، سلینگ محاورات، پنجابی سلینگ، مقامی و غیر مقامی سلینگ شامل کیے گئے ہیں۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ اردو زبان میں جاذبیت کی صلاحیت بدرجہ اتم موجود ہے۔ ترقی یافتہ زبانیں اپنا مقام پانے میں وقت نہیں لگاتیں۔ انگریزی زبان کے الفاظ کم و بیش تمام زبانوں میں بڑی سرعت کے ساتھ داخل ہو رہے ہیں جب کہ اردو زبان میں انگریزی کے اثرات نہ ختم ہونے کی حد تک شامل ہو چکے ہیں۔ بہت سے انگریزی الفاظ ایسے محسوس ہوتے ہیں جن کا اردو میں نعم البدل نہیں۔ بعض انگریزی اور اردو الفاظ ملا کر مرکب بنا دیا جاتا ہے اور ایسی تراکیب روزمرہ میں بہت استعمال کی جا رہی ہیں۔ انھی میں سے سلینگ الفاظ کو قاسم یعقوب صاحب نے اپنی لغت میں شامل کیا ہے۔

"اردو سلینگ لغت" (۳۵) میں استعمال ہونے والے انگریزی سلینگ

انگریزی لفظ بطور سلینگ	مفہوم	صفحہ نمبر
انٹری ڈالنا	کام میں مداخلت کرنا	۵۳
ایڈونچری	انوکھا کام	۵۵
برین واش کرنا	شدت پسند بنانا	۵۹
بلیک	ذخیرہ کیا ہوا مال	۶۰
بلیو پرنٹ	فحش فلم	۶۱
بوتل	شراب	۶۱
بک کروانا	بازاری عورت / طوائف کو جنسی عمل کے آمادہ کرنا	۶۵
پمپ کرنا	مخالفت میں اُبھارنا	۶۷
پنکچر لگانا	دھوکہ سے ہار کو جیت میں منتقل کرنا	۶۹
ٹی سی کرنا	خوشامد کرنا	۸۰
چائنا کٹنگ	ناجائز طریقے سے پلاٹ کاٹ کر بیچنا	۸۶
ڈیٹ مارنا	ناجائز ملاقات	۱۰۱
ڈبل ڈیکر	نہایت موٹا شخص	۹۹
رونگ نمبر	غلط نظریہ کا پرچار کرنا	۱۰۵
سٹپنی	اضافی آدمی	۱۰۹
سکرِپٹ رائٹر	طاقت ور، خفیہ ہاتھ	۱۱۰
سیکنڈ ہینڈ	استعمال شدہ اشیاء	۱۱۱
سین	حالات کی خبر معلوم کرنا	۱۱۱
لولی پاپ	دھوکے سے مطمئن کروادینا	۱۳۸
ففٹی ففٹی	غیر یقینی	۱۱۸
گیٹ کھولنا	جنسی عمل کی ترغیب دینا	۱۳۴

گیم کرنا	دھوکے سے اپنا مقصد حاصل کرنا	۱۳۴
لائیٹیں مارنا	چمک دمک دکھانا	۱۳۵
لش پش	سجا سنورا	۱۳۶
لو لیٹر ملنا	سرکاری نوٹس (ملازم کے خلاف کارروائی کا انتباہ)	۱۳۸
لیکچر دینا	نصیحتیں کرنا	۱۴۰
مزدا	سامان شفٹ کروانے کے لیے گاڑی	۱۴۳
ممی ڈیڈی	نازک مزاج، قوت فیصلہ سے محروم)	۱۴۵
نمبر	رسالے یا جریدے کی خاص اشاعت	۱۴۹

سلینگ کی طرح محاورہ بھی مجازی طرز اظہار ہے جب کہ روز مرّہ کا تعلق حقیقی اظہار سے ہے۔ محاورہ میں دو یا دو سے زائد الفاظ اختصار سے اپنے مفہوم کی وضاحت کر دیتے ہیں۔ ایسے الفاظ استعاراتی انداز کے حامل ہوتے ہیں۔ سائنس و ٹیکنالوجی کی برق رفتار ترقی کے ساتھ ساتھ ادب و زندگی نے بھی اظہار کے نئے روپ اپنائے ہیں ہر گزرتے دِن زبان و ادب میں بھی نئی اصطلاحات، الفاظ، محاورات متعارف ہوتے ہیں۔ مندرجہ ذیل محاورات میں عامیانہ، سوقیانہ، استہزائیہ اور بازاری انداز ملتا ہے۔ اردو سلینگ لغت کا آغاز ہی محاورہ سے ہوتا ہے۔ " آپ کا کتا کتا، ہمارا کتا ٹومی "یعنی آپ غلط بھی کریں تو ٹھیک، ہم ٹھیک بھی کریں تو غلط

اردو سلینگ لغت میں شامل محاورات [۳۶]

انگریزی لفظ بطور سلینگ	مفہوم	صفحہ نمبر
اپنا کبوتر چھوڑنا	اپنے جال میں لانا / پھانسنا	۵۲
اڑ پھس کرنا	رکاوٹ ڈالنا	۵۲
ایک منٹ میں	بہت جلدی	۵۵
پارہ ہائی ہونا	غصہ چڑھنا	۶۸
توند نکلنا	آسودہ حال ہونا	۷۵
تِکا بوٹی کرنا	شدید نفرت کا اظہار	۷۶
چاولوں کی بیری	بینڈ باجے والے	۸۵

چوڑیاں پہننا	زنانہ بننے کا طعنہ دینا	۸۹
چوڑا ہو کے پھرنا	تکبر سے گھومنا پھرنا	۸۹
چھٹی کروانا	نوکری سے نکال دینا	۹۰
ڈالڈے کی پیداوار	نئی نسل کی کمزوری پر طنز	۹۹
ڈرائنگ روم کی سیر	پولیس کی گرفتاری میں مار کٹائی	۱۰۰
روڈ ماسٹری کرنا	آوارہ گردی کرنا	۱۰۴
سرکاری سانڈ ہونا	سرکاری نوکری پر عیاشی کرنا	۱۰۹
شاہ دولے کا چوہا	بند ذہن کا آدمی	۱۱۲
قائد اعظم دینا	رشوت دینا	۱۲۰
گردن میں سریا	غرور کرنے والا، متکبر	۱۳۰
ماموں بنانا	بے وقوف بنانا	۱۴۱
ہینکی پھینکی کرنا	فریب دینے کی کوشش کرنا	۱۵۶

اردو سلینگ لغت میں شامل مستند / ثقہ الفاظ و محاورات

انگریزی لفظ بطور سلینگ	مفہوم	صفحہ نمبر
چھوکری	رنڈی، ایسی لڑکی جو جنسی کشش رکھتی ہو، اردو لغت میں لڑکی اور لونڈی کے معنی میں موجود ہے۔	۹۱
خلیفہ، چھوٹا چوہدری	اردو لغت میں یہ لفظ بھی کسی بزرگ کے پیروکار کے لیے بولا جاتا ہے۔ اور یہ ثقہ ہے۔	۹۴
سردار	سکھ قوم کے لیے طنزاً، ضدی، ہٹ دھرم۔ جب کہ اردو لغت میں یہ ثقہ ہے۔ سرکردہ، سرغنہ کے معنی میں رائج ہے۔	۱۰۹
ڈنڈی مارنا	بے ایمانی، دھوکہ کے معنی میں ثقہ اور مستند ہے۔	۱۰۰
اللہ میاں کی گائے	سادہ لوح آدمی	۵۲
بوٹوں کی آواز سننا	مارشل لاء لگنے کا امکان	۶۱

دو بول پڑھوانا	نکاح کروانا	۹۵
رگڑا دینا	سختی کرنا، مشکلات کھڑی کر دینا	۱۰۳
ہوائی روزی	مستقل کام نہ ہونا	۱۵۶
منہ پر بارہ بجنا	پریشان ہونا	۱۴۶
منہ ماری کرنا	تلخی ہو جانا	۱۴۶
منہ نہ متھا	کوئی خوبی نہ ہو	۱۴۶
آٹا گھوندتے ہِلتی کیوں ہو	خامیاں ڈھونڈنا	۵۱

یہ پنجابی میں " آٹا گُنھدی ہِلدی کیوں ایں" مستند جملہ ہے اور تھوڑے بہت ردو بدل کے ساتھ اردو میں اسے سلینگ کہنا سلینگ کے اصولوں پر پورا نہیں اترتا۔ اسی طرح پنجابی زبان کے کسی ثقہ الفاظ و محاورات کو سلینگ کے طور پر اس لغت میں شامل کیا گیا ہے۔

جو بولے گا وہی کھنڈا کھولے گا: جو کسی خرابی کی نشاندہی کرے وہی ٹھیک کرے ص ۸۲

پنجابی میں "جیڑا بولے اوہی کنڈا کھولے" مستعمل ہے جس کو اردو سلینگ نہیں کہا جا سکتا۔

گونگلوؤں سے مٹی جھاڑنا: شرمندگی دور کرنا ص ۱۳۳

پنجابی زبان میں "گونگلواں توں مٹی لہڑاں" مستعمل ہے، شلجم کو پنجابی میں "گونگلو" کہتے ہیں۔

ہڈ حرامی: کام چور ص ۱۵۵

پنجابی میں عموماً روز مرّہ میں ایسے ہی بولا اور سمجھا جاتا ہے۔

اوبڑ کھابڑ: مشکل حالات میں زندگی گزارنا

یہ پنجابی لفظ ثقہ اور مستند ہے سلینگ نہیں۔

"اوّلین اردو سلینگ لغت کے دہرائے جانے والے سلینگ"

قاسم یعقوب نے اس بات کا خیال رکھا ہے کہ جو الفاظ اوّلین اردو سلینگ لغت میں شامل کر لیے گئے ہیں۔ اُن کو اپنی لغت میں نہ دہرایا جائے۔ اگر ایسا ہوا تو اُن کے معنی مفہوم الگ نوعیت ہونے کی وجہ سے دہرائے گئے ہیں۔ قاسم یعقوب صاحب لکھتے ہیں۔

"اوّلین اردو سلینگ لغت" کے صرف ان لفظوں کو شامل کیا گیا ہے جو اس لغت میں میرے نزدیک کسی اور معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔ (۳۷)

مشترکہ سلینگ الفاظ	بمعنی اوّلین اردو سلینگ لغت (۳۸)	صفحہ نمبر	اردو سلینگ لغت (۳۹)	صفحہ نمبر
باجی	گھر کی مالکہ	۴۴	ایسا نوجوان جس میں عورتوں والی ادائیں ہوں	۵۶
بھاشن دینا	ڈانٹ، غصہ کرنا، نصیحتیں کرنا	۵۷	بلاجواز نصیحتوں سے تنگ کرنے والا	۶۲
پُلسیا	پولیس والا، کانسٹیبل، سنتری	۶۸	پولیس کا سپاہی	۶۷
پوپٹ	خوبصورت، حسین و جمیل	۷۲	جنسی طور پر پُرکشش	۶۸
پھٹاں کھا	بھاگ جاؤ، دفع ہو جاؤ	۷۷	دفع ہو، چلے جا	۷۳
پیٹی	ایک لاکھ روپے	۷۴	ایک لاکھ	۷۴
تھڑا لگانا	پتھروں یا سیمنٹ کا چبوترا	۸۹	ڈرادھمکا کے کام کروالینا	۷۶
ٹھوکنا	گپ اُڑانا، بے پر کی اُڑانا	۱۰۰	شدید نقصان پہنچانا	۷۹
ٹُن ہونا	نشے میں چور، مخمور	۹۴	نشے کی حالت میں ہونا	۸۱
رگڑا دینا	عبرت ناک سزا دینا، اذیت پہنچانا	۱۴۶	سختی کرنا، مشکلات کھڑی کرنا	۱۰۳
کباڑہ کرنا	ستیاناس کرنا، زیادہ نقصان پہنچانا	۱۶۷	تہس نہس کر دینا، بیڑہ غرق کر دینا	۱۲۲

کمیٹی ڈالنا	ہر ماہ رقم جمع کر کے قرعہ اندازی کے ذریعے ایک رکن کو ساری رقم دے دینا	۱۷۴	حاملہ کرنا	۱۲۵
کھسکا ہوا	تھوڑا سا پاگل، خبطی، جس کا دماغ چل گیا ہو	۱۸۰	غیر متوازن، نیم پاگل	۱۲۷
کھوکھا	لکڑی سے بنائی ہوئی پیٹی، کیبن، چھوٹی موٹی چلتی پھرتی دکان	۱۸۲	ایک کروڑ روپیہ	۱۲۷
گریبی / گریوی	معمولی چیز، حقیر شے، گھٹیا، رشوت کی کمائی، تنخواہ	۱۸۶	سالن کا مصالحہ	۱۳۰
لش پش	بنا سنورا، سجا ہوا	۱۹۴	سجا سنورا	۱۳۶
لفافہ	وفاداری بدلنے والا، سیاسی جماعت چھوڑ کر دوسری سیاسی جماعت سے منسلک ہونے والا	۱۹۴	رشوت، لالچ	۱۳۶
ممی ڈیڈی	سیدھا سادہ، بھولا، معصوم ماں باپ کا فرمانبردار بچہ	۲۰۸	نازک مزاج، قوت فیصلہ سے محروم لڑکے لڑکیاں	۱۴۵
واٹ لگانا	ستیاناس کر دینا، بہت نقصان پہنچانا	۲۱۶	بے عزتی کرنا	۱۵۲

اردو سلینگ لغات کا تنقیدی و تحقیقی جائزہ

دونوں سلینگ لغات سلینگ کے موضوع پر اوّلین کام کی حیثیت سے زیادہ معتبر اور اہمیت کی حامل ہیں۔ دونوں سلینگ لغات میں صاحبان تصنیف نے لغت کے آغاز میں سلینگ اور اردو سلینگ کی ماہیت و اغراض و مقاصد پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ سلینگ معیاری / مستند زبان کے خلاف بغاوت کا نام ہے اور بعض اوقات معیاری الفاظ کا غیر ثقہ عامیانہ استعمال جو مروج معانی سے ہٹ کر سلینگ میں داخل ہے۔ ہمارے معاشرہ میں ایسے الفاظ کا استعمال بہت زیادہ ہے۔ اسی طرح سلینگ اور محاورہ میں فرق کی وضاحت بھی بہت ضروری ہے کیونکہ اس الجھن کی وضاحت کے بغیر سلینگ لغات کا تنقیدی و تحقیقی جائزہ ممکن نہیں۔ اہلِ زبان

کے بول چال کے عین مطابق سہل، صاف، سادہ و حقیقی گفتگو روز مرّہ کہلاتی ہے جب کہ الفاظ کا وہ مجموعہ جو اہل زبان کی بول چال کے مطابق مجازی یا غیر حقیقی معنی میں استعمال ہو محاورہ کہلاتا ہے۔ چاہے وہ کسی بھی زبان میں استعمال ہو وہ محاورہ ہی رہے گا، علاقائی زبان کا محاورہ کسی دوسری زبان میں استعمال ہونے سے سلینگ نہیں بن جاتا۔ ان دونوں سلینگ لغات میں کچھ ایسے محاورات مستند الفاظ اور ضرب الامثال کو سلینگ کے طور پر شامل کیا گیا ہے۔ اردو زبان کے ناقدین کی آراء دو طرفہ ہیں جن میں ایک گروہ فارسی و عربی الفاظ کو ہی معیاری گردانتا ہے جب کہ دوسرا گروہ زبان میں تنوع اور وسعت کا حامی ہے۔ خواتین کی زبان میں لفظ علامہ طنز کے طور پر بولا جاتا ہے۔

اوّلین سلینگ لغت اور قاسم یعقوب کی اردو سلینگ لغت میں بہت سے پنجابی یا علاقائی زبان کے الفاظ و محاورات کو سلینگ کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ جب کہ وہ الفاظ اپنی تراکیب اور فصاحت کے اعتبار سے مستند ہیں اور معاشرہ میں ایک بڑی تعداد اُن لفظوں کے مفہوم سے واقفیت رکھتی ہے۔ دونوں لغت نویسوں نے اس بات پر بھی زور دیا ہے کہ صرف فحش الفاظ ہی سلینگ نہیں ہوتے بلکہ کینٹ آرگو، جارگن سے مماثلت کے باوجود ان کا استعمال سلینگ سے الگ ہوتا ہے۔ سلینگ کو سماجی تنقید، سماجی اقدار سے اختلاف اور بغاوت بھی کہا جا سکتا ہے۔ رؤف پاریکھ اور قاسم یعقوب کی لغات میں ابتدائی صفحات پر جو مفصل کلام سلینگ کے مباحث کے حوالے سے درج ہے۔ ان کو بنیاد بنا کر دیکھا جائے تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مستند لسانی اظہار اور غیر مستند لسانی اظہار کا تعین کون کرے گا۔ معیاری زبان اور غیر معیاری زبان کا فرق اور س کو تحریر میں آنے کے بعد قبولیت کا شرف حاصل ہے یا نہیں ان سب کا تعین ادب اور ادیب کے ساتھ جڑا ہے اور جب وہ الفاظ ادب کا حصہ بن جاتے ہیں تو سلینگ نہیں رہتے۔

لغات مفروضوں کا نہیں حقائق کی جمع آوری کا نام ہے۔ دونوں لغات میں سلینگ کے انتخاب اور حصول کے لیے ایک خاص حلقہ پر توجہ دی گئی ہے۔ دونوں لغت نویسوں نے آغاز میں سلینگ کی تعریف میں فحش اور گالی پر مشتمل الفاظ کو سلینگ بھی کہا ہے اور ساتھ یہ بھی درج ہے۔ اس لغت میں فحش، مبتذل اور گالیوں پر مشتمل سلینگ الفاظ سے اجتناب برتا گیا ہے۔ یہ رویہ سلینگ لغت لکھنے کے معیار پر مکمل نہیں اُترتا کیونکہ عرفِ عام میں سلینگ کو گالی کہا جاتا ہے اور جب لغت میں کسی بھی قسم کی گالی کا اندراج ہی نہ ہو تو اس کو گالیوں کی لغت "یعنی (سلینگ لغت) کیسے کہا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ پہلے بھی درج کیا گیا ہے کہ سلینگ میں ناشائستہ اور رکیک الفاظ پہلے کہے جاتے ہیں۔ غیر فصیح اور معنی کی توسیع کی بات بعد میں آتی ہے۔ بے تعصبی اور

وسعت النظری کے بغیر لغت مرتب نہیں کی جاسکتی۔ اسے اختلاف کا لبادہ پہنانے کے بجائے حقیقت نگاری کا دامن تھامنا پڑتا ہے۔ ڈاکٹر رؤف پاریکھ نے کراچی کے اردو بولنے والوں سے اخذ شدہ سلینگ اور قاسم یعقوب صاحب نے پنجاب کے علاقوں سے حاصل شدہ سلینگ کو مرتب کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن ان دونوں لغات میں بہت حد تک قواعد، معاشرہ، قانون، مذہب اخلاقی قدروں سے چھان چھان کر لغت میں الفاظ کا چناؤ کیا گیا ہے۔ قابل اعتراض اور اخلاقی گراوٹ پر مشتمل کوئی بھی لفظ ان لغات میں شامل نہیں ہے۔ قاسم یعقوب صاحب کی لغت میں فحش ترین لفظ ڈنڈا دینا اور گیٹ کھولنا ہے۔ جب کہ رؤف پاریکھ "چارپائی ہوٹل" جو کہ "منجی ہوٹل" اصل میں ہے اس حد تک کو صرف سلینگ سمجھتے ہیں۔ اگر یہی سلینگ لغات ہیں تو جن لغات کا تذکرہ باب دوم میں ہو چکا ہے وہ ان سے بہتر سلینگ کی لغات کے معیارات پر پورا اُترتی ہیں کیونکہ ان میں جنسی محاورات غیر فصیح و عامیانہ تراکیب کو ہی نکال کر الگ لغت مرتب کی جائے تو زیادہ بہتر سلینگ لغت تیار کی جاسکتی ہے۔ جیسا کہ شرع میں کوئی شرم نہیں بلکہ بالکل اسی طرح اخلاقیات سے گراوٹ پر مشتمل الفاظ و محاورات کے متعلق کام کرنا اور اخلاقیات کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑنا عجیب مضحکہ خیز صورت حال کو جنم دیتا ہے۔ لغت نویسی ایسی شرع ہے جس میں شرم کیے بغیر حقیقت حال کو بیان کیا جاتا ہے۔

لغات روز مرّہ از شمس الرحمان فاروقی تنقیدی و تحقیقی جائزہ

شمس الرحمٰن اردو زبان و ادب کے نابغہ روزگار اور کثیر الجہت شخصیت کے مالک ہیں۔ انھوں نے صحافت، عروض، ترجمہ، تنقید و تحقیق، شاعری، فکشن، لغت غرض اردو زبان و ادب کے کسی گوشے کو نہیں چھوڑا، ہر میدان میں اپنے جوہر دکھا کر خود کو منوالیا۔ شمس الرحمٰن فاروقی ۳۰ ستمبر ۱۹۳۵ء کو ہندوستان میں پیدا ہوئے۔ اور ۲۵ دسمبر ۲۰۲۰ء میں الہ آباد میں وفات پائی۔ ۱۹۵۵ میں الہ آباد یونیورسٹی سے انگریزی ادب میں ایم۔اے کے بعد ۱۹۵۶ء تا ۱۹۵۸ء تدریس کے شعبے سے وابستہ رہے لیکن بعد میں ہندوستان میں حکومتی سطح پر اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے۔ چالیس سے زائد اردو اور انگریزی کتابیں لکھیں۔ ان کا ناول "کئی چاند تھے سرِ آسماں" وجہ شہرت بنا مگر لسانی و لغت کے اعتبار سے اُن کی تصانیف میں لغات روز مرّہ بہت اہمیت کی حامل ہے۔ سہ ماہی "نئی کتاب" کے صدر مجلس اور مجلہ "شب خون" کی چالیس برس تک ادارت کی خدمات بھی سر انجام دیں۔ ان کی تصنیف "شعر شور انگیز" پر انھیں برصغیر کا سب سے بڑا ادبی اعزاز "سرسوتی سمان" ۱۹۹۶ء میں نوازا گیا اور ۲۰۰۹ء میں پدما شری کے سول اعزاز سے سرفراز کیا گیا۔ ان کو علی گڑھ یونیورسٹی کی

طرف سے اعزازی ڈگری ڈی۔ لٹ دی گئی جب کہ ان کی ادبی خدمات کے صلے میں ہندوستان کے کئی اداروں اور اکادمیوں کی طرف سے انھیں بہت سے اعزازات و انعامات عطا کیے گئے ہیں۔ درج ذیل لغات روز مرّہ میں شامل سلینگ الفاظ کا تنقیدی و تحقیقی جائزہ لیا گیا ہے۔

لغات روز مرّہ ایک مختصر لغت ہونے کے سبب منتخب الفاظ پر ہی بحث کرتی ہے۔ لغات روز مرّہ کے دیباچہ میں شمس الرحمٰن فاروقی صاحب نے سلینگ زبان اور اس کے بازاری، اخلاق باختہ، گھٹیا، غیر معیاری اور غیر رسمی فرق کی وضاحت کی ہے۔ ہر سلینگ کیا بعد میں معیاری زبان بن جاتا ہے، اس پر بھی وضاحت کی ہے۔ لغات روز مرّہ کو" اردو زبان میں غیر معیاری استعمالات کی فہرست و تنقید کچھ مزید لسانی نکات کے ساتھ "کے عنوان سے پیش کیا ہے۔ یعنی بہت سے الفاظ اپنے ماخذات اور اصل سے کٹ کر زبان روز مرّہ میں کیسے استعمال ہو رہے ہیں اور کیسے ان کی معنیاتی اور علامتی حدود بدل کر مختلف معانی میں استعمال ہو رہی ہیں۔ لغات روز مرّہ میں صوتی ادائیگی، اعراب، رسم الخط اور ہر لفظ کے ماخذ یعنی اصل پر بحث کی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مستند و غیر مستند، معیاری و غیر معیاری زبان و الفاظ کی تفصیلی وضاحت کی ہے۔ اسی موضوع پر "لغات روز مرّہ" کے دیباچے میں ہی فاروقی صاحب کچھ اہم نکات بیان کرتے ہیں۔

> "زندہ زبانیں بدلتی رہتی ہیں۔ الفاظ و استعمالات کے ردو قبول کا مسلسل عمل و تبدیلی زبان کی زندگی کا ضامن ہے۔ لغات روز مرّہ میں بحث ان ناپسندیدہ الفاظ، فقروں اور لسانی اختراعات سے ہے جو غیر ضروری طور پر ہماری زبان میں داخل ہو رہے ہیں۔ آج ہم پر دو طرح کی مصیبتیں ہیں۔ ایک یہ کہ "نئے " الفاظ کے نام پر غیر اردو اور غیر معیاری الفاظ بے تکلف برتے جا رہے ہیں۔ دوسری یہ کہ معیاری اردو کا تصور ہمارے ذہنوں سے محو ہوتا جا رہا ہے۔ پہلے لوگ عربی، فارسی سے بوجھل اردو کو معیاری قرار دیتے تھے۔ وہ ایک انتہا تھی آج دوسری انتہا یہ ہے کہ ثقہ ادباء و علماء کہتے ہیں لوگ وہی لکھیں گے جو سنیں گے۔ اس نتیجے میں ادبی زبان، عوامی زبان، عامیانہ زبان، بازار کی زبان اہل اردو نے جو سینکڑوں برس کے ارتقائی عمل میں متعین کیے تھے اب مٹتے جا رہے ہیں۔ نئے الفاظ اور استعمالات کو ہمارے یہاں جگہ ملتی رہنی چاہیے لیکن یہ الفاظ محاورات، تراکیب اور استعمالات وہی ہوں جن کا مرادف ہمارے پاس نہ ہو اور جو ہماری زبان سے ہم آہنگ بھی ہوں لیکن سچی بات یہ ہے کہ اردو واحد زبان ہے جس کے علماء

اور شعرا نے زبان میں اضافہ کرنے پر نہیں بلکہ اچھے بھلے الفاظ کو متروک قرار دینے پر فخر کیا ہے۔ علامہ پنڈت برج موہن دتا تریہ کیفی نے عمدہ بات کہی تھی کہ جب کسی زبان میں غیر زبانوں کے الفاظ کو چھان بین کے بغیر قبول کیا جانے لگتا ہے تو اس کی قوت اختراع ختم ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ موجودہ ذخیرہ الفاظ میں وسعت لانا ضروری ہے لیکن اس شرط پر نہیں کہ ایک نیا لفظ زبان میں داخل ہو تو اس کے بدلے میں ایک یا دو لفظوں کو پس پشت رکھ دینا اور بالا آخر بھول جانا پڑے۔

ایک طرف اچھے بھلے مستحکم اردو لفظوں کو نکال کر اردو تحریروں میں اخباری "ہندی" کی تاج پوشی کی جا رہی ہے تو دوسری طرف ہر بھونڈے، کم معنی خیز یا خلاف محاورہ اور غیر ضروری دیسی یا غیر ملکی لفظ کے گلے میں اردو کا تمغہ لٹکایا جا رہا ہے۔ اس صورتِ حال سے ہراساں ہونے کی ضرورت نہیں بلکہ نپٹنے کی ضرورت ہے۔

زبان جاننے والوں کا فرض ہے کہ وہ نامناسب غیر ضروری مصنوعی، بھونڈے، لاعلمی یا لاپروائی کی بنا پر درآمد یا اختراع کیے ہوئے الفاظ و مصطلحات کی مخالفت کریں۔ غیر ضروری و کمزور تو وہ ماندۂ راہ ہو جائیں گے قوت و محبوبیت والے الفاظ قائم رہیں گے۔ نئے الفاظ و مصطلحات کی مثال کسی ملک میں آنے والے غیر ملکی جیسی ہے جو ہمارے یہاں شہرت حاصل کرنا چاہتا ہے یہ دیکھنا اشد ضروری ہے کہ ان کا آنا ضروری یا فائدہ مند ہے یا نہیں۔ اگر وہ غیر ضروری یا مضر ہوں تو اُن کی مخالفت کرنا چاہیے۔ اگر ممانعت کے باوجود کوئی لفظ ہمارے یہاں جم جائے تو یقیناً اس میں کوئی ایسی خوبصورتی ہے جس نے اس سے مقبول کر دیا یا پھر کوئی ایسی ضرورت پوری کر رہا ہے جس کا ہمیں احساس تھا۔"(۴۰)

فاروقی صاحب کے مطابق غیر معیاری، مصنوعی نئے آنے والے الفاظ و محاورات کو اردو زبان میں داخل تو ضرور کیا جائے مگر اس میں بازاری، فحش، بھونڈے، خلاف محاورہ الفاظ کو اردو نہ سمجھا جائے۔ معیاری اور غیر معیاری زبان پر فاروقی صاحب کی بحث انتہائی دلچسپ ہے۔ ان کے مطابق غیر معیاری الفاظ کو کسی طور پر معیاری زبان میں جگہ نہیں دینی چاہیے اور ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے کہ اس کی مخالفت کی جائے اور زبان میں ایسے الفاظ کے دخول کو روکا جائے اگر پھر بھی ایسے

الفاظ اپنی جگہ بنانے پر قائم ہو جائیں تو ان کو قبول کر لینا چاہیے اور اُن کو زبان کا حصہ بنالینا چاہیے کیونکہ اُن الفاظ میں ایسی کوئی خوبی ضرور ہے جو انھیں زبان میں شرف قبولیت بخش رہی ہے۔
معیاری اور غیر معیاری زبان کا تعین ہمارے ہاں اہلِ زبان کی لسانی حد بندیوں پر مشتمل ہے جب کہ زبان کبھی مقرر کردہ راستوں پر نہیں چلتی بلکہ اپنا راستہ خود متعین کرتی ہے۔ نئے الفاظ کا شامل ہونا اور پرانے اور فرسودہ الفاظ کا وقت کے ساتھ ساتھ ختم ہو جانا قدرتی امر ہے۔ نئے الفاظ بظاہر بازاری، عام، گھٹیا، فرسودہ اور غیر مستند لگتے ہوں مگر یہ تو ضروری نہیں کہ وہ مضر ہوں، ہو سکتا ہے آنے والے وقتوں میں وہ مستند اور معیاری زبان کا مقابلہ کرنے لگیں۔ اس لیے فاروقی صاحب کی اس بات کو کہ غیر ضروری اور مضر الفاظ کی مخالفت کرنی چاہیے، سلینگ کے بارے میں پوری نہیں اترتی کیونکہ غیر ضروری الفاظ سلینگوئج میں گہرے اور پوشیدہ معانی و مفاہیم رکھتے ہیں۔ سلینگ الفاظ معیاری زبان کا صرف بگاڑ نہیں ہوتے بلکہ اختراعی الفاظ اور پہلے سے موجود الفاظ کو نئے خیالات کے ساتھ پیش کرنا سلینگ ہے۔ معیاری زبان کا اہلِ زبان کی بتائی ہوئی لسانی حد بندیوں کے مطابق (جن میں تلفظ، معنی، صوتی جمالیات وغیرہ شامل ہیں) استعمال اور غیر مستند یا غیر معاری زبان کا معیاری زبان میں شامل ہونا دو الگ الگ باتیں ہیں کیونکہ غیر معیاری وغیرہ مستند زبان سماجی خیالات و تصورات کو نئے معنی دیتی ہے جب کہ مستند زبان کا بگاڑ یا غیر معیاری طریقہ اظہار ناواقفیت کی وجہ سے وقوع پذیر ہوتا ہے۔ مستند اور غیر مستند دونوں ذریعہ اظہار کے اپنے اپنے اصول و قوانین ہوتے ہیں۔ فاروقی صاحب حالات کے تناظر میں معیارات پر قائم کرنے کے خواہاں ہیں جب کہ یہ ایک فطری عمل ہے جو غیر محسوس طریقہ سے مسلسل ارتقائی مراحل سے گزر رہا ہے۔ ارتقاء کا یہ سفر کہیں غیر مستند سے مستند تک چلتا ہے اور کبھی جلد یا بدیر ختم ہو جاتا ہے۔ عوامی زبان عامیانہ، بازاری اور بازار کی زبان ان چاروں کو فارقی صاحب غیر مستند اور غیر معیاری زبانیں کہتے ہیں جب کہ ہر ایک زبان اپنی معنیاتی تشریح رکھتی ہیے اور ان زبانوں کے معیاری زبان میں معنی اور غیر معیاری زبان میں معنی مختلف ہوتے ہیں۔ فاروقی صاحب کے اس لسانی نظریے کے بارے میں قاسم یعقوب صاحب رقمطراز ہیں:

"غیر مستند زبان کو فاروقی صاحب نے چار حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

ا۔ عوامی زبان

۲۔ عامیانہ زبان

۳۔ بازار کی زبان

۴۔ بازاری زبان

شمس الرحمٰن فاروقی صاحب کے ہاں ان زبانوں کے کیا معنی ہیں۔ انھوں نے وضاحت نہیں کی شاید وہ ان چار قسموں کو ایک ہی طرح کا سمجھ رہے ہیں یعنی غیر فصیح۔"[۴۱]

اردو زبان ہر وقت دباؤ کا شکار رہی ہے اور اردو کا یہ مسئلہ آج بھی اس طرح قائم ہے۔ انگریزی و دیگر زبانوں کے الفاظ بکثرت اردو میں بے دریغ رائج ہوتے جا رہے ہیں۔ نئے الفاظ و محاورات میں اگر صلاحیت و قوت ہوتی ہے تو وہ کسی زبان میں جگہ بنا سکتے ہیں وگرنہ تاریخ کے ملبے میں دفن ہو جاتے ہیں۔ فاروقی صاحب لغات روز مرّہ کے دیباچہ ثالث میں لکھنے اور بولنے کی زبان کے فرق کو اس طرح واضح کرتے ہیں۔

"انگریزی کے الفاظ آج کثرت سے بولے جا رہے ہیں اور ان کا اردو متبادل نہ تو دریافت کیا جا رہا ہے اور نہ بنایا جا رہا ہے۔ زبان کی ترقی اور مزید قوت کے لیے ضروری ہے۔ نئے لفظ زبان میں داخل ہوں اس کا فطری اصول وطریقہ یہ ہے کہ لفظ پہلے بولی ہوئی زبان میں آتا ہے پھر تحریری زبان میں، پھر اس کا متبادل بنانے یا دریافت کرنے کی منزل آتی ہے۔ بہت سے بدیسی الفاظ کا متبادل بنائے جانے یا دریافت ہونے کے پہلے وہ اپنی اصل شکل ہی میں (مقامی تحریفات کے ساتھ یا بغیر) رائج ہو جاتے ہیں۔ بہت سے بدیسی لفظ کا متبادل بنا لیا جاتا ہے لیکن وہ پوری طرح رائج نہیں ہوتا اور بدیسی لفظ ہی زبان میں قائم ہو جاتا ہے۔"[۴۲]

اس سلسلے میں شمس الرحمن صاحب چند مثالیں بھی پیش کرتے ہیں جس میں "TicKet" جو کہ اردو میں بمعنی "ٹکڑا" کے رائج نہ ہو سکا "ڈاک ٹکٹ" "Postage Stamp" بعد میں صرف ٹکٹ ہی رہ گیا۔ ہم نے ریل کے بڑے ڈبے کو "Bogie" کے معنی میں اپنی زبان میں شامل کیا اور یہ اسی طرح رائج ہو گیا۔ ریل کے ڈبے کو "Compartment" کے لیے شروع میں "کمرہ" بولا گیا مگر بعد میں ریل کا ڈبہ ہی رائج ہوا۔ انگریزی "Operation" کے لیے اردو میں عمل جراحی اور "عملیہ" بنایا گیا مگر operation ہی مستعمل ہے۔ اس طرح کے کئی الفاظ کے ذریعے فاروقی صاحب نے نئے الفاظ کے دخول کے متعلق مثالیں دی ہیں۔ مندرجہ بالا فرق کے علاوہ مستند اور غیر مستند میں ایک چیز اور بھی نمایاں ہے کہ معیاری / مستند زبان بہت حد تک نسل

در نسل منتقل ہوتی ہے جب کہ غیر معیاری زبان وقتی ہوتی ہے۔ کچھ عرصے بعد اپنی حیثیت کھو دیتی ہے اور اس کی جگہ نئے الفاظ اپنی جگہ بنا لیتے ہیں۔ فاروقی صاحب ایسے نئے الفاظ کے دخول سے مطمئن نہیں جن کے داخلے کے بعد معیاری الفاظ میں ایک دو الفاظ کو معیاری زبان سے نکال دینا پڑے۔

لغات روز مرّہ (۴۳) میں سلینگ کی نشان دہی

لغات روز مرّہ میں شمس الرحمٰن فاروقی نے صرف اردو کے الفاظ ہی لغت میں شامل نہیں کیے بلکہ دیگر زبانوں میں استعمال ہونے والے الفاظ کو بھی شامل کیا ہے جو کہ اب متروک ہیں جن میں "آئی" مراٹھی میں "ماں" کو کہتے ہیں۔ "آیا" پرتگالی میں خدمت گار بروزن "آئی" سے "آیا" جیسے مائی سے "میّا" وغیرہ

آنکڑا	قبضہ	۴۹
اٹ پٹا	عجیب، بے محل، بھونڈا	۵۷
ارموت	امرود	۶۳
ارمود	امرود	۶۳
امرموت	امرود	۸۶
الینڈنا	انڈیلنا	۸۴
ایڈی کانگ	کسی بلند رتبہ افسر یا معزز شخص کا معاون خاص	۹۵
ایودھیا	اجودھیا کا غلط املا	۹۶
باھمن	برہمن	۱۰۱
بچھی	بچھو	۱۰۲
بخرید	بقر عید	۱۰۳
برام	بیمار	۱۰۳
پلس دار	پولیس	۱۲۱
دودلہ	جو شخص دو اشیاء کے درمیان فیصلہ نہ کر سکے	۱۹۳
دھر پکڑ	مزاحیہ اور بے تکلف گفتگو میں استعمال (گرفتاریاں تیزی سے شروع)	۱۹۵
لپاڑگی	دھینگا مشتی، دھکا مکی	۱۹۵

سُسَم پانی	نیم گرم پانی	۲۱۲
کاگذ	کاغد، کاغذ	۲۶۰
کنھیں	کسی	۲۶۷
کنگنی	کاکن، دانہ خور چڑیاں جو ہلکا دانہ کھاتی ہیں	۲۶۷
گادر	چمگادڑ	۲۷۱
گھس پیٹھیا	مداخل، دراندازInfiltrate ،	۲۷۹
گھوٹالہ	بدعنوانی، بے ایمانی	۲۷۹
لاشی پاشی	ہیچ، حقیر، ذلیل	۲۸۳
لوٹ پاٹ	لوٹ مار	۲۸۷
مان دان	تعظیم و احترام، آؤ بھگت، خاطر لحاظ	۲۹۳
مکھوٹا	نقلی چہرہ	۳۱۳

تلفظ میں تقدیم و تاخیر حروف سے بعض عامیانہ تلفظ بن جاتا ہے جو کہ سلینگ کے زمرے میں آتا ہے کیونکہ وہ وقتی ہوتا ہے۔

ارمود: امرود   الینڈنا: انڈیلنا

برام: بیمار   چھکلا: چھلکا

نکھلو: لکھنو   مطبل: مطلب(۴۴)

لغات روز مرّہ میں زیادہ تر الفاظ و حوالہ جات ہندوستان اور ہندوستانی عوام کو سامنے رکھ کر مرتب کیے گئے ہیں۔ شمس الرحمٰن فاروقی صاحب کا تعلق چونکہ ہندوستان سے ہی ہے تو وہ وہاں کی زبان و ثقافت سے اچھی طرح آگاہ ہیں۔ ہندوستان میں بولی جانے والی زبانیں اور لہجے کثیر التعداد ہیں اور ہر بولی اور علاقہ کا اپنا رنگ لہجہ ہے جس میں بہاری، بنگالی، لکھنوی، دہلوی، پرتگالی، مراٹھی غرض یہ کہ تمام بولیوں اور لہجوں کے الفاظ کا اپنا خاص رنگ ہے۔

لغت العوام از نصیر ترابی تنقیدی و تحقیقی جائزہ

نصیر ترابی ۱۵ جون ۱۹۴۵ء کو بھارت کے شہر حیدر آباد دکن میں پیدا ہوئے۔ ہجرت کے بعد اُن کے والدین پاکستان آ گئے۔ نصیر ترابی نے کراچی یونیورسٹی سے ۱۹۶۷ء میں ابلاغِ عامہ میں (ایم۔اے) کیا۔ ایسٹرن فیڈریونین انشورنس کمپنی میں افسر تعلقات عامہ کی حیثیت سے ملازمت کا آغاز کیا۔ ۱۹۷۵ء کے بعد سے اپنا ذاتی کاروبار شروع کیا۔ ۱۰ جنوری ۲۰۲۱ء کو کراچی میں وفات پائی۔ نصیر ترابی نے شاعری کا آغاز ۱۹۶۲ء میں کیا ان کا اوّلین غزلیہ مجموعہ کلام ۲۰۰۰ء میں "عکس فریادی" کے عنوان سے شائع ہوا اور اس کے علاوہ ان کی تصانیف میں شعریات (املاء اور شعر و شاعری کے مباحث پر مشتمل) ۲۰۱۲ء میں "لاریب" جس میں (نعت، منقبت، سلام) شامل ہیں ۲۰۱۷ء میں شائع ہوئی۔ لغت العوام (جس میں عوامی زبان بولی ٹھولی) لغت ۲۰۱۹ء میں مرتب کی جو کہ ان کا اہم کارنامہ ہے اور شعر و ادب و لسانیات میں اہم کردار ادا کیا۔ ۲۰۱۹ء میں اس کتاب کو علامہ اقبال ادبی ایوارڈ اکادمی ادبیات پاکستان کی طرف سے نوازا گیا۔ شعر و ادب، لسانیات اور لفظیات میں نصیر ترابی کی خدمات قابل ذکر ہیں۔ کیونکہ نصیر ترابی لفظ کی مختلف جہتیں جس انداز سے پیش کرتے ہیں یہ صرف اُن ہی کا خاصہ ہے۔ زبان اصل میں عوامی پذیرائی کے بعد قبولیت کا درجہ اختیار کرتی ہے۔ عوامی زبان کو کسی بھی طور نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کیونکہ عوام کے ذریعے سے ہی الفاظ زبان کا مستند درجہ اختیار کرتے ہیں۔ عوامی زبان کو کسی بھی طور کم درجہ یا حقیر نہیں سمجھا جا سکتا کیونکہ زبان و بیان کی بقا کے لیے عوامی پذیرائی مسلّم اور سند کی حیثیت رکھتی ہے۔ بظاہر عوامی زبان اصل میں تعمیری خصوصیات کی حامل ہوتی ہے۔ انسانی ذہن میں آنے والے خیالات، تجربات سے گزر کر احساس بنتے ہیں۔ احساسات کے بیان کے لیے لفظوں اور تاثرات کا سہارا لیا جاتا ہے۔ الفاظ و تاثرات ہی ابلاغ کا کام کرتے ہیں۔ لفظ کے بارے میں نصیر ترابی لکھتے ہیں۔

> "لفظ کا بر محل استعمال برقی لیک سے مماثل روش رکھتا ہے، خواہ وہ لفظ عوامی ہو یا خواصی۔ ادبی و علمی سلسلوں میں مصدقہ تسلیماتی الفاظ سرگرم ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس خوش وقت کی نشستوں میں بے ساختہ نوعیت کے الفاظ ہنگامی اور عبوری حالتوں میں رونمائی کرتے ہیں۔ لہٰذا ایسے تمام الفاظ عمومیت اور عوامیت کے دائرے میں آتے

ہیں۔ لہجے کے اتار چڑھاؤ سے ایک ہی عوامی لفظ کہیں طنز بھی ہو سکتا ہے تو کہیں مزاح۔"(۴۵)

معاشرتی روزمرّہ کے عام رویوں میں عوامی الفاظ کا استعمال بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اس کا تعلق صرف غیر رسمی بول چال سے ہی نہیں ہوتا بلکہ تھیٹر، فلم،ڈرامہ، پرنٹ میڈیا، سوشل میڈیا میں عوامی الفاظ کا استعمال بکثرت ہوتا ہے۔ خواتین کی محافل، مجالس میں اشارے کنائے، خواتین کی زبان و محاورات میں بھی عوامی الفاظ کا رنگ نظر آتا ہے کیونکہ ذو معنی گفتگو، آدابِ محفل کا خیال رکھتے ہوئے رنگینی و دلچسپی کے ساتھ ساتھ توجہ کا مرکز بھی بنتی ہے۔ قاسم یعقوب عامیانہ، عوامی، بازار اور بازاری زبان میں فرق کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں۔

"عوامی زبان سے مراد زبان کا وہ استعمال جو غیر رسمی ہے جسے زبان کے تحریری استعمال میں لاتے ہوئے عیب سمجھا جا رہا ہے۔

عامیانہ زبان: یہ زبان عوامی اظہار سے بھی نچلا اظہار ہے جو عموماً تلفظ کی غلطی یا جملوں کے ایسے استعمال کی نمائندگی کر رہا ہوتا ہے جو ذرا سا غور کرنے پر غلط اور نامناسب معلوم لگتے ہوں۔

بازار کی زبان: یعنی ایسی زبان جو کاروبار میں گفتگو کا حصہ ہے یعنی پیشہ ورانہ جگہوں پر بولی جانے والی زبان۔

بازاری زبان: یہ زبان عموماً گھٹیا، بد تہذیبی، فحش، رکاوت، ابتذال پن کی زبان کہلاتی ہے جس میں عوامی گالیاں، نفرت سے بھرپور اور غلیظ اظہار کو جگہ ملتی ہے۔"(۴۶)

غیر رواجی / غیر رسمی اصطلاح کے طور پر استعمال میں آنے والے الفاظ کسی مخصوص گروہ یا حلقے میں رائج ہوتے ہیں اور سماج کے آپس میں میل ملاپ کے ذریعے دیگر حلقوں تک رسائی حاصل کر لیتے ہیں۔ نصیر ترابی عوامی الفاظ کے متعلق کہتے ہیں۔

"عوامی الفاظ کا لغت کے اعتبار سے مکمل احاطہ کرنا غیر ممکن عمل ہے کیونکہ بیشتر الفاظ بلحاظ وقت اپنی پامالی یا بوجہ کثرتِ استعمال ارزانی سے خود متروک ہوتے رہتے ہیں۔ علاوہ ازیں پیشہ ورانہ اصطلاحات کی نسبتوں سے بھی آئے دن عوامی لفظ وضع ہوتے رہتے ہیں۔ تکنیکی شعبوں کے بعض کلیدی لفظ بھی رفتہ رفتہ روزمرّہ بول چال میں داخل

ہوتے رہتے ہیں۔ ادبی لغت کے مقابلے میں عوامی الفاظ پر مشتمل فرہنگ قطعاً حتمی فرہنگ نہیں ہوسکتی۔"(۴۷)

زبان کا حتمی سرچشمہ عوامی زبان ہوتی ہے۔ شروع میں لفظوں کو عوام کی زبان سے نمو ملتی ہے اور پھر آہستہ آہستہ زبان کا مستند حصہ بنتے جاتے ہیں۔ اس کے باوجود عوامی زبان کو کم تر سمجھا جاتا ہے جب کہ مستند زبان تک عوامی زبان ہی راہ ہموار کرتی ہے۔ اردو زبان میں لغت نویسی کی تاریخ کو اگر دیکھا جائے تو عوامی زبان کو اردو لغات میں جگہ دینے والی لغات میں ڈاکٹر ایس ڈبلیو فیلن کی اردو انگریزی ڈکشنری، مولوی سعید احمد دہلوی کی فرہنگ آصفیہ شامل ہیں۔ نصیر ترابی کی "لغت العوام" میں روز مرہ بولے جانے والے الفاظ و محاورات کو شامل کیا گیا ہے۔ اس سے پہلے یہ الفاظ و محاورات کسی اردو لغت میں شامل نہیں تھے مگر روزمرّہ میں بڑی تعداد میں استعمال ہو رہے تھے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ عوامی، روزمرّہ یا سلینگ لغت کا مرتب کرنا زیادہ محنت طلب امر ہے۔ اس کاوش کو حتمی یا یقینی نہیں کہہ سکتے بلکہ بدلتے ادوار کے ساتھ ساتھ اس میں تبدیلیاں رونما ہوتی رہتی ہیں۔ نصیر ترابی نے لغت العوام میں عوامی، غیر رسمی، عمومی الفاظ اور روزمرّہ کے ان الفاظ کو جگہ دی ہے جن کو ادبی لغات میں بسا اوقات نظر انداز کیا گیا ہے۔ یا غیر ضروری سمجھ کر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اسی طرح انگریزی کے بہت سے الفاظ کی آمیزش اردو زبان کا حصہ لگتی ہے۔ گفتگو میں اس انداز کو "Minglish" کہا جاتا ہے۔ لغت العوام میں پاک وہند برصغیر کے مختلف علاقوں سے الفاظ اخذ کیے گئے ہیں۔ لہٰذا اس لغت کو سلینگ لغت تو نہیں کہہ سکتے البتہ اس لغت میں کچھ سلینگ الفاظ موجود ہیں جن کی نشاندہی کی گئی ہے۔

لغت العوام(۴۸) میں سلینگ کی نشاندہی

سلینگ	معنی و مفہوم	صفحہ نمبر
ابھیج	اس وقت	۱
اچپن	نیاپن	۱
اٹارا پٹارا	سازوسامان	۲
ادگدرا	آدھا پکا آدھا کچا	۳
اُرلی طرف	اس طرف	۳

اُڑسنا	اٹکانا	۳
اَڑے	ارے کا متبادل	۴
اگڑم بگڑم	مہمل	۴
اُلٹی مَت	غلط سمجھ	۵
الڑ بلڑ	طفلانہ حرکتیں	۵
انجر بنجر	جوڑ جوڑ	۶
اینڈا بینڈا	ناشائستہ	۸
آنڈے پانڈے	تِتر بتر، بکھرا ہوا	۹
باجو میں	برابر میں	۱۰
باکڑا ہوٹل	لکڑی کی بینچوں والا ہوٹل	۱۰
باؤلی ہانڈی	ترکاریوں کی یکجائی	۱۰
بتولا	فریب، دھوکہ	۱۱
بٹاسا	سازش، بندش	۱۱
بجلی بَلی	ٹیوب لائٹ	۱۱
بَربَر	مساوی	۱۱
بڑی مچھلی	بااثر فرد	۱۲
بگلا بھگت	ظاہر نیک، باطن بد	۱۲
بندوڑی	باندی	۱۲
بنوٹ	بناوٹ	۱۳
بوگس	غیر حقیقی	۱۳
بومڑی مارنا	شور مچانا	۱۳
بیٹھت	صوفہ	۱۳
بیبا	بھلا اچھا	۱۳

بھٹا بیٹھ جانا	دیوالیہ ہونا	۱۴
بھوندو	سیدھا سادا، بے ڈھنگا	۱۴
پاپلیٹ	مزے دار	۱۴
بھیڑو	دوست	۱۴
پتّی	حصہ (پیسوں یا کھانے پینے کی چیزوں میں)	۱۵
پَٹ پَٹ	متواتر	۱۵
پُچارا پھیرنا	سفیدی کرنا	۱۵
پچوڑا	ارزل، ذلیل	۱۵
پچ	لمبی بحث	۱۵
پرانا چاول	تجربہ کار، جہاں دیدہ	۱۵
پسوڑی	زحمت، مشکل	۱۶
پلپلی صاحب	لنڈے کے کپڑے پہننے والا	۱۷
پلستر بگاڑ دینا	خوب پٹائی کرنا	۱۷
پَولا	کھوکھلا	۱۸
پَنی	چیزوں کی پیکنگ	۱۸
پونے آٹھ	نامرد	۱۸
پوں بول جانا	عاجزی ہونا	۱۸
پیٹی	ایک لاکھ روپے	۱۹
پیٹی بھائی	ہم پیشہ	۱۹
پیئیلا	شراب کے نشے میں پیا ہوا	۱۹
پھسپھس	بادی جسم	۱۹
پھُٹّا کھاؤ	دفع ہو جاؤ، چلتے بنو	۱۹
پھٹیچر	گھٹیا	۲۰

پھٹیک	دردِ سر	۲۰
پھڈے میں ٹانگ اڑانا	جھگڑاے میں الجھا	۲۰
پھَرّا	نقل کے لیے کاغذ کا ٹکڑا / محبت نامہ	۲۰
پھڑ	دھونس	۲۰
پھوٹ پھٹیک	جدائی، علیحدگی	۲۰
پھوٹن	نااتفاقی	۲۰
پَھسڈی	سست، کاہل	۲۰
پھوکٹ	مفت، بے دام	۲۰
پھوں پھاں	شیخی، اکڑ	۲۱
پھول فاتحہ	کل	۲۱
پھوئیاں پھوئیاں	تھوڑا تھوڑا، قطرہ قطرہ	۲۱
تاؤلا باؤلا	جلد باز، دیوانہ	۲۱
تپّڑ	جرات، ہمت	۲۱
تد	تب کی قدیم شکل	۲۲
ترنت	جلدی، فوراً	۲۲
تڑی	دھونس	۲۲
تکڑ	جلد بازی	۲۲
توبہ تلِا	ہائے وائے	۲۳
ٹپائی دینا	طنزاً دکھائی دینا	۲۴
ٹپوری	عامیانہ	۲۴
ٹرواس	ٹرٹر اور بکواس کا امتزاج	۲۴
ٹشن	جھوٹا، رعب، دکھاوا	۲۵
ٹکلا	گنجا آدمی	۲۵

ٹلا	پولیس والا	۲۵
ٹن	نشے میں چور	۲۵
ٹنٹا	بکھیڑا، اختلاف	۲۵
ٹوپلا	بڑی ٹوپی	۲۵
ٹوٹا	فحش فلموں کے ٹکڑے، چھوٹا سا ٹکڑا	۲۵
ٹوچن / ٹوچنگ	گاڑی کو دوسری گاڑی سے باندھ کر کھینچنا	۲۵
ٹوڈی	خوشامدی، جی حضوری	۲۵
ٹور	نازوادا	۲۵
ٹیوب لائٹ	سیدھا، بھولا، بے وقوف	۲۶
ٹھرّا	گھٹیا شراب	۲۶
ٹھیا	گدی، بیٹھک	۲۶
جاپانی روڈ	بازارِ حسن	۲۷
جان باؤلا	پیچھے پڑ جانا	۲۷
جباب	جواب کا بگاڑ	۲۷
جماگی	جمعہ کا تحفہ	۲۸
جھانپو	بے وقوف	۲۹
جھٹکے کا مال	چور بازاری	۳۰
جھکّی	اڑیل	۳۰
جھمکڑا	کروفر	۳۰
جھونگا	روکن، تول میں اضافی مقدار	۳۰
جھیر جھیر	دھجی دھجی	۳۰
چپڑ چپڑ	بک بک	۳۱
چپڑ قناتی	اجنبی، بیگانہ	۳۱

چٹّی	غیر متوقع خرچ	۳۲
چکاس	شاندار، عمدہ، زبردست	۳۲
چُل	خارش	۳۳
چلتا پرزہ	کائیاں	۳۳
چنڈال	کمینہ، ضدی	۳۴
چُنیا	چھوٹی سی	۳۴
چُول	جوڑ	۳۴
چے غین دال	چُغد	۳۵
چھانڑے باز	نظر باز	۳۵
چھُٹ بھیا	ادنیٰ	۳۶
چھٹکی	چھوٹی	۳۶
چھچھلتی	سرسری	۳۶
چھڑا چھانٹ	بالکل اکیلا	۳۶
چھَمیا	معشوقہ	۳۶
چھوٹا	کام، سیکھنے والا، نوعمر	۳۷
حلوہ	نہایت، آسان	۳۷
حوالی موالی	نوکر چاکر	۳۷
دڑھیل	داڑھی وال	۳۹
دنادن	تواتر	۴۰
دیوس	کام بگاڑو، فربہ	۴۱
دھرمادھرمی	قسما قسمی	۴۲
ڈاب	کچا ناریل	۴۲
ڈگڑی	نان	۴۳

ڈھگو	بے قوف	۴۳
ڈھاتا/ڈھاٹا	کپڑے سے منہ چھپانا	۴۴
رضیہ غنڈوں میں پھنس گئی	مذاق کا نشانہ بن جانا	۴۶
رہاسہا	بچا کھچا	۴۷
رشائیل	داڑھی والا	۴۷
زپاٹا	تیزی	۴۷
زیٹ زپٹ	بکواس	۴۷
سپاری دینا	قتل کروانا	۴۸
سَدّی	پتنگ کا سفید دھاگا	۴۹
سلیمانی چائے	بغیر دودھ کے چائے یا قہوہ	۵۰
شیان پتی	حد سے زیادہ ہوشیاری	۵۱
طُرّم خان	ڈینگ باز	۵۳
عَلامہ	طنزاً جہل	۵۳
غنڈا ٹیکس	بَھتّا	۵۴
غین بین	تکرار	۵۴
فالودہ بن جانا	بھرکس نکل جانا	۵۴
فرلو	غائب ہونا	۵۵
کٹی چھنی	عداوت	۵۷
کک	صفر	۵۸
کلّا ٹھلّا	رعب داب	۵۸
کھابڑ	ناہموار	۵۹
کھریرا	چارجر	۶۰

کھڑ پیچ	حجت	٦٠
کھیپیا	بیرون ملک سے سامان لانے والا	٦١
گھاتو	دغہ باز، مکار	٦٣
گھچ پچ	جمگھٹا، بھیڑ	٦٤
لپڑ سپڑ	بے ڈھنگا پن	٦٥
لت گھت	خصلتیں، عادتیں	٦٦
لترا	چاپلوس، توتا چشم	٦٦
لُٹّس	لوٹ کھسوٹ	٦٦
لم تڑنگا	قد آور	٦٧
لمبری	بدمعاش	٦٧
لمڈا	لڑکا	٦٧
لوپنا	بہلانا	٦٨
مچاچج	لبریز، لبالب	٦٩
مخول	مذاق	٦
مڈل چی	غیر معیاری	٦٩
مرزا پھویا	نازک اندام	٦٩
نگ	عدد، تعداد	٧٤
نمانا	کمزور	٧٤
ہالا ڈولا	بھونچال	٧٧
ہالی موالی	متعلقین	٧٧
ہبڑ دھبڑ	جلدی جلدی	٧٧
ہپڑ ہپڑ	جلدی جلدی کھانا	٧٧
ہندوستوڑا	مہاجر	٧٩

نصیر ترابی نے عوام اللغات میں فرہنگ آصفیہ مہذب اللغات نسیم اللغات عورت اور اردو زبان اور اردو کی اوّلین سلینگ لغت سے جیسی مشہور لغات کو مدِ نظر رکھا ہے۔ اس کے علاوہ شخصی ماخذات میں کراچی، لاہور، نوشہرہ اور چکوال سے تعلق رکھنے والی اہم علمی و ادبی شخصیات سے بھی استفادہ کیا ہے۔ زندہ زبانیں بدلتی رہتی ہیں۔ بدلنے کا عمل ہی زندگی کا ضامن ہے لیکن غور طلب سوالات اور اہم بات یہ ہے کہ

- زبان میں ہونے والی تبدیلیاں کس نوعیت کی ہیں؟
- کیا وہ زبان کے لیے فائدہ مند ہیں؟
- کیا صرف گفتگو میں آسانی پیدا کرنے کے لیے رائج ہو رہی ہیں؟
- کیا لاعلمی کا نتیجہ ہیں؟

ماہرین لسانیات ان باریکیوں سے واقف ہوتے ہیں اسی لیے تبدیلیوں کو صرف آنکھ بند کر کے قبول نہیں کرتے اور نہ پرانے لفظوں کو بغیر کسی وجہ کے دباؤ میں آکر چھوڑتے ہیں بلکہ زبان کے اصول و قوانین اور تقاضوں کو مدِ نظر رکھتے ہیں۔ زندہ زبانوں کی ایک خوبی یہ بھی ہوتی ہے کہ ہم انھیں کسی خطے، علاقے، شہر یا ملک کے ساتھ مشروط / منسوب نہیں کر سکتے اور یہ تصور کہ زبان کو اہلِ زبان کے گھر کی لونڈی سمجھا جائے، یہ بھی غلط ہے۔

شمس الرحمٰن فاروقی کہتے ہیں۔

> "نئے الفاظ کو کھلے دِل سے قبول کرنا، یا غیر زبانوں کے الفاظ کو اپنے لہجے اور مزاج سے ہم آہنگ کر کے اپنا لینا ہماری زبان کی شان ہے اور اس صفت میں یہ انگریزی، روسی، جاپانی اور جرمن سے ملتی ہے۔ اس بات پر فخر کرنا چاہیے۔"(۴۹)

اردو زبان میں جاذبیت کی صلاحیت اتنی زیادہ ہے کہ غیر ملکی زبانیں اردو میں داخل ہونے کے بعد پہچاننا مشکل ہو جاتی ہیں اور اردو کے رنگ میں وہ الفاظ رنگ جاتے ہیں کہ نکالنا مشکل ہو جاتا ہے۔

حوالہ جات

1. Mac Millan , Contrast, Soviet and American Thinkers Discuss the Future , In wiktor Osiatynski edition:1984, P. 95-101

۲۔ رچرڈ ہار لینڈ، دریدا کا عمومی نظریہ تحریر، مترجم نیاز احمد صوفی، مرتبہ ڈاکٹر ناصر عباس نیر، مشمولہ: ”مابعد جدیدیت؛ نظری مباحث" مغربی پاکستان اردو اکیڈمی، لاہور، ۲۰۰۶ء، ص۱۸۷

۳۔ احسان دانش، اردو مترادفات، (مقدمہ) مرکزی اردو بورڈ، لاہور، ۱۹۷۰ء، ص ح

۴۔ رؤف پاریکھ، ڈاکٹر، لغوی مباحث، مجلس ترقی ادب، لاہور، ۲۰۱۵ء، ص۱۹۰- ۱۹۱

۵۔ عبدالحق مولوی، لغت کبیر، مقدمہ، جلد اوّل، انجمن ترقی اردو، کراچی، ۱۹۷۳ء، ص۴۸، ۴۷

۶۔ خالد حسن، ڈاکٹر، لغت متروکات زبانِ اردو، جامعہ کراچی، دارالتحقیق برائے علم و دانش، کراچی، ۲۰۱۶ء، ص ۴۷

۷۔ بوسونسن (Bosvenson)، A hand book of Lexicography، کیمبرج یونیورسٹی پریس، لندن، ۱۹۹۳ء، ص:۱

۸۔ رؤف پاریکھ، ڈاکٹر، اوّلین اردو سلینگ لغت، فضلی سنز اردو بازار، کراچی، ۲۰۱۵ء، ص ۱۶

۹۔ رؤف پاریکھ، ڈاکٹر، سلینگ اور اردو سلینگ، ماہنامہ "قومی زبان" کراچی، جولائی ۱۹۹۵ء، ص ۱۹

۱۰۔ جمیل زبیری، سلینگ اور اردو سلینگ، ماہنامہ "قومی زبان"، کراچی، جولائی ۱۹۹۶ء، ص ۳۲

۱۱۔ حقی، شان الحق، اردو زبان میں سلینگ کا متبادل "اخبار اردو"، اسلام آباد، نومبر ۱۹۹۶ء، ص۱۶

۱۲۔ رؤف پاریکھ، ڈاکٹر، اوّلین اردو سلینگ لغت، فضلی سنز اردو بازار، کراچی، ۲۰۱۵ء، ص ۱۳

۱۳۔ فاخرہ نورین، ڈاکٹر، اردو زبان میں سلینگ لغت نویسی کا تنقیدی جائزہ، مشمولہ: نقاط، شمع بکس، فیصل آباد، شمارہ ۱۴، اپریل ۲۰۱۷ء، ص۱۰۸

۱۴۔ رؤف پاریکھ، ڈاکٹر، اوّلین اردو سلینگ لغت، فضلی سنز اردو بازار، کراچی، ۲۰۱۵ء

۱۵۔ احمد دہلوی، سیّد، فرہنگ آصفیہ، جلد دوم، مشتاق بک کارنر، لاہور، ۲۰۱۵ء، ص۱۰۱۹

۱۶۔ وارث سرہندی، قاموس مترادفات، اردو سائنس بورڈ، لاہور، اشاعت سوم، ۲۰۰۶ء، ص۹۷۰

۱۷۔ رؤف پاریکھ، اوّلین اردو سلینگ لغت، فضلی سنز اردو بازار، کراچی، ۲۰۱۵ء

۱۸۔ ندیم شام، اوّلین اردو سلینگ لغت ایک تنقیدی جائزہ، "اخبار اردو"، اسلام آباد، دسمبر ۲۰۱۰ء، ص:۲۱

۱۹۔ ایضاً ص ۲۱
۲۰۔ رؤف پاریکھ، ڈاکٹر، سلینگ اور سلینگ لغت: چند معروضات "اخبار اردو"، اسلام آباد، دسمبر ۲۰۱۰ء، ص ۲۵
۲۱۔ ایضاً ص ۲۶
۲۲۔ عطش درانی، ڈاکٹر، انٹرویو، بمقام نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد، ۹ جولائی ۲۰۱۸ء بوقت گیارہ بجے دن
۲۳۔ ندیم شام، اوّلین اردو سلینگ لغت: ایک تنقیدی جائزہ، اخبار اردو، اسلام آباد، دسمبر ۲۰۱۰ء، ص ۲۱
۲۴۔ سہیل احمد صدیقی، سلینگ عوامی اور چالو زبان، زبان فہمی کالم ۱۵ "سنڈے ایکسپریس" اسلام آباد، مئی ۲۰۲۰ء ص ۱۳
۲۵۔ رؤف پاریکھ، ڈاکٹر، سلینگ اور اردو سلینگ ماہنامہ "قومی زبان"، کراچی جولائی، ۱۹۹۵ء، ص ۲۲
۲۶۔ رؤف پاریکھ، ڈاکٹر، اوّلین اردو سلینگ لغت، فضلی سنز اردو بازار، کراچی، ۲۰۱۵ء، ص ۷-۸
۲۷۔ ندیم شام، اوّلین اردو سلینگ لغت: ایک تنقیدی جائزہ" ص ۲۲
۲۸۔ رؤف پاریکھ، ڈاکٹر اوّلین اردو سلینگ لغت، ص ۱۰
۲۹۔ محمد ہادی حسین، اردو لغت: تعارف، مشمولہ: اردو لغت، جلد اوّل، مرتبہ ابو للیث صدیقی، اردو لغت بورڈ، کراچی، ۱۹۷۷ء، ص: (الف)
۳۰۔ محی الدین قادری زور، ڈاکٹر، صوتی تغیر و تبدل، مشمولہ اردو میں لسانیاتی تحقیق، مرتبہ، ڈاکٹر عبد الستار ردلوی، گوگل اینڈ کمپنی، بمبئی، ۱۹۷۱ء، ص: ۴۷
۳۱۔ قاسم یعقوب، اردو سلینگ لغت، شمع بکس، فیصل آباد، ۲۰۱۶ء، ص: ۹
۳۲۔ قاسم یعقوب، اردو سلینگ لغت، ص: ۱۰، ۱۱، ۱۲
۳۳۔ ایضاً ص ۳۷
۳۴۔ ایضاً ص ۴۵
۳۵۔ ایضاً ص ۴۶
۳۶۔ ایضاً ص ۱۰
۳۷۔ ایضاً ص: ۱۱

۳۸۔ رؤف پاریکھ، ڈاکٹر، اوّلین اردو سلینگ لغت ص ۱۴

۳۹۔ قاسم یعقوب، اردو سلینگ لغت ص ۳۹

۴۰۔ شمس الرحمٰن فاروقی، لغات روز مرّہ، آج پبلشرز، کراچی، ۲۰۱۲ء، ص:۱۲ تا ۲۱

۴۱۔ قاسم یعقوب، اردو سلینگ لغت، ص:۴۱

۴۲۔ شمس الرحمٰن فاروقی، لغات روز مرّہ، ص:۲۲، ۲۳

۴۳۔ ایضاً ص ۱۳۲

۴۴۔ ایضاً ص:۱۳۳

۴۵۔ نصیر ترابی، لغت العوام، پیراماؤنٹ بکس (پرائیویٹ) لمیٹڈ، کراچی، ۲۰۱۹ء، ص(v)

۴۶۔ قاسم یعقوب، اردو سلینگ لغت، ص:۴۱، ۴۲، ۴۳

۴۷۔ نصیر ترابی، لغت العوام، ص(vi)

۴۸۔ نصیر ترابی، لغت العوام، پیراماؤنٹ بکس (پرائیویٹ) لمیٹڈ، کراچی، ۲۰۱۹ء

۴۹۔ شمس الرحمٰن فاروقی، لغات روز مرّہ، آج پبلیشرز، کراچی، ۲۰۱۲، ص:۱۵

باب چہارم

عصرِ حاضر پاکستان میں رائج عمومی سلینگ

تمام دنیا میں استعمال ہونے والے سلینگ کی طرح موجودہ دور میں بھی جابجا ہر معاشرے اور گروہ میں سلینگ کا استعمال موجود ہے۔ موجودہ دور میں پاکستان میں مختلف طبقات، پیشوں، علاقوں اور گروہوں میں مختلف قسم کے سلینگ نہ صرف استعمال ہو رہے ہیں بلکہ روز بروز ان میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ ٹیکنالوجی کی تیز رفتار ترقی کے باعث ذریعۂ اظہار میں بھی اب پچھلے زمانوں کی نسبت زیادہ طریقہ کار موجود ہیں۔ تمام دنیا عالم کی گرفت ہاتھوں کی انگلیوں میں ہونے کی وجہ سے مواصلات اور ابلاغ کا عمل بہت تیز ہو گیا ہے جس کی وجہ سے اپنے مافی الضمیر کا مختلف ذرائع کے ذریعے اظہار کیا جا سکتا ہے۔ زندہ زبانیں ہمیشہ تیزی سے رونما ہونے والی تبدیلیوں کو اپنانے میں کامیاب ہوتی ہیں۔ جس طرح برق رفتاری سے دنیا بدل رہی ہے اسی طرح زبانوں میں بھی ہر گزرتے وقت کے ساتھ نئے الفاظ شامل ہو رہے ہیں۔ ارتقاء اور تغیر فطری عمل ہے جس کو روکا نہیں جا سکتا۔ پاکستان میں سلینگ کا استعمال عام بول چال میں اب پہلے سے زیادہ ہو گیا ہے۔ نئی نسل اپنی روزمرہ اردو گفتگو میں نہ صرف انگریزی الفاظ بلکہ انگریزی سلینگ کو بھی شامل کرتی ہے۔ میڈیا اور سوشل میڈیا کا بڑھتا ہوا رجحان اس طرح کے الفاظ کے استعمال کا سبب بنا ہوا ہے۔ سلینگ زبان کی تاریخ کو نہ صرف بقا بخشتا ہے بلکہ تاریخ کو جانچنے کا موقع بھی فراہم کرتا ہے۔ کسی بھی دور میں ہونے والے معاملات کی عکاس اس دور کی زبان ہوتی ہے۔ سلینگ کے ذریعے سے اس زمانے اور معاشرہ کے لوگوں کی فکر اور رویوں کا اندازہ ہوتا ہے کہ وہ کیسا سوچتے ہیں اور کیسا محسوس کرتے ہیں۔

"ماہنامہ اخبار" مئی ۲۰۰۸ء میں ڈاکٹر عطش درانی نے "اردو کا ملنگ" کے عنوان سے صابر کلوروی کی وفات کے بعد ایک مضمون شائع کیا جس میں ڈاکٹر عطش نے "سلینگ لغت" کے منصوبہ کے ادھورا رہ جانے کا انکشاف کیا، لکھتے ہیں:

> "اس نے اپنے حصے کا کام کر دیا۔ بس ایک ہمارا مشترکہ منصوبہ "اردو سلینگ لغت" ادھورا رہ گیا"(۱)

پاکستان میں اردو زبان کے علاوہ دیگر مقامی و علاقائی زبانوں کا رنگ اردو میں رچا بسا ہوا ہے جس کی وجہ سے اردو کے لہجہ اور تلفظ میں مقامی و علاقائی زبانوں کا رنگ نمایاں ہوتا ہے۔ سروے آف پاکستان نے

زبانوں کا نقشہ تیار کیا ہے جس کے مطابق پاکستان میں اردو کے علاوہ مزید زبانیں وجود رکھتی ہیں۔"پاکستانی زبانیں اور واحد لسانی تقاضا" کے عنوان سے اخبار اردو میں ڈاکٹر عطش درانی لکھتے ہیں:

"ایک محتاط اندازے کے مطابق پاکستان میں تیس زبانیں اور چالیس کے قریب مزید لہجے ہیں۔ سروے آف پاکستان کے نقشہ کے مطابق اردو کے علاوہ بارہ زبانیں تسلیم کی گئی ہیں۔"(۲)

اردو زبان میں نہ صرف انگریزی الفاظ کا استعمال بہت زیادہ ہے بلکہ انگریزی سلینگ بھی دور حاضر میں طلبہ سے روز مرہ میں سنے جاسکتے ہیں۔ مثلاً آپ کی چیئر کا کُشن "Cushion" ٹچ کرنے میں بہت سافٹ ہے، ٹیلر، کُک، سٹوڈنٹ منسٹر اور اس طرح کے ہزاروں الفاظ اردو کا ہی حصہ معلوم ہوتے ہیں جس کی وجہ سے اردو "اردلش" بن گئی ہے۔ اردو میں دخیل انگریزی الفاظ کی جنس کے حوالے سے ڈاکٹر گیان چند لکھتے ہیں:

"اردو زبان میں انگریزی الفاظ کا دخل نہایت وسیع ہے۔ ہم تحریر و تقریر میں عربی فارسی سے بڑھ کر انگریزی کو ترجیح دیتے ہیں۔ مثلاً میں اس میٹنگ کی پریذیڈنٹ شپ کے لیے مسٹر ایم ایف حسین کا نام پروپوز کرتا ہوں اور ان سے Request کرتا ہوں کہ Chair پر آکر Presidental Chair کو Grace کریں۔"(۳)

اس طرح جابجا انگریزی اور اردو کا ملاپ احساس تفاخر کے اظہار کے حوالے سے بھی معاشرہ میں رائج ہے جب کہ سلینگ کے طور پر بھی طلبہ کے گروہوں میں عام ہوتا جا رہا ہے۔ سرل المائیڈا (Cyril Almeida) پاکستان کے ایسے صحافی ہیں جو بالکل درست انگریزی لکھتے ہیں لیکن بسا اوقات وہ اپنی تحریر میں ایسے لفظ استعمال کر دیتے ہیں کہ پڑھنے والا چونک جاتا ہے۔ مشاہداتی نقطہ نظر سے واضح ہوا کہ اُن کا پسندیدہ لفظ "Mishegoss" ہے۔

روزنامہ ڈان "۱۳ اگست ۲۰۱۰ء" اور "۱۸ فروری ۲۰۱۱ء کے شماروں میں بالترتیب ان کے یہ جملے اس طرح سے شائع ہوئے۔

1."Away from the political mishegoss in Islamabad."(4)
2.Corps? Mid Team election? Coalition mishegoss?(5)
3. Forget all that mishegoss, about Vietnam conventions."(6)

"Mishegoss" لفظ انگریزی لغت میں کہیں نہیں مگر سلینگ لغت میں موجود ہے۔ امریکی انگریزی میں یہ سلینگ کے طور پر استعمال ہوتا ہے اور اس کا مطلب خرافات، اڑنگ بڑنگ، احمقانہ رویہ، خبط، پاگل پن، "Nonsense" کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ زبان میں خاص وعام ہر طرح کی آوازیں لہجے، بولیاں شامل ہوتی ہیں مگر ان میں ایک خاص ترتیب پائی جاتی ہے۔ رؤف پاریکھ لسان اور لسانیات کے حوالے سے لکھتے ہیں:

> "اگرچہ بعض جانور، پرندے، کیڑے بھی خیالات کی ترسیل کے لیے مخصوص ذرائع (آوازیں، حرکات) استعمال کرتے ہیں، کمپیوٹر میں استعمال ہونے والے علامات پر مبنی پروگراموں کو بھی زبان یا لینگویج کہا جاتا ہے لیکن بنیادی طور پر دراصل انسانی تکلم کا نام ہی زبان ہے۔"(۷)

اردو کے غیر رسمی الفاظ و محاورات کے متعلق یہ تحقیق ثابت کرتی ہے۔ مافی الضمیر کا ابلاغ ہر زمانے میں اپنا انداز رکھتا ہے۔ زبانیں بنتی اور بگڑتی رہتی ہیں اور یہ زندہ زبان کی خاصیت میں شامل ہے۔ دنیا کی باقی تمام زبانوں میں سلینگ کی طرح اردو زبان میں بھی سلینگ میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اور یہ اضافہ زبان کی تنوع اور وسعت کے لیے خوش آئند ہے کیونکہ جو نیا لفظ زبان زد عام ہو کر معاشرہ میں مستعمل ہو جاتا ہے۔ وہ زبان کا حصہ بن جاتا ہے اور لغت میں اس نئے لفظ کا اندراج ہو جاتا ہے۔

سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ سے متعلقہ سلینگ کا پاکستانی معاشرہ میں استعمال

دورِ حاضر میں اکثر سلینگ سماجی بیداری، ثقافت کو مقبول کرنے اور معلومات کو پھیلانے میں علامت کے طور پر استعمال میں آتے ہیں۔ ۲۰۰۰ء کی دہائی میں اوائل کے بعد سے سلینگ کی یہ شاخ سوشل میڈیا کی وجہ سے بہت عام ہو گئی ہے جس میں فیس بک، ٹوئٹر، انسٹاگرام، وٹس ایپ اور اس طرح کی مزید دوسری ایپس جب سے متعارف ہوئی ہیں۔ سلینگ کا استعمال روز بروز زیادہ ہوتا جا رہا ہے۔ سوشل میڈیا کی ہر نئی ایپ سے نئے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ ہوا ہے جیسا کہ فیس بک پر "دوستی" کی اصطلاح کا استعمال اپنے دوست کی فہرست میں نئے فرد کو شامل کرنے کے عمل کو بیان کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اسی طرح سوشل میڈیا میں پائی جانے والی سلینگ کی دوسری مثال مختصر الفاظ یا مخففات کی طرف عام رجحان شامل ہے۔

ٹوئیٹر میں خاص کر ۲۸۰ حرف کی حد ہوتی ہے اسی میں پیغام زیادہ سنجیدہ اور مواصلاتی انداز میں پہچاننے کے لیے مخففات اور مختصر الفاظ کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ اس میں ہیش ٹیگ کا استعمال بھی کثرت سے کیا جارہا ہے۔ ویب سائٹس، سوشل میڈیا، پر سلینگ کا استعمال بہت تیزی سے جاری ہے۔ آن لائن چیٹنگ، فوری پیغام رسانی (ای میل کے ذریعے یا موبائل ٹیکسٹنگ) میں مخففات، نے ایک نئی زبان متعارف کروادی ہے۔ جو ٹیکنالوجی کی ثقافت کی عکاسی کرتی ہے۔ یہ انٹرنیٹ کی خاص زبان کہلاتی ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کی مقبولیت میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ لوگ انٹرنیٹ کی اس زبان یا سلینگ کے استعمال سے بات کو متاثر اور مختصر انداز میں بیان کر دیتے ہیں۔ جذبات و احساسات کی کیفیات کی عکاسی جس میں خوشی، غمی، ناراضی، حیرت، الجھن وغیرہ یہ زبان ان کیفیات کو متاثر کن انداز میں بیان کر دیتی ہے۔ حیرت کے استعمال کے لیے "wows"، اونچی آواز میں یا بہت زیادہ ہنسنے کے لیے "LoL" استعمال کرتے ہیں۔ مصروفیت کے باعث تفصیلی طور پر بات لکھنے کا وقت نہیں ہوتا اس لیے مخففات کے ذریعے مواصلاتی نظام میں تیزی سے اپنی مقصد کو پورا کیا جاسکتا ہے۔ اس لیے انٹرنیٹ سلینگ بات چیت کا آسان اور تیز طریقہ ہے۔ آج کل آن لائن سلینگ لغات بھی موجود ہیں انٹرنیٹ کی دنیا میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والے الفاظ کی فہرست درج ذیل ہے۔ جو کہ انٹرنیٹ کے مختلف پروگرامز میں پوری دنیا میں استعمال ہو رہے ہیں۔ بات یہیں پر ختم نہیں ہوتی بلکہ بہت سے انگریزی سلینگ اب اردو میں بھی بہت تیزی سے رائج ہو رہے ہیں جس میں ۱۰.۵ ملین سے زیادہ انٹرنیٹ سلینگ تعریفیں مل جاتی ہیں۔ اس کی کچھ مثالی درج ذیل ہیں۔

ASAP	as soon as possible	جتنی جلدی ممکن ہو
BF	: Boy friend	دوست
BFF	Best friend forever	ہمیشہ کے لیے بہترین ساتھی
BRB	Be right back	میں ابھی آیا
CYA	See you again	پھر ملیں گے
FB	Face book	فیس بک
AFA	As fuck as	بھاڑ میں جاؤ کے طور پر
FML	For my life	میری زندگی کے لیے
FYI	For your information	آپ کی معلومات کے لیے

GTG	Go to go	جانے کے لیے جاؤ
GF	Girl friend	لڑکی کا دوست ہونا
GR8	Great	زبردست
HML	Hate my life	مجھے اپنی زندگی سے نفرت
IDK	I do not know	مجھے نہیں معلوم
IRL	In Real Life	حقیقی زندگی میں
F9	Fine	عمدہ
ISTG	I swear to God	میں خدا کی قسم کھاتا ہوں۔
JK	Just kidding	میں صرف مزاق کر رہا ہوں
KTHX	Ok Thanks	ٹھیک ہے شکریہ
L8R	Later	بعد میں
LOL	Lots of laugh	بہت زیادہ ہنسی
MWF	Monday,Wednesday,Friday	پیر، بدھ، جمعہ
NM	Not mentioned	ذکر نہیں
NSWF	Not safe for work	کام کے لیے محفوظ نہیں
ORL	O Really	ارے واقعی
RN	Right now	بالکل ابھی
SFW	Safe for work	کام کے لیے محفوظ
PM	Personal message	ذاتی پیغام
SOML	Story of my life	میری زندگی کی کہانی
TFTI	Thanks for the invite	مدعو کرنے کا شکریہ
FMI	For much information	بہت زیادہ معلومات کے لیے
TTFN	Tata for now	اب کے لئے ٹاٹا/ اللہ حافظ
U	You	تم
W	Without	بغیر

WYD	What are you doing?	تم کیا کر رہے ہو؟
WTH	What the hell?	کیا بات ہے؟/کیا مصیبت ہے
WYM	What you means?	کیا آپ کا مطلب ہے کہ؟
OL	Online	آن لائن
CN	Chal nikal	چل نکل
TC	Take Care	خیال رکھنا
GORK	God only really knows	صرف خدا ہی حقیقت جانتا ہے
ILY	I Love You	میں تم سے پیار کرتا ہوں
K	Okay	ٹھیک ہے
TY	Thank you	آپ کا شکریہ
GM	Good morning	صبح بخیر
GN	Good night	شب بخیر
IR NO.	Individual record Number	انفرادی ریکارڈ نمبر
NFA	No further action	مزید کوئی کاروائی نہیں۔
W.Off	Write off	لکھ دینا
FTP	Failure to pay	ادا کرنے میں ناکامی
BOLO	Be on the look out	باہر نظر آنا
FYA	For your action	آپ کے عمل کے لیے
FYI	For your information	آپ کی معلومات کے لیے
BRB	Be right back	میں ابھی آیا
HOT	Attractive	پر کشش
BRO	Friend	دوست
COOL	Great or Fantastic	زبردست یا لاجواب
BOO	Boy friend or Girl friend	لڑکا دوست یا لڑکی دوست
AWESOME	Wonderful	کمال ہے

YOLO	You only live once	زندگی صرف ایک بار ملتی ہے۔
PM	Personal Message	ذاتی پیغام
SICK	Cool	خوبصورت
DUDE	Guy	لڑکے
Dope	Cool, Exciting	خوبصورت، پرجوش
To hang out	Spend time together	مل کر / اکٹھے وقت گزاریں
HOPe off	Mind your own business.	اپنے کام سے کام
StFu	Shut the fack up	بکواس بند کرو
WYSIWYG	What you see in what you gain.	جو آپ دیکھتے ہیں وہی آپ کو ملتا ہے
Y	Why	کیوں
LMK	Let me know	مجھے بتائیں
RoFL	Roll on floor laughing	ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہونا
YW	You welcome	خوش آمدید
YWA	You welcome always.	ہمیشہ خوش آمدید

مختلف بلاگز میں سلینگ الفاظ جیسے۔ کھڑتک موئین،۔ حرام توپی۔ رگیدا نکالنے۔ کثیفہ۔ شارشیانِ مابکاراں۔ جوتا چوسوں۔ شرعی چڑیلوں۔ نہلوں۔ کثیفہ۔ کڑل، بھونڈہ۔ خیریت، کمینگی۔ نیک پروینیات ---۔بہت تیزی سے رائج ہو رہے ہیں

جب سکول، کالج یا یونیورسٹی کا زمانہ آتا ہے تو اپنی عمر کے لوگوں سے میل جول کے دوران نئے الفاظ سیکھنے کو ملتے ہیں کیونکہ نسل نو کو ایک دوسرے سے منفرد نظر آنے کا شوق زیادہ ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے خاندان، کزنز، بہن بھائیوں، چھوٹے بڑوں میں بھی ممتاز رہنا چاہتے ہیں۔ لڑکے زیادہ تر نوعمر لڑکیوں سے دوستی کے خواہش مند ہوتے ہیں۔

Epic/Lit	بہت اچھی، مثبت یافِٹ، حیران کن حد تک اچھی۔
Bustid	جب کسی مشکل یا پھڈے میں پھنسنے کو کہتے ہیں۔
You are sick	تو بہت بڑی حرامی چیز ہے۔

یہ منفی معنی میں نہیں بلکہ (sick) فِٹ، خوبصورت یا اچھے کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

میں بہت تنگ آیا ہوں۔	Pissed off
تھوڑی دیر رک جاؤنا، کچھ دیر انتظار۔	Hold your horses
کسی چیز کا نشہ ہو جائے۔	I am hooked
جب کوئی فلرٹ کر رہا ہو، لائن مار رہا ہو۔	Cheesy lines
بہت خوشی یا پر جوش کیفیت۔	I am dead

یہ سب سلینگ ہیں اس طرح سے ہزاروں الفاظ کا مختصر طریقے سے انٹرنیٹ کی زبان میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ اگرچہ یہ الفاظ و مخففات کام کو تیزی سے پہچاننے میں مدد کرتے ہیں اور نوجوان نسل گرامر ،املا اور ہجے کو مختصر کرنے کی بہت عادی ہو گئی ہے۔ جس کی وجہ سے گرامر املاء اور ہجے کا معیار گراوٹ کا باعث بھی بن رہا ہے۔ اُردو کو مزید فروغ دے کر انٹرنیٹ پر لایا جائے تو اس کی توسیع اس کی قدر کا باعث ہو گی۔ لسانی منصوبہ بندی کو کارگر بنانے کے لیے تحقیق، ابلاغیات اور اشاعت میں اُردو کے معیار کو بہتر بنانا ہو گا۔۔ آج کل انٹرنیٹ اور جدید ذرائع ابلاغ و اشاعت میں سلینگ اہمیت اختیار کر گئے ہیں۔ اب ان جدید ذرائع سے استفادہ کرنا بہتر ہے۔

پاکستانی معاشرہ میں رائج (مختلف عمر اور شعبہ ہائے زندگی کے افراد سے حاصل شدہ) عمومی سلینگ کی نشاندہی

روز مرہ اردو زبان میں بہت سے سلینگ ہماری گفتگو میں شامل ہوتے ہیں۔ اکثر بس سٹاپ پر مختلف شہروں کے ناموں کو بگاڑ کر پکارا جاتا ہے اور مقامی باشندے سمجھ رہے ہوتے ہیں۔ یہ سلینگ روز مرہ میں شامل ہیں۔ یہاں کچھ سلینگ درج کیے جا رہے ہیں جو تحقیق کے بعد مختلف سکول، کالج، یونیورسٹی کے طلبا گروہوں، بسوں کے اڈوں، کھانے کے ڈھابوں، بازاروں، محلوں میں رہنے والی خواتین کی زبان اور معاشرہ کے موجودہ تناظر مختلف جگہوں سے اکٹھے کیے گئے ہیں۔

مرغی کے سپیئر پارٹس	پوٹہ کلیجی
ادھر مَر	یہاں آؤ
بچی پھسانا	لڑکی کو محبت میں گرفتار کرنا

تیری بھابی ہے یار	میں اس لڑکی کو پسند کرتا ہوں
کون سا کیڑا کاٹ رہا ہے؟	کیا مسئلہ ہے؟
یہ پالتو کتا ہے یار	بہترین دوست ہے
باواجی سیالکوٹ	فتح
بھکاری	ایجنسی کا بندہ
بجلی جانے والی ہے	بارش کا موسم دیکھ کر پاکستانی لوڈشیڈنگ کے بارے بولتے ہیں
کبھی شفقت محمود کا نام سنا ہے	ہمارا تعلیمی نظام بہترین ہے
بڑی کُتی چیز ہے	بہت ہوشیار / ذہین ہے
دو نمبر ہے تو باہر نکلی	آزاد اور بے باک لڑکی کے لیے
یہ کیا بے غیرتی ہے	یہ کیا بات کرنے کا انداز ہے
کیا مال ہے یار	خوب صورت لڑکی
ابے سالے	بہترین دوست
بڑے حرامی ہو یار	بہت ذہین / شاطر ہو
پائین	بھائی جان
آپی APi	اصلی پنجاب انڈسٹری
ڈھابہ	چائے یا کھانے کا ہوٹل
چینی روک کے پتی ٹھوک کے	بغیر چینی تیز پتی کی چائے
ملائی مار کے	چائے پر ملائی کی تہہ
تگادا	تقاضا
چھلڑ	پنجاب پولیس
ٹپوری	پیسے لے کر قتل کرنا
مٹکا	موٹا / بھدا شخص
پوڈری:	نشئی / ہیرونی
کمی کچھو کما	سست رو
پونڈی	لڑکیوں کو تاڑنا

گونگلو	بے وقوف
چھوٹی چٹکی	چھوٹے قد والی
ٹڈی	چھوٹے قد والی
ٹے کا ہے	راج ہے، اجارہ داری قائم ہونا
پھوک سروس	ہوا بھرنے کا پمپ
ہٹو بچو	راستہ دو
لش پش	سجا سنورا
پرچی	سفارش
دادا گیری	بدمعاشی
رکھ کے دینا	زور کے تھپڑ لگانا
اڑی	ضدی، ہٹ دھرمی
اپنا جگر ہے	یار، دوست
فارغ	نکما، بے وقوف
زیادہ تین پانچ نہیں	زیادہ ہوشیار بننے کی ضرورت نہیں
چل کٹ لے	راستہ لو اپنا
تڑی دینا	رعب دکھانا
دماغ کی دہی نہ کر	فالتو بکواس نہ کر
ٹوپی پہنانا	اُلو بنانا، بے وقوف بنانا
پھرکی	لڑکی
اُف کیا بچی ہے؟	نوجوان، کم عمر لڑکی کی طرف متوجہ ہونا
آپ نے پہلے تو گبھرانا نہیں ہے (عمران خان)	مشکل وقت کو ٹالنے کے لیے مشہور
لوسی	دکھاوا کرنے والا
ٹاؤٹ	دلال
سرپھرا	پاگل، خبطی

لیول	خوبصورت (لڑکی)
اڑی	ضد، ہٹ دھرمی
سنڈا / سنڈی	موٹا لڑکا یا لڑکی
چھچھوندر	چھچھورا، بدتمیز
پائلٹ	نو عمر، دولتمند، متکبر، والدین کی دولت اڑانے والا (نور مقدم کیس سے اخذ، طاہر جعفر کے حوالے سے کہے گئے الفاظ)
گھسوڑ / گھسیڑ	کم جگہ پر زیادہ اشخاص / اجناس کا پھنسانا
دوائی	چرس
ماٹھی	کم قیمت / بے وقعت
بھنٹ / بھنڈ:	صحافت میں غلطی
یونی	یونیورسٹی
بہت ہی اچھے	طنزیہ جملہ ہے یعنی معاملہ خراب ہے
پٹاخہ / قیامت	خوبصورت (لڑکی)
لوشے	خوبصورت (لڑکی)
نیا کٹا کھولنا	نیا مسئلہ لے کر بیٹھنا
اتاوَلا سوباوَلا	پاگل پن کی حد تک بپھرا ہوا، جنونی
پھلکی	بے ڈول بندہ
پھوٹ پریڈ	شوشا کرنے والا، ریاکار
چام چچڑ	چپکو، ضدی
بغلول	بے وقوف
دو مُنہی سانپن	ہر طرف / طرح سے نقصان پہنچانے والی خطرناک عورت
صفاچَٹ	داڑھی مونچھ صاف (کلین شیو)
گھچ مچ	بھیڑ، جمگھٹا
ٹنگی ٹاپے رنگنا	داڑھی مونچھ رنگنا

فلمیں ڈالنا	بات بات پر حیلے بہانے بنانا
تنتری	بہت چالاک
خرمانی	خوبانی
چونا لگانا	میک اپ کرنا / دھوکہ دینا
ڈولی (دیکھنے میں ڈولی چلنے میں گولی)	ٹرک کے پیچھے، ٹرک اور اس کی رفتار کے متعلق لکھی گئی تحریر
حجامت	ڈانٹ ڈپٹ، لفظوں سے عزت افزائی
سائیکل / ٹیکسی	ایسی لڑکی جو کسی کے بھی ساتھ چلی جائے
یا پتہ کیا پتہ	کیا معلوم، انجان
پکی سگریٹ	چرس بھری سگریٹ، گردا
ڈانسنگز پلز / آئس	منشیات
ٹاؤٹ	مخبری کرنے والا، ۲ نمبر شخص
چکنا / چکنی	خوب صورت لڑکا / لڑکی
چیسا / چیسی	خوب صورت لڑکا / لڑکی
برگر بچہ	امیر کلاس
ممی ڈیڈی	امیر کلاس
ککو	گورے شخص کے لیے
چُبو	جب چہرے پر ناگوار تاثرات کا اظہار ہو
بچی: ارے بچی دیکھو بچی	لڑکی کو تاڑنے کے لیے
للّو	بے وقوف، احمق
چکنا	خوب صورت
بیڑو	تیز، چالاک، زیادہ نشہ کرنے والا
چوچی	بہت کمزور، پتلے اور چھوٹے منہ والا
بداس	بہت حرامی
بہن یک	بہت حرامی
ٹونٹروں ٹروں ٹروں	جنسی تعلق

لِٹ	حیرت انگیز، بہت اچھا منظر
چوَل	بے وقوفی کی باتیں
سینامارنا / آنکھ مٹکا	صنف مخالف کو تاڑنا یا اشارے کنائے میں رابطہ کرنا
دُونا	دُگنا (املا میں ردو بدل)
اَٹا پڑا ہے	اُوپر تک بھرا پڑا ہے، منہ تک آرہا ہے
بُدھم	بے وقوف، احمق
سلونا / سلونی	گندمی رنگت والا لڑکا / لڑکی
ڈولا مالی	غیر متوازن انداز میں کسی چیز کو اُٹھانا
اَدھر	اوقات سے باہر
باؤلی ہنڈی	مکس سبزی / ملی جلی سبزیوں سے پکی ہانڈی
پیر سلونا کرنا	پاؤں میں نیا جوتا پہنا
ملا گیری	قرمزی رنگ
لیپا پوتی	ملمع کاری
لہو پی رکھا ہے	شدید غصہ میں بولا جانے والے الفاظ
چپکو	کسی کے پیچھے پڑ جانا
خوصبورت	خوبصورت
بھان / بھانج	سِکے
بھان	بہن
بجلی	شوخ چنچل عورت، تھیٹر کی عورت
بجلیاں گرانا / قیامت ڈھانا	ناز و انداز سے صنف مخالف کو متاثر کرنا
اڑنگا	کاڑ کباڑ
بوٹا پھوک سنٹر	پٹرول پمپ
ایڈا	اڑی کرنے والا، ضدی
ڈھکن	سمجھانے کے بعد بھی نہ سمجھنے والا، احمق
دماغ کی لسی / چٹنی / دہی	فضول کی بحث میں الجھنا

اوندھا/ موندھا	اُلٹا
ڈبل بیٹری / چشمش / چشماٹو	عینک لگانے والا
پھنے خان / پھنے خان	احساس برتری، تفاخر، خود کو کچھ سمجھنا
توپ	احساس برتری، تفاخر، خود کو کچھ سمجھنا
گاڈر چائے	سوکھا کیک کے ساتھ چائے
بانس چائے	کریم رول کے ساتھ چائے
سِل چائے	کیک رس کے ساتھ چائے
چامک لگنا	بے عزتی محسوس کرنا
شوم	ریاکار (نئے نئے امیر لوگ)
دانہ	کنڈیکٹر کا مسافر کے لیے بولے جانے والا نام
جھائیں مائیں	نازک، بہت باریک
پوتڑے کھولنا	کسی کے راز فاش کرنا
سُوسا عید / بکرا عید	عیدالاضحیٰ
ٹنکی نہیں بھرتی	پیٹ نہیں بھرتا
پھٹپھٹی / پھٹیچر گاڑی	خراب حالت / ناقابل استعمال گاڑی
گھنی / گھنڑی	بہت زیادہ
بھتیرا	بہت، کافی
پوڈری	نشئی
کنکر پانی	انتہائی ٹھنڈا پانی
کلٹی	بات گھمانا
گیڑا	دھوکہ دینا
پنچر	ہوا س کھو دینا، پھوک نکلنا
لارا / ٹبڑ	خاندان کے بہت زیادہ لوگ
بُڈھا ٹھڈا	بہت بوڑھا / ضعیف
چکنی ڈلی	عورت

سلونی	گندمی رنگت والی دوشیزہ
فوں فاں /پھوں پھاں	اکڑ، غرور نخرا
کھیڑی	پشاوری جوتی
لپھڑا، رفڑا: لفڑا	جھگڑا
مسکا لگانا	خوشامد کرنا
انڈے بچے نکلوانا	بال کی کھال اُتروانا، نہ ہوتی بات کو بڑھاوا دینا
پاندان	بہت زیادہ پان کھانے والا / والی
امی جی	غم و تکلیف کے وقت کی آواز، زبان حالت غم و تکلیف
پنّہ	ڈور کا لپٹا ہوا گچھا
ایڈا میڈا	اُلٹا سیدھا، ٹیڑھا ترچھا
پھرکی	بہت زیادہ گھومنے والی، پھرنے والی
بڈھی پھونس	ضعیف العمر
چونا لگانا	خوشامد کے ساتھ اس کا نقصان کرنا
جہاز / جہاج	ہیرونچی، نشئی
ٹمک ٹمک	مٹک مٹک کر، ناز و ادا کے ساتھ
پیچ ڈھیلے ہونا	دماغ درست نہ ہونا
ڈھینڈا	توند، پیٹ
روکھا	غصہ، نخرہ، غرور،
ہنسوڑا	بہت ہنسنے والا
سہوے سنانا	گالیاں دینا
لڈھا	ٹانگ میں کسی نقص کی وجہ سے لنگڑا کر چلنے والا
چپکو، لسڑ، لچڑ	غیر ضروری / زبردستی کسی سے تعلقات قائم کرنے والا
تھوبو	بہت میک اپ کرنے والی
گنگو	کم بولنے والی
نکٹا	چھوٹی ناک والا

منہ چڑھنا	ایام حمل کا آغاز
لُکھالیا، / لھکانا	چھپانا
کچ پچ	پانی، اور کیچڑ
مال / پٹاخہ / آئٹم	سیکسی لڑکی
بھینس کی دم	بے وقوف
پھوت مارا	لمبی لمبی چھوڑنا
میٹر گھومنا	غصہ آنا
بھیجا فرائی	دماغ کا پکنا، سر درد، فضول بحث کی ہے
دماغ کا فیوز اُڑ جانا / میٹر شارٹ ہو جانا	غصہ میں آپے سے باہر،
پھوکٹ، پھوکس	بد ذائقہ
سین آن ہے	سرِ عام صنفِ مخالف کے ساتھ روابط
پھوکس	فوکس، توجہ مرکوز کرنا
مِٹھی ہو جے	اپنا کام نکلوانے کے لیے نرم ہو جانا
سکریو / پیچ ڈھیلے	نا سمجھ / جسے دیر سے بات سمجھ آئے، جذباتی بندہ
پیمپر بچے	ضرورت سے زیادہ خیال رکھے جانے والی امراء کی نسل
چس مارنا	مزا ختم کر دینا
جگاڑ لگانا	دھوکہ دہی سے جلد کام نکلوانا
شہزادہ لگاہے پڑوسی	بغیر اختیار کے خود کو صاحبِ اقتدار سمجھنے والا
گھپلا	فراڈ، دھوکہ
فوں فاں / پھوں پھاں	اکڑ، غرور، نخرہ
پھڈا / فَڈا	جھگڑا
ڈورا	کم سننے والا، بہرہ
پکا پیسا	ہوشیار و عقل مند
پکوڑا ناک	موٹی ناک
بچولن	پیغام رساں، دو گروہوں کے درمیان مخالفانہ پیغام کا رابطہ کار

باؤلپور	بہاول پور
ٹوبے	ٹوبہ ٹیک سنگھ
کوٹہ	کوئٹہ
لور	لاہور
ڈیرے	ڈیرہ غازی خان
کھٹمل	شیعہ مسلم کے لیے استعمال کرتے ہیں۔
بھنگی / چوڑھا	پاکستان میں عیسائی لوگوں کا پیشہ زیادہ تر خاکروب کا ہوتا اور ہندو کی اچھوت ذات، نیچ ذات کو کہتے ہیں۔
اخروٹ	پٹھان
کھدرا	خسرہ / ہیجڑہ کے لیے جو مرد ہو کر عورت کا روپ دھار لے
چمار	طبقاتی درجہ میں کم تر، نیچ ذات کے لیے استعمال ہوتا ہے
کالا / کالو	(طنز و مزاح) کالے رنگ کے شخص کو مخاطب کیا جاتا ہے "کالو" پاکستانی ڈرامہ (ماریہ واسطی نے کردار ادا کیا)
ڈھکن	سست اور کاہل شخص کے لیے طنزاً بولا جاتا ہے
ڈھیلا	احمق، نکما، کمزور "اس سے کام نہیں ہو سکتا بہت ڈھیلا بندہ ہے"
مراثی	خاندانی گویا، کم تر اور حقیر، بدکردار شخص کے لیے
پینڈو	گاؤں سے تعلق رکھنے والا، کم تر شخص
بھینس کی دم	بے وقوف
مال / پٹاخہ / آئٹم	سیکسی لڑکی
میٹر گھومنا	غصہ آنا
ٹیکسی	آوارہ عورت
بچی چیک کر	تاڑنا، تانک جھانک
پھوت مارنا	لمبی لمبی چھوڑنا

خواجہ سراؤں کی زبان میں سلینگ

ڈوزم	نمونہ
ٹورمز	نخرہ
کڑیز	نہ کرو، رکو
بسیٹڑی	بدصورت
پنوڑی	جنسی لذت
کنڈاسری	کھانا
پلم	جیب سے خرچہ دینا
جھلوانچڑ	پاگل / دیوانہ
چمبیا	دیکھنا
کھیڑا	باپ، دادا / اجداد
ماٹھی	کم تر
بھنڈمارنا	بے تکی گفتگو
چیلاچٹائی	خواجہ سراؤں کے گروپ میں شامل ہونے کے لیے خواجہ سراؤں کی تقریب کو چیلا چٹائی کہتے ہیں۔
فرکا / فرقہ	مخالف جنس کا لباس پہن کر اس جنس کی طرح تیار ہونا
کھومبڑ / کھومڑ	چہرہ
چندر / چیندر	پہچان
بسیٹا	انتہائی بُرا
بیلہ	بدصورت
لوتر	پاگل
پھکڑ	لڑائی
پھلکی	بے ڈول، فربہ جسم
پھوٹ پریڈ / شوشا	دکھاوا، ریاکاری
چگنی زر	ناچ کے پیسے جمع کرنے والا
نیانے	بچے

ماٹھی	کم تر
بھنڈ مارنا	بے تکی گفتگو
چیلا چٹائی	خواجہ سراؤں کے گروپ میں شامل ہونے کے لیے خواجہ سراؤں کی تقریب کو چیلا چٹائی کہتے ہیں۔
فرکا/ فرقہ	مخالف جنس کا لباس پہن کر اس جنس کی طرح تیار ہونا

حاصل تحقیق

کسی بھی زبان کو صحیح معنی میں سیکھنے اور سمجھنے کے لیے اُس زبان کے ہر پہلو پر عبور حاصل کرنا ضروری ہے جس میں اس زبان کے سلینگ، محاورہ، مقامی لہجے اور علاقائی بولیاں شامل ہیں۔ کچھ معاملات میں ایسے الفاظ اور فقرے بھی سمجھنا ضروری ہیں جنھیں آثارِ قدیمہ (Archive) مطلب ختم ہو جانے والے الفاظ کہا جاتا ہے کیونکہ یہ الفاظ ترجمہ نگاری کے فن کی ضرورت کو پورا کرتے ہیں۔ اسی لیے رسمی و ادبی زبان کے ساتھ ساتھ غیر رسمی و غیر ادبی زبان کو سمجھنے اور سیکھنے کی بہت ضرورت ہے۔

سلینگ کا استعمال چونکہ معاشرہ میں نسلِ نو، طلبہ، خاص گروہ اور طبقات میں ہوتا ہے۔ اور خواتین کی گفتگو میں بھی سلینگ الفاظ کا کثیر ذخیرہ پایا جاتا ہے۔ ہر گروہ اور طبقہ اپنی آسانی کے مطابق الفاظ کا چناؤ کرتا ہے۔ اسی اندازِ گفتگو میں ہی سلینگ کی شناخت کی جا سکتی ہے۔ ہر گروہ اپنے آشنا سلینگ کو سمجھ سکتا ہے۔ اگر اسی پیرائے میں ان سے گفتگو کی جائے تو وہ جواب دیں گے کیونکہ وہ الفاظ اس گروہ کے لیے نئے نہیں ہوتے۔ اگر وہی سلینگ الفاظ میں کسی اور طبقے سے بات کی جائے جو اس کا مفہوم نہیں جانتے تو وہ اس بات کو سمجھ نہیں سکیں گے اور نہ ہی جواب دینے کے قابل ہوں گے۔ اس لیے سلینگ اصطلاحات / سلینگویج "Slanguage" کسی بھی شعبہ یا طبقے میں گفتگو کو مؤثر انداز میں ایک دوسرے کے ساتھ کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ یہ مختلف طبقات و گروہ کو جوڑے رکھتی ہے۔

جیسے عدالتی نظام ہو یا پولیس یا مجرم کیونکہ ہر شعبے میں ان کی اپنی اور منفرد زبان کے ذریعے ہی گفتگو کی جاتی ہے۔ بالکل اسی طرح سلینگ کلب، شیشہ بار، طوائفوں کے کوٹھے، ٹھگوں اور میراثیوں کے گروہ، مجرا کرنے، تھیٹر، ڈرامہ، فلم، منڈیاں، سٹیشن، بازار، طلبہ و طالبات، خواتین کی زبان وغیرہ استعمال ہوتے ہیں۔ ناپائیداری سلینگ کا خاصہ ہے۔ اگر سلینگ لفظ معیاری زبان میں رائج ہو جائے تو وہ سلینگ نہیں رہتا بلکہ معیاری ادبی زبان بن جاتا ہے۔ سلینگ وقت کی اہم ضرورت اور زبان کے ذخیرہ الفاظ کو وسیع کرنے کا اہم ذریعہ ہے۔ نئے الفاظ اختراع کرنا، بات میں رنگینی و چاشنی کے لیے نئے پہلو تراشنا، جدت اور ندرت انسانی شخصیت کا حصہ ہے۔ انسان اپنی گفتگو میں بھی ممتاز رہنا چاہتا ہے اور سلینگ کلام میں دلچسپی پیدا کرتا ہے۔ نوجوانوں کا ایک بڑا طبقہ سلینگ الفاظ جامع اور اختصار کے

باعث جلد سمجھ لیتا ہے۔ نوجوانوں کی گفتگو میں ایسے الفاظ نوجوانوں کو منفرد کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی بات کو مؤثر بناتے ہیں۔ غصے کے اظہار میں بھی سلینگ الفاظ سے مدد لی جاتی ہے کیوں کہ یہ جذبات احساسات میں اظہار کا قابل قبول ذریعہ ہیں۔ غصے، لڑائی جھگڑے کی کیفیات کی عکاسی، فحش اور بھدے، معیوب الفاظ کے ذریعے ہوتی ہے۔ ایسے میں سلینگ اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ ہر طبقے، عمر اور پیشہ کے لوگ، جھگڑوں کے موقعوں اور غصے میں سلینگ کا بھرپور استعمال کرتے ہیں۔ بعض اوقات خاص گروہ کے لوگ کسی نئے آنے والوں کے لیے جو اس گروہ سے واقفیت نہیں رکھتا اُن کو تنگ کرنے کے لیے بھی آپس میں سلینگ استعمال کرتے ہیں ایسے نیا شخص اسی گروہ میں پریشان رہتا ہے جب تک کہ وہ اُن کی زبان کے رموز سے آگاہ نہ ہو جائے۔ اس جماعت کا حصہ نہیں بن سکتا۔ نئی نسل ہنسی مذاق، شور، کھیل تماشا اور تفریح کو پسند کرتی ہے کیوں کہ عمر کے اس حصے میں جسم کے تمام اعضاء چست ہوتے ہیں۔ دماغی صلاحیت بھی نشوونما پذیر ہو رہی ہوتی ہے اور جسمانی ساخت میں بھی کچھ کرنے کا جذبہ ہوتا ہے۔ ان سب طاقتوں کے اظہار کے لیے تفریح، کھیل کود، نوجوانوں میں عمومی رویہ ہے۔ اس طرح وہ رسمی الفاظ کو بھی سلینگ میں بدل کر نئے معنی و مفہوم حاصل کر لیتے ہیں اور لوگوں کی توجہ کے حصول کے لیے بھی نئے پیرائے سے سلینگ اختراع کرتے ہیں۔ بعض سلینگ میں آواز اور لہجے کو مزاحیہ صورت میں پیش کیا جاتا ہے۔ حسنِ تکلم، ترنم، خوش نوائی سے بھی سلینگ اختراع کیے جاتے ہیں۔ اس طرح سلینگ بآسانی سمجھ میں آجاتے ہیں اور یاد بھی رہ جاتے ہیں۔

پاکستان میں مختلف شعبوں سے وابستہ لوگوں میں سلینگ رائج ہیں۔ بھائی لوگ اکثر سمگلر کو کہا جاتا ہے۔ پتلی گلی سے ہو لیو کے معنی کسی جھگڑا زدہ مقام سے راہ فرار حاصل کرنا ہے۔ "بولی" رہنے کی جگہ کے معنی میں رائج ہے او ر "گھوڑا" بطور سلینگ بندوق کے زمرے میں آتا ہے۔ اردو سلینگ لغات میں فحش الفاظ اور گالیوں کو شامل نہیں کیا گیا جب کہ انگریزی سلینگ لغات میں فحش الفاظ اور گالیاں بھی شامل ہیں۔ زبان و حیات مستقل تغیر پذیر ہے۔ تمام سلینگ حوادث زمانہ ہو کر ختم نہیں ہو جاتے بلکہ نسل در نسل منتقل ہوتے رہتے ہیں۔ زبان اردو میں جاذبیت کے سبب نئے الفاظ کو ضم کرنے کی صلاحیت بدرجہ اتم موجود ہے۔ سلینگ ہمیشہ زبان کو تروتازہ رکھتا ہے۔ کیونکہ سلینگ لوگوں سے دوستانہ تعلقات استوار کرنے میں مدد دیتا ہے۔ سکول، کالج، یونیورسٹیز کے طلباء و طالبات سے گفتگو اور ان کیمپس کے دورہ کے بعد نئے الفاظ ہمارے سامنے آئے ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ عطش درانی،ڈاکٹر، اردو کا ملنگ (ڈاکٹر کلوروی کی یاد میں) مطبوعہ: ماہنامہ اخبار اردو، اسلام آباد، مئی ۲۰۰۸ء، ص:۵۵

۲۔ عطش درانی،ڈاکٹر، پاکستانی زبانیں اور واحد لسانی تقاضا، اخبار اردو، اسلام آباد، ۲۰۱۵ ص:۲۰

۳۔ گیان چند، ڈاکٹر، اردو میں دخیل انگریزی الفاظ کی جنس، سہ ماہی اردو، جلد نمبر ۶۳، شمارہ ا، انجمن ترقی اردو پاکستان، کراچی، جنوری تا مارچ، ۱۹۷۸ء، ص ۵۶-۵۷

۴۔ روزنامہ ڈان، ۱۳اگست ۲۰۱۰ء

۵ ۔روزنامہ ڈان، ۳۱دسمبر ۲۰۱۰ء

۶۔ روزنامہ ڈان، ۱۸فروری ۲۰۱۰ء

۷۔ رؤف پاریکھ، ڈاکٹر، لسان اور لسانیات چند پہلو، "اردو" جلد ۹۳، شمارہ ۳، ۱۴ انجمن ترقی اردو پاکستان، کراچی،، جولائی-دسمبر ۲۰۱۷ء، ص:۱۴۸

8.https://urd.4meahc.com 28december2020(13:15AM)

9.https://cutacut.com/2018/8/29/urdu-slang-you-neeed to-immendiately-stop-using/

10. https://bu.edu/mfeldman/slang, ۲۴march,2020 (3:05 PM)

11. https://online slang dictionary.com 25march,2020 (9:59 PM)

12. https://Dictionary.com/e-/slang/dope/ 26march,2020 (1:28 AM)

13.www. abc.net.au/news/2020-05026/troubling-origin-of-common. slangwords-thank twice/12268132" 11july,2020, (11:32 PM)

14.http:/youtu-be/stdgqwy-y58 12july,2020, (2:19 AM)

باب پنجم

ماحصل

مجموعی جائزہ

سلینگ کی ابتداء اور ارتقاء سے قطع نظر جیسا کہ اب تک سلینگ کو جاہلوں اور بے کار لوگوں کی زبان کہا جاتا رہا، ہم جان چکے ہیں کہ آغاز میں سلینگ کو اچھا نہیں سمجھا جاتا تھا بلکہ توہین آمیز، بُری زبان اور گالی، احمقوں کی زبان اور بازاری زبان کہا گیا کیونکہ یہ ناپائیدار اور وقتی زبان کے زمرے میں آتی ہے۔ مگر بعد میں آہستہ آہستہ سلینگ نے اپنی جگہ زبان و ادب میں اس طرح سے شامل کی کہ بہت اچھے مصنفین نے اس کو زبان و ادب کا حصہ اتنے ماہرانہ انداز میں بتایا کہ سلینگ ایک خفیہ زبان کے طور پر اُبھر کر سامنے آیا۔ قدیم وجدید ادب پر نگاہ دوڑائیں تو فسانۂ عجائب سے نظیر اکبر آبادی تک یا قراۃ العین حیدر کی ناول نگاری سے لے کر جدید ادب تک کے سفر میں سلینگ کا استعمال بہت ماہرانہ انداز میں ملتا ہے۔ کسی زبان کا خمیر حقیقت میں ان ہی اجزاء (تحتی، عوامی بولی) کی یک جائی سے اٹھتا ہے اور رفتہ رفتہ وہ معیاری زبان و ادب میں شامل ہو جاتا ہے، کچھ لوگ اس کی مذمت کرتے ہیں کہ یہ مبہم زبان ہے۔ دراصل سلینگ اپنائیت اور بے تکلفی کی زبان ہے۔ یہ جذبات اور احساسات کا سادہ اور عوامی انداز میں ذریعہ اظہار ہے، بلکہ یہ عوامی شاعری ہے، اور عوامی کا عامیانہ ہونا ضروری نہیں۔ ولیم سلیمن نے ٹھگوں کے متعلق اپنے تجربات کی روشنی میں ایک رپورٹ حکومت کو پیش کی تھی جو کلکتہ میں ۱۸۴۰ء میں "Report on the thug gang" کے نام سے شائع ہوئی جس میں ولیم سلیمن نے اس رپورٹ میں ٹھگوں کے عقائد اور خفیہ زبان کے متعلق معلومات بھی دیں۔ زمانہ ماضی میں بدمعاشوں اور چوروں کی زبان کو سلینگ کہا جاتا تھا اور اس کے بعد آہستہ آہستہ اس میں ریڑھی ٹھیلے، پھیری والوں کی زبان سمجھا جانے لگا۔ جب کہ جارگن فنی اور تکنیکی اصطلاح ہے اس کو سلینگ نہیں کہا جا سکتا۔ آرگو، جرائم پیشہ افراد کی زبان کہی جاتی تھی اور مصطلحات ٹھگی اس کی اردو میں بہترین مثال ہے۔ اکثر جارگن، کینٹ، آرگو اور سلینگ کو ایک ہی طرح کے الفاظ سمجھے جاتے ہیں جب کہ ان کے معانی اور استعمال میں بہت فرق ہے۔ جارگن سمجھ میں نہ آنے والی بولی کو کہتے ہیں کینٹ کو رخ یا زاویہ کے معانی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ آرگو مخصوص طرز کا بیانیہ اور لہجہ ہوتا ہے جب کہ سلینگ کو بازاری زبان کا درجہ دیا جاتا ہے اس لیے کہ اس زبان میں اخلاقی گراوٹ کا گمان ہوتا ہے۔ اصل میں آرگو، کینٹ

اور جارگن محدود تناظر میں استعمال ہوتے ہیں جب کہ سلینگ کا دائرہ کار وسیع ہونے کے سبب ایک خاص معاشرہ میں رائج ہوتا ہے

کینٹ	آرگو	جارگن	سلینگ
ترقی پذیر پیش رفتہ زبان	محدود گروہ، جرائم پیشہ	تکنیکی اصطلاحات	محدود/خاص نہیں
پیشہ ورانہ	جرائم پیشہ خفیہ جماعتوں	ماہرین علوم پیشہ ور	وسعت
پیشہ ورانہ	جرائم پیشہ خفیہ جماعتوں	اپنے گروہ فہم	باقی لوگ بھی سمجھ سکتے ہیں

الفاظ متروک ہو کر مرتے نہیں بلکہ ان کے بولنے والے جب نہیں رہتے تو یہ الفاظ بھی دم توڑ دیتے ہیں اور بعض اوقات بدلتے ہوئے تقاضوں کے ساتھ لفظ بھی نئے معنی قبول کر لیتے ہیں۔ اسی طرح صوتی تغیر بھی الفاظ میں نئے معنی دیتا ہے۔ غصہ، نفرت، جذبات، غم و خوشی کی کیفیات میں بھی تخلیق الفاظ سلینگ کا سبب بنتی ہیں۔

"اردو زبان "محلّوں سے محلات تک پہنچی حالاں کہ دنیا میں بیشتر زبانیں دربار سے عوام تک پہنچی ہیں۔ اردو زبان کا فطری ارتقاء ہوا ہے۔ یہ نیچے سے اوپر گئی ہے اوپر سے نیچے نہیں آئی۔ اس نے دیمک کی طرح اپنا راستہ بنایا اور بازاروں سے لے کر محلات کے حرم سرا تک رسائی حاصل کر کے بادشاہِ وقت کی پسندیدہ زبان بن گئی جس میں وہ اپنے دلی جذبات کی بے ساختہ ترجمانی کرتا تھا۔"(۱)

بعض اوقات رسمی زبان سے زیادہ غیر رسمی زبان بااثر ہوتی ہے۔

"متروک الفاظ کا معاملہ ٹیڑھا ہے، پرانے لفظ متروک ہوتے ہیں اور مر جاتے ہیں، نئے لفظ گھستے چلے آتے ہیں، لفظ کو موت اچانک نہیں آتی، کوئی شخص کسی لفظ کی موت کی صحیح تاریخ اور وقت نہیں بتا سکتا۔"(۲)

"جس طرح توانائی کبھی ضائع نہیں ہوتی۔ وہ اپنا رنگ روپ اور شکل تبدیل کر لیتی ہے اسی طرح لفظ بہروپ بھر لیے ہیں پھر حالات بدلتے ہی نقاب الٹ کر اپنا چہرہ دکھا دیتے ہیں۔"(۳)

زبان کے معیاری اور مستند ہونے کے بارے میں پاریکھ صاحب "لغوی مباحث" میں لکھتے ہیں:

"لسانیات کے علم کے مطابق زبان کو "محفوظ"، "خالص"، "پاک" رکھنے کی کوششیں اس لیے کامیاب نہیں ہوتیں کہ زبان ایک سیلاب کی طرح ہوتی ہے جس پر بند باندھنا بہت

مشکل ہے۔۔۔۔۔زبان ہمیشہ بدلتی رہتی ہے۔۔۔۔زبان بدلے گی تو اس کی صحت اور اور اس تناؤ کا معیار بھی بدلے گا۔"(۴)

زندہ زبانیں ہمیشہ تغیر پذیر رہتی ہیں۔ یہ تغیر ہی بقا کا ضامن ہے۔ ماہرین لسانیات نوم چامسکی، ساسر، رومن جاکیش، پال گریس، سب زبان کی صحت و استناد میں تغیر کے قائل ہیں۔

"جس طرح دنیا کی کوئی قوم یہ دعویٰ نہیں کر سکتی کہ وہ کسی خاص نسل سے ہے اور اس میں کسی اور قوم کا خون نہیں ملا، اسی طرح دنیا کی کوئی زبان بھی یہ نہیں کہہ سکتی کہ اس میں کسی اور زبان کی آمیزش نہیں ہوئی۔"(۵)

ڈاکٹر عطش درانی کہتے ہیں:

"اردو ایک ہمہ گیر زبان ہے۔ اس میں مقامی الفاظ کی آمیزش بہت زیادہ ہے۔ مقامی الفاظ کا اس قدر اردو میں شامل ہونا اس مسئلے کی طرف بھی نشاندہی کرتا ہے کہ ان الفاظ کو کس فہرست میں شامل کیا جائے۔ کیا یہ الفاظ حساسیت کے دائرہ کار میں آئیں گے یا ان کو سلینگ کی فہرست میں ڈالا جائے۔"(۶)

سلینگ جاننے والوں کے لیے متعارف اور شائستہ جب کہ نا جاننے والوں کے لیے نا متعارف اور نا شائستہ ہے۔ خود ساختہ، غیر رسمی، عام لوگوں، ہمجولیوں، غیر معیاری زبان کے ساتھ ساتھ گروہ کی خود اعتمادی کا سبب بن جاتی ہے۔ لچکدار، تیز و تند زبان، استعاراتی، بولنے والوں کے لیے قابلِ فہم، بے تکلف، فحش اور پھبتیوں کے استعمال میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ بیسویں صدی میں سلینگ کے منفی اثرات کے بجائے مثبت پہلو پر کام شروع کیا گیا کہ سلینگ براہِ راست احساسات و جذبات سے تعلق رکھتا ہے۔ زندہ اور متحرک زبان ہے، یہ علمی و ادبی نہیں بلکہ گروہی اور مقامی زبان کے زمرے میں شامل کی جا سکتی ہے۔ ایرک پیٹرج کی لغت ۱۹۳۷ء میں شائع ہوئی اس لغت میں شامل کئی لغات / مواد اس سے پہلے کسی لغت میں شامل نہیں۔ اپنے شوق کے لیے ایرک نے لغت مرتب کی۔ لغت میں شواہد تو موجود نہیں مگر ایسے الفاظ موجود ہیں جو اس دور تک کے لغت نویسی نہیں جانتے تھے۔

استعاراتی انداز میں سلینگ میں معیاری، رسمی، پرانے، جدید، دوسری زبانوں و اشیاء کے الفاظ کی مدد سے کام لیا جاتا ہے۔ عبوری اور عارضی زبان، رسمی موضوع پر بولنے سے پرہیز، کنایہ، استعارہ، رمز کا استعمال سلینگ کے متعلق کہتے ہیں:

"یہ ایک ایسا بیان ہے جو نوجوانوں اور جوانوں کا پسندیدہ زبانی کھیل ہے۔ وہ اس کھیل میں اشیاء یا اعمال پر دوسرا نام رکھتے ہیں۔ یا جدید الفاظ کا انکشاف کر دیتے ہیں۔ ان میں سے کچھ تفریح اور شوخی کے لیے اور دوسرے in Fashion ہونے کے لیے یہ اندازِ بیان اختیار کر لیتے ہیں۔ بہت سے سلینگ ختم ہو جاتے ہیں اور بہت ہی کم رہ جاتے ہیں جو ان کو ادبی (رسمی) زبان کے لیے نامناسب سمجھا جاتا ہے۔"[۷]

سلینگ کے متعلق ایرک پیٹرج کی یہ تعریف دنیا بھر میں مانی جاتی ہے۔ اس تعریف کے مطابق سلینگ غیر معیاری روز مرہ اور بول چال ہے۔ غیر رسمی، غیر سنجیدہ زبان ہے۔ باوقار نہ ہونے کی وجہ سے رسمی مواقع پر اس کے استعمال سے اجتناب کیا جاتا ہے۔ وقتی، عارضی زبان ہے۔ اس کے مادہ یا ابتداء تک جانا مشکل ہوتا ہے۔ خاص سماجی گروہ سے تعلق ہے۔ کنایہ، استعارہ اور رمز کا استعمال اس زبان میں رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی وضاحت سادہ اور آسان نہیں۔

ایرک پیٹرج نے اپنی کتاب "Usage and abusage guide to guide" میں سلینگ اپنانے کی چودہ وجوہات بیان کی ہیں۔ جو کچھ یوں ہیں۔

"۱۔ کسی گروہ، جماعت یا ٹولی سے وابستہ ہونے کی وجہ سے سلینگ کا استعمال (جیسے طالب علم، ہم پیشہ، ہم عمر افراد کے گروہ کی گفتگو میں شامل الفاظ)

۲۔ فیشن کے طور پر (یعنی جدت، نیاپن، انوکھا نظر آنے کے لیے)

۳۔ مرکز توجہ کی خواہش (جو جوان میں زیادہ استعمال ہے)

۴۔ راز یا بات کو پوشیدہ رکھنے کی غرض سے سلینگ کا استعمال

۵۔ سماجی / معاشرتی تعلقات بحال کرنے کی غرض سے

۶۔ منفرد رہنے کے لیے

۷۔ رمز، کنایہ، پہلو دار اور استعاراتی انداز میں بات کرنا۔ (براہِ راست بات نہ کرنا)

۸۔ اپنائیت کے احساس دِلانے کے لیے جس میں تکلف باقی نہ رہے۔

۹۔ غیر سنجیدہ اندازِ گفتگو

۱۰۔ طنز و تحقیر کے طور پر بولنا

۱۱۔ حقیقی خدمات و احساسات کا اظہار

۱۲۔ لطف اندوزی حاصل کرنے کے لیے (لفظوں کا اُلٹ پھیر)

۱۳۔ تلخی، بدکلامی میں لچک پیدا کرنے کی غرض سے

۱۴۔ یکسانیت کو ختم کرنے کے لیے، معمولی اندازِ گفتگو سے ہٹنا"(۸)

فروغِ زبان کا سبب بننا یہ سب سلینگ کے مثبت انداز ہیں۔ سلینگ میں تمام نئے الفاظ ہی شامل نہیں ہوتے بلکہ پرانے الفاظ کو جب کوئی نئے معانی و مفہوم کے ساتھ پیش کیا جائے تو وہ بھی سلینگ کے زمرے میں آتا ہے۔ قدیم و جدید ادب میں سلینگ بہت باریکی اور مہارت سے استعمال ہوتا رہا ہے۔ ڈاکٹر عامر سہیل نے "جدید لسانی اور اسلوبیاتی تصورات میں" قراۃ العین حیدر کی ناول نگاری میں سلینگ کے حوالے سے بھی بات کی ہے جس پر رؤف پاریکھ صاحب لکھتے ہیں:

"In the study of the use of slang expressions in Ms Hydeo's novels. Dr. Suhail seems quite surprised that how a creative writer like Ms Hyder, who is deeply seeded in the classics and has a predominantly classical temperament, can use slang so masterfully with the standard language.(9)"

(https://Theculturetrip.com/asia/inaia/articles.)

"مس ہائیڈیو کے ناولوں میں سلینگ زبان کے تاثرات کے استعمال کے مطالعہ میں ڈاکٹر سہیل اس بات پر کافی حیران نظر آتے ہیں کہ محترمہ ہائیڈیو جیسی تخلیقی مصنفہ، کلاسیکل مزاج کے لیے جانی جاتی ہیں انہوں نے معیاری زبان کے ساتھ سلینگ کا خوبصورت امتزاج کیا ہے۔"

بھارت کا مشہور مقولہ ہے۔ ہر دو میل کے بعد پانی کا ذائقہ بدل جاتا ہے ہر چار میل بعد زبان بدل جاتی ہے موجودہ زمانے میں کچھ سلینگ الفاظ کو بہت تیزی سے رائج ہو رہے ہیں۔ مثلاً "یار" دوست، جگری دوست، ہم عمر، مہم جو، ارے یار، پھر اَب یار، بے تکلی، درستی، واٹ لگ گئی، جب آپ کسی مسئلہ میں گرفتار ہو جائیں یا اس موقع پر یہ سلینگ بولا جاتا ہے اور ۲۰۰۳ء میں بننے والی فلم "منا بھائی ایم بی بی ایس" میں سلینگ استعمال ہوا ہے، مگر اب یہ عام ہے۔ اگرچہ سلینگ زبان کے لیے مفید ہے معیاری زبان تو نہیں اور نہ ہی معیاری لغت کا حصہ ہے مگر زبان میں عوامی ذریعے سے ہونے والی تبدیلیاں زبان کے زندہ ہونے کی مثال ہے کیونکہ زندہ زبانیں تغیر پذیر رہی ہیں اور کچھ سلینگ الفاظ وقت کی ضرورت پوری کرتے ہوئے زبان و ادب کا معیاری حصہ بھی بن جاتے ہیں۔ سلینگ میں مثبت اور منفی دونوں رویے پائے جاتے ہیں۔ فحش، ابتذال، گالی، تحقیر، تنقید، بھی سلینگ کے ذریعے ممکن ہے۔ تخلیقی اظہاریے کی وجہ سے لفظ "ٹریکٹر ٹرالی" بھی، نسبت سے بطور گالی

استعمال کیا جا سکتا ہے۔ بولڈ تحریری انداز ادباء کے قلم اور زبان کی غلطیوں سے نہیں ڈرتا وہ بلا جھجک عوامی اور عام زبان کو بھی اپنی تحریر میں جگہ دیتا ہے۔ فسانہ آزاد، فسانۂ عجائب، نظیر اکبر آبادی، منٹو، عصمت چغتائی، نظیر احمد دہلوی، جرات، انشاء، وغیرہ ان کی مثالیں ہیں۔ سلینگ میں الفاظ یا جملے نئے یا غیر معمولی طریقوں سے استعمال ہوتے ہیں۔ بولنے والے کو قطعی اس کی پرواہ نہیں ہوتی کہ الفاظ طنزیہ بھی بولے جا رہے ہیں۔ سلینگ کے ذریعے معلوم ہوتا ہے کہ زبان کِس طرح تیزی سے تبدیل ہو رہی ہے۔ پاپ سٹار، فنکار اپنی زبان میں چٹخارا پیدا کر کے اتنا کماتے ہیں کہ رسمی یا زبان کا خاص خیال رکھنے والا بھی اتنا نہیں کماتا کیونکہ عوام کی دلچسپی ان ہی کی سطح پر جا کر بات کرنے میں ہے۔ اسی طرح اکثر زبان کے محافظ زبان کے زوال سبب بھی بن جاتے ہیں کیوں کہ دورِ حاضر میں جو الفاظ رسمی زبان کا حصہ بن چکے ہیں۔ ماضی میں متجسس اور تاریخی سلینگ معلوم ہوتے تھے۔

> "ایک لفظ کے کئی معنی مشابہت یا میل، نسبت قریبہ یا بعیدہ پائے جاتے ہیں۔ پس ان مشابہت، مناسبت اور استعارے وغیرہ کا معلوم کرنا ہی اس لفظ کے مختلف معنی کا حل کرنا ہے۔"(۱۰)

دنیا کی تمام ترقی یافتہ زبانیں ترقی حاصل کرنے کے لیے عروج و زوال سے گزرتی ہیں۔ نشیب و فراز کے اس دھارے میں کئی مقامی و علاقائی بولیاں اور لہجے شامل ہوتے رہتے ہیں یہی مقامی لب و لہجے زبان کو حیات اور دوام بخشتے ہیں۔ عامیانہ، سوقیانہ، مبتذل، گھٹیا، القاب سے نوازے جانے والے ان الفاظوں کو سلینگ کہا جاتا ہے۔ ترقی یافتہ زبانوں کے ارتقائی عمل میں سلینگ نے اہم کردار ادا کیا ہے اور ان کا زبان میں دخل لازم رہا ہے اگر کسی زبان میں سلینگ شامل نہ ہوں تو وہ زبان ارتقا کے مراحل طے نہیں کر سکتی۔ غیر رسمی زبان ہونے کے سبب سلینگ کا ذخیرہ الفاظ تحریر میں نہیں ملتا بلکہ تقریر میں شامل رہتا ہے ماہرین لسانیات انہیں زبان کے درجوں میں سطحی درجہ گردانتے ہیں کیونکہ سلینگ صرفی، نحوی، عالمانہ رسوم و قیود کی پابندیوں سے آزاد ہوتا ہے اسی وجہ سے انتہائی چٹخارے دار، دلچسپ، پر کشش اور متجسس ہونے کے سبب سلینگ زبان سنجیدہ سماجی اقدار کے منافی سمجھی جاتی ہے اچھوتے اور نئے پن کی بدولت اجنبیوں کے سامنے استعمال نہیں کی جا سکتی کیونکہ وہ ان کے پوشیدہ مفہوم سے ناآشنا ہوتے ہیں مگر سماج میں میں شامل تمام تر مکاتب فکر اور پیشہ ور سلینگ کی آبیاری اور فروغ میں اپنا مرکزی کردار ادا کرتے ہیں سلینگ کے استعمال سے

شخص کی کسی گروہ یا ضمنی گروہ سے وابستگی (سیاستدانوں، تدریسی اداروں ،طالب علموں ،کاروباری منڈیوں، مجرموں ۔۔۔وغیرہ) نظر آتی ہے۔ جارگن مخصوص اور محدود طبقہ کی نمائندگی ہے جبکہ سلینگ اپنے وسیع تناظر کی سبب پورے معاشرہ میں رائج ہوتے ہیں۔ سلینگ کے بغیر زبان کی ترقی کا عمل رک سکتا ہے کیونکہ سلینگ نئے ذخیرہ الفاظ، اصطلاحات، توضیحات، استعارات اور معنویات اپنے ساتھ زبان میں شامل کرتا جاتا ہے۔ یہ سب مروجہ زبان میں اپنا اثر مرتب کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس کے لیے زبان اور معاشرہ کے تعاون اور وسعت النظری کی بے حد ضرورت ہوتی ہے اگر زبان اور معاشرہ تعاون نہ کرے تو نئی معنویت زبان اور معاشرتی طبقے کو متاثر کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتی اسی طرح انسان اپنا مافی اضمیر تعاون اور کشادہ نظری کے بغیر ادا نہیں کر سکتا۔ معاشرتی خمیر سے ہی سلینگ جنم لیتا ہے ہر شخص کا اظہار یہ اپنے ماحول اور سماج کے مطابق ہوتا ہے جب افراد کسی دوسرے ماحول میں منتقل ہو جاتے ہیں تو اپنی زبان و بیان اس ماحول کے مطابق کر لیتے ہیں تاکہ وہاں کے قیام میں آسانی ہو۔ مگر جیسے ہی اپنے پرانے ماحول میں لوٹتے ہیں دوبارہ اپنے معاشرے میں موجود سلینگ سے جڑ جاتا ہے۔ سلینگ لفظ یا محاورہ رد و قبول کے جو مراحل طے کرتا ہے اس میں یا تو معدوم ہو جاتا ہے یا باقی رہ کر زبان کا حصہ بن جاتا ہے مگر رد و قبول کا یہ عمل انتہائی سست اور پیچیدہ ہوتا ہے۔ ارتقائی عمل میں بہت سے الفاظ آتے جاتے رہتے ہیں۔ الفاظوں کے آنے جانے کا یہ عمل زبان کی ترقی اور دوام میں خاطر خواہ اضافہ کرتا ہے اس لحاظ سے سلینگ لغات بہت اہمیت کی حامل ہیں۔ بسا اوقات گھٹیا، گنوار اور جاہلوں کی زبان کا طعنہ دے سلینگ پر پابندی لگائی جاتی ہے مگر مسلسل یہ الفاظ اپنا وجود قائم رکھے ہوئے ہیں، کیونکہ سلینگ کو پنپنے میں سماج اور ثقافتی ملاپ اہم کردار ادا کرتے ہیں اس لحاظ سے رسمی تعلیم یافتہ طبقے کی شمولیت سلینگ کے بننے کے عمل میں ضروری نہیں بلکہ ہر صاحب زبان چاہے وہ کسی بھی عمر، جنس یا گروہ سے تعلق رکھتا ہو سلینگ کے عمل میں شامل ہوتا ہے اور روزانہ کی بنیاد پر لفظ سازی کا عمل جاری و ساری رہتا ہے سلینگ لغات الفاظ کا وہ خزینہ ہے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں فیض یاب ہوتی ہیں۔ زبان کی تاریخ وسعت و تنوع میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ سلینگ لغات فی الحقیقت تہذیب و تمدن کی محافظ اور امانت دار ہیں۔

تحقیقی نتائج

اردو سلینگ لغات کا تنقیدی و تحقیقی جائزہ لینے کے بعد یہ واضح ہوتا ہے کہ سلینگ ہر زبان و ہر زمانے میں رہے ہیں مگر "سلینگ لغت" کے عنوان سے انھیں لغت میں جگہ نہیں دی گئی بلکہ عمومی لحاظ سے وہ نظم نثر اور اردو لغات میں کچھ سلینگ الفاظ کا ذخیرہ موجود ہے۔ تحقیق کے بعد ان الفاظ کی نشاندہی کر دی گئی ہے۔ اگرچہ سلینگ کچھ الفاظ اردو میں مروج ہو کر اب باقاعدہ اردو زبان کے الفاظ میں شامل ہو گئے ہیں اور کچھ الفاظ متروک ہو چکے ہیں۔ جو الفاظ متروک ہو جائیں اصل میں وہی الفاظ اس زمانے کے سلینگ الفاظ کہلاتے ہیں۔ اسی لیے سلینگ الفاظ بنتے اور ختم ہوتے رہتے ہیں لیکن جو الفاظ زبان یا ادب میں شامل ہو جاتے ہیں وہ زبان کا حصہ بن جاتے ہیں۔ اردو سلینگ لغات کے حوالے سے رؤف پاریکھ، قاسم یعقوب کی "سلینگ اردو لغات" بہت اہمیت کی حامل ہیں اور پاکستان میں اردو سلینگ پر کام کے حوالے سے ابتدائی کاوش ہے۔ اس سے نئی تحقیق کی راہیں نکلیں گی اور پاکستان کی مختلف زبانوں کے اردو زبان پر اثرات کے حوالے سے بھی اب کام ہو رہا ہے۔ اردو زبان کی لغات اور اردو سلینگ لغات میں بازاری الفاظ کو تو جگہ دی گئی ہے مگر فحش الفاظ اور گالیوں کو ان لغات میں کہیں شامل نہیں کیا گیا۔ ایک لحاظ سے یہ ایک بڑی کمی ہے کیوں کہ اخلاقی اعتبار سے تو کسی حد تک ٹھیک ہے مگر علمی تقاضا یہ ہے کہ اس علم سے متعلق ہر قسم کی معلومات کو یکجا کر کے لغت میں شامل کیا جائے۔ انگریزی زبان میں ہر طرح کے سلینگ الفاظ کو انگریزی سلینگ لغات میں شامل کیا گیا ہے۔ سلینگ زبان کے تصوراتی پہلو پر اگر بات کی جائے تو یہ زبان میں وسعت کا کام کرتی ہے کیوں کہ سلینگ وقت کے ساتھ ساتھ معیاری اور مروج زبان تک آتے آتے بہت بدل جاتا ہے۔ سلینگ کو رسمی ماحول میں استعمال کرنا نچلے طبقہ غیر سنجیدہ اور ان پڑھ ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔ دراصل سلینگ ایک فرقے کی زبان جس میں اگر آپ کسی سے تنگ ہوں اور بے ساختہ طریقوں سے کام کرتا ہے، بلاوجہ یا پریشان رہتا ہے۔ آپ اس کو چول کہیں گے۔ جذبات کے مثبت اور منفی دونوں رویوں کے اظہار کے لیے سلینگ سے مدد لی جاتی ہے۔ سلینگ معاشرتی خلا کا خاکہ پیش کرتا ہے۔ کسی خاص گروہ کا سلینگ کا استعمال فرد کو اس گروپ کے ساتھ سلینگ کرے گا۔ کچھ نقادوں کا خیال ہے کہ جب سلینگ عام ہو جاتے ہیں تو یہ کسی خاص زبان کے مناسب استعمال کو مؤثر طریقے سے ختم کر دیتے ہیں۔ تاہم کچھ ماہرین کا کہنا ہے کہ زبان مستحکم نہیں بلکہ ہمیشہ تبدیلی کے عمل سے گزرتی رہتی ہے لیکن کسی بھی زبان کی گرامر، قواعد، صرف و نحو کے مطابق ماہر لسانیات

زبان کے مطالعہ پر انحصار کرتے ہیں کہ فرد کو کن کن اصولوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے زبان اور لہجے کو قبول کرنا چاہیے۔

نوم چامسکی لسانیاتی فکر کے بانیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ اس نے لسانیاتی ساخت کو چیلنج کرتے ہوئے مورفیمز کا عملی طور پر مطالعہ شروع کیا اور وقت کے ساتھ ساتھ زبان کی تبدیلیوں پر بھی تحقیقی مطالعہ کیا۔ کچھ ناقدین سلینگ کے حق میں ہیں اور کچھ مخالف۔ نئی نسل سلینگ کے زیادہ استعمال کے ساتھ پروان چڑھ رہی ہے۔ نوجوان نسل "کثیر ثقافتی گزر" انگریزی کو دنیا کی ہر زبان میں شامل کر رہی ہے۔ رسمی، غیر رسمی، کاروباری، دوست احباب کی محافل غرض یہ کہ ہر سطح پر اس گروہ کے ذہنی استعداد اور رجحان کے مطابق ذریعہ اظہار بن گئی ہے۔ جذبات و احساسات کا عوامی انداز اور بے تکلفی کی زبان ہونے کے ناطے سلینگ کی اہمیت کو کم نہیں کیا جاسکتا۔ جسمانی زبان، کوڈز، مخففات، استعاراتی زبان، عمارتوں کا ایک سا شہر ہے جہاں ہر انسان اپنے اپنے حصے کا پتھر لاتا ہے۔ کسی بھی خاندان، گروہ، برادری میں ہونے والی قابلِ شناخت تقریر میں لغوی، معنوی اور لب و لہجے کے اعتبار سے بہت سی حالتیں پائی جاتی ہیں۔ ان میں سے کچھ حالتیں معاشرتی اور ثقافتی پس منظر رکھتی ہیں۔ ایک خاص زبان بولنے والے ایک دوسرے سے بات کر سکتے ہیں اور ایک دوسرے کو بہت زیادہ سمجھ سکتے ہیں پھر بھی ان میں سے کچھ گفتگو سمجھ سے بالاتر ہوتی ہے۔ اسی طرح لوگوں کے ایک گروہ کی زبان دوسرے گروہ کے لیے ناقابلِ سمجھ بھی ہو سکتی ہے۔

مختلف سماجی گروپ اور پیشہ وروں کے بولنے کے انداز میں منظم اختلاف پایا جاتا ہے۔ نوجوانوں میں سلینگ کا رجحان بہت تیزی سے بڑھ رہا ہے جو سیاسی، سیاحتی، معاشی و معاشرتی رویوں کے ساتھ وابستہ ہے۔ یہ رجحان زبان کی، وسعت و تبدیلی میں ذخیرہ الفاظ کو بڑھانے میں مددگار ثابت ہو رہا ہے۔ آج کا سلینگ زبان میں جدت اور ندرت کے ساتھ اضافہ کا باعث ہے اور اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ اس تحقیق میں دورانِ تقریر نوجوانوں میں سلینگ کے استعمال، مسائل، رجحان کا تجزیہ اور ان الفاظ کی زبان میں دخل اندازی کی ممکنہ وجوہات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ ہمارے مطالعہ کا مقصد نوجوانوں میں سلینگ کے بے جا استعمال اور اس کی لغوی و معنوی خصوصیات کو اور سلینگ کا زبان میں جانچنا ہے۔ اس مقصد کے لیے انٹرویوز اور تحقیقی طریقہ کار، بحث و مباحثہ اور مشاہدہ کے ذریعے مواد کو اکٹھا کیا گیا جس میں ان گروہوں کی بولی جانے والی زبان میں غیر زبانوں کے الفاظ کا دخول بھی شامل تھا۔ کچھ الفاظ دوسری زبانوں سے بھی اُدھار لیے جاتے ہیں۔ روزمرہ کی گفتگو میں استعمال ہونے والے بہت سے دیگر زبانوں کے الفاظ اردو زبان اور نوجوانوں میں رائج ہو چکے ہیں۔ آج کل

اردو زبان میں انگریزی کا دخل لازمی جزو بنتا جا رہا ہے۔ جو موجودہ تحقیق میں ہم نے سلینگ کے تصور اور جدید لسانیات میں اس کے کردار پر غور کرنے کی کوشش کی ہے۔ سلینگ زبان کی انفرادیت اور جدیدیت کا عکاس ہے۔ تیز رفتار زمانے میں زبان میں بھی تبدیلی آرہی ہے۔ الفاظ اور تاثرات میں مخففات کا استعمال عام ہوتا جا رہا ہے۔ اس انداز سے وقت کی بچت ہوتی ہے تو سائنسی اور تکنیکی ترقی میں مختصر اور واضح تقریر سوشل نیٹ ورکس، چیٹ رومز، بلاگز اور فوری و روزمرہ پیغام رسانی میں سلینگ ایک ضرورت بن گیا ہے اور آج کے جدید وقت میں سلینگ کا تاثرات سے چھٹکارا حاصل کرنا بہت مشکل ہو گیا ہے کیوں کہ کسی بھی خیال کو سلینگ مختصراً، جامع اور مؤثر انداز میں پیش کرتا ہے۔ سلینگ کو ناپسند کرنے والے بھی اس کے بغیر گزارہ نہیں کر سکتے۔ اردو زبان میں بڑھتے ہوئے سلینگ کا رجحان میں ادبی اور غیر ادبی گفتگو میں کوئی واضح حدود کا تعین نہیں ہے۔ اب ہم متعدد و یکٹر مواصلاتی جنگ میں مصروف ہیں جس میں زبان اور اس کے متعلق سوال کرنا ہے بے معنی یا بیکار نہیں بلکہ ایک مخصوص لسانی ثقافت کا معیاری سوال بن جاتا ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ معیاری زبان بھی تمام الفاظ سلینگ نہیں بولے جاسکتے مگر سلینگ الفاظ نوجوانوں کی تقریری، گفتگو کے انداز میں ٹیلی گرافک شامل کی ہوتی جا رہی ہیں جس کی بنیادی وجہ ایس ایم ایس، موبائل فون، ٹویٹر، فیس بک، انسٹاگرام، ایم میل، آئی سی کیو اور بہت سی سوشل ویب سائٹس ہیں۔ ۱۹۸۰ء سے نوجوانوں کی زبان کے موضوع پر مضامین لغات اور دیگر کتابیں موجود ہیں۔ ۱۹۸۷ء میں انگریزی فلم بالاسکو "لِس کیوفس"(Les Keufs) میں یہ زبان ظاہر ہوئی۔ درج ذیل تحقیق ثابت قدمی اور مستقل مزاجی سے ممکن تھی۔ نوجوانوں میں سلینگ کے استعمال کو جانچنے کے لیے موازنہ تجزیہ اور سروے بھی کیے جاتے رہے ہیں اور خاص کر انگریزی زبان اور غیر ملکی یونیورسٹیوں میں باقاعدہ سلینگ میں نوجوان طلبہ کے درجہ کے مطابق سروے کر کے تحقیق کی جا رہی ہے۔ کازان کی فیڈرل یونیورسٹی نے فرسٹ ایئر کے طلبا کے درمیان سروے کیا۔ سروے کے نتائج میں پتہ چلا کہ زیادہ تر طلبہ اپنے دوستوں / ساتھیوں کے ساتھ گفتگو میں سلینگ استعمال کرتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک مخصوص عمر کے لوگوں کے گروہ اپنے طبقے میں سلینگ بولتے ہیں۔ والدین کے ساتھ اُن کے اندازِ گفتگو اپنے دستوں کے ساتھ گفتگو سے مکمل مختلف ہوتا ہے، صرف دوستوں سے طلبا سلینگ میں بات کرتے ہیں۔

ا۔ نوجوانوں میں ایک نئی زبان کا ظہور موجودہ دور میں زندہ بولی جانے والی زبان کی تبدیلی کا گہرا عمل بہت سے ممالک میں ہو رہا ہے۔

۲۔ سلینگ کا عمل سماجی عوامل کی تبدیلی، ذیلی ثقافتوں کے وجود کے ساتھ دوسری زبانوں سے لفظ اُدھار لینے جیسے عمل سے متاثر ہوتا ہے۔ اردو میں بہت سے انگریزی الفاظ مستعار لے کر تراشے گئے ہیں۔ دوسری زبانوں سے الفاظ اُدھار لینا ایک خاص زبان کا ظہور ہے۔

۳۔ طلبا جدید زبان کی تشکیل میں مثبت اور منفی معیاری سلینگ اقدار میں تمیز کر سکتے ہیں۔

معاشرہ میں رہنے والا ہر فرد کسی نہ کسی گروہ کا رکن ہوتا ہے۔ نوجوان، خواتین، بچے، بوڑھے، مختلف پیشوں سے منسلک افراد، طلبہ، سرمایہ دار، مجرم، وغیرہ انسانی فطرت ہے کہ اس کی تعریف کی جائے اور سراہا جائے، اس تناظر میں وہ خود کو دوسروں سے منفرد کرنے کے لیے اپنے گروہ میں کسی نہ کسی حوالے س سلینگ کا استعمال کر رہا ہوتا ہے۔ کسی بھی عمر، دلچسپی اور پیشے سے قطع نظر گروہی اور اجتماعی سطح پر سلینگ اشخاص کی روحانی، جسمانی، ذہنی مدد کر رہا ہوتا ہے اور اسے اطمینان بخشتا ہے۔ اسی وجہ سے نوجوان سلینگ کا استعمال زیادہ کرتے ہیں کیوں کہ وہ عمر کے اس حصے میں ہوتے ہیں جہاں خود نمائی کے ساتھ ساتھ روحانی، ذہنی اور سماجی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ زیادہ تر درمیانے اور اونچے طبقے کے لوگ سلینگ کو اظہاریہ اور بیانیہ بناتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے کارخانے اور دکانوں میں کام کرنے والے مزدور طبقے میں سلینگ کا ذخیرہ زیادہ ملتا ہے۔ سلینگ میں رمز، کنایہ، ابہام اور استعارہ کا استعمال احتیاط پسند رویے کی وجہ سے ہوتا ہے تاکہ گفتگو اس گروہ کے درمیان ہی سمجھے جائے اور ان کی بات باہر والوں کی دسترس اور سمجھ سے دور رہے۔ اس لیے گروپ میں ہونے والی گفتگو سے گروپ والے ہی محفوظ ہوتے ہیں۔ اکثر باہر والوں کو سمجھ نہیں آتی، نوجوانوں، طلبا، عاشق و معشوق، خفیہ انجمنوں، عورتوں، مجرموں وغیرہ کی گفتگو کا انداز جداگانہ ہوتا ہے۔ مثلاً " قائدِ اعظم دینا " سے مراد رشوت دے کر کام نکلوانا ہے۔ اسی حوالے سے بھتہ دینا، مُٹھی گرم کرنا، مٹھائی دینا، چائے پانی دینا وغیرہ رشوت دینے کے متعلق سلینگ ہیں۔ بلا تکلف گفتگو، دوستوں کی محفل، میں مبالغہ آرائی، رمز و کنایہ، تشبیہات و استعارانی گفتگو ہوتی ہے۔ "پاگل یا بے وقوف" کے لیے سیلنگ اسی طرح سے بولے جاتے ہیں۔ بونگا، کھسکا ہوا، گھوما ہوا، اللہ والا، اوپر سے فارغ، باؤلا، بابا لوگ، باوا جی باوا، بھیجا کم، بلب ہونا وغیرہ اسی طرح بعض اوقات حقیقت کی ترجمانی احساسات و جذبات کی بہترین عکاسی سلینگ کے ذریعے سے ہی ممکن ہوتی ہے۔ ٹھکائی: سخت مار پیٹ کے لیے بولا جاتا ہے۔ کسی کی تذلیل و تحقیر کے لیے بھی سلینگ سے مدد لی جاتی ہے۔ کچھ سلینگ بے ہودگی، گستاخی کی حد تک مبتذل ہوتے ہیں۔ کسی بد صورت چہرہ کو " تھوبڑا " سے مخاطب کرنا سلینگ کے زمرے میں آتا ہے۔ سلینگ خود ساختہ اور تخلیقی ہونے کی وجہ سے فروغِ زبان کا سبب بنتے ہیں۔

یہ زندہ زبان کی بڑی نشانی ہے کہ یہ متحرک رہتی ہے۔ خود ساختہ سلینگ میں ٹیپنا، بمعنی گھورنا، ٹھرکی بھی بمعنی نظر باز وغیرہ ہیں۔ بسا اوقات ایک سلینگ میں سے یہی مزید نئے سلینگ بنا لیے جاتے ہیں۔ دادا (بدمعاش) سے داد گیر اور دادا گیری ہے۔ سلینگ زیادہ تر انسانی حلیہ، فریب، دھوکہ، تحقیر و تذلیل، منشیات، کردار، خواتین سے تعلقات وغیرہ کے حوالے سے ہوتے ہیں۔ یہ تمام عوامل زندگی میں ناختم ہونے والا کردار ادا کرتے ہیں۔ لہٰذا سلینگ ایک ناتمام سلسلہ ہے جو ہمیشہ جاری رہے گا۔ جذبات کی عکاسی کا رجحان معاشرتی و ثقافتی سطح پر آج کل سوشل میڈیا پوسٹس کے ذریعے تیزی سے بڑھ رہا ہے تاہم ٹیکنالوجی اور سوشل میڈیا کی سطح پر جذبات و کیفیات کی حساسیت اور پیمائش کرنا مشکل ہے کیوں کہ صارف کا مواد عام طور پر مختصر اور غیر رسمی ہونے کی بناء پر ہر کسی کے لیے سمجھنا ممکن نہیں۔ ان کے حل کے لیے سلینگ لغات کا ہونا بہت ضروری ہے کیوں کہ میمز، ایس ایم ایس، سوشل میڈیا کی اور ان گنت ویب سائٹس پر موجود بڑھتا ہوا سلینگ کا استعمال اس بات کا متقاضی ہے کہ اس پر مشتمل ایک لغت تیار کی جائے۔ سلینگ کے مواد کو تحقیقی طور پر فہرست اکٹھا کرا ایک صبر آزما اور مشقت طلب امر ہے مگر یہ لغت کے تیار ہونے کے بعد سے تحقیقی اور عوامی مسائل کے حل کے علاوہ زبان و ادب میں اضافہ کا سبب بھی بنے گی۔ مائیکرو بلاگنگ پلیٹ فارمز پر عام صارفین بہت مفید معلومات دے رہے ہوتے ہیں۔ مثلاً ۲۰۱۵ء ایپ آئی فون ۶ ایس متعارف ہونے کے بعد تبصروں میں جو جملے شائع ہوئے بظاہر تو ان کے معنی منفی دکھائی دے رہے تھے مثلاً

"Apple you knocked it (<u>out of the park</u>")
"Battery life is (<u>shit hot</u>")

"out of the park" / <u>shit hot</u>، جیسے الفاظ اصل میں Excellent یا بہترین کے لیے استعمال ہوئے ہیں۔

لہٰذا جب تک موجودہ تبصرہ / گفتگو میں شامل سلینگ الفاظ کی لغات مرتب نہیں کی جائیں گی تب تک ہم مستقبل کے لیے سلینگ کی تاریخ کو محفوظ نہیں کر سکتے کیوں کہ جدید سلینگ موجودہ رائج لغات میں شامل نہیں نیز ایک جذباتی یا لفظی سلینگ کثیر لفظی اظہار یا جذبات کا حامل ہو سکتا ہے۔ ان الفاظ کی حقیقت کی درجہ بندی بہت وقت طلب اور محنت طلب ہے۔ اس کے لیے ویب وسائل کا تحقیقی استعمال بہت ضروری ہے۔ اب ویب سائٹس بنائی جا چکی ہیں جو سلینگ کی فہرست جمع کرانے پر کام کر رہی ہیں اور بہت سے افراد رضاکارانہ طور پر ان میں اپنی مؤثر کن خدمات پیش کر رہے ہیں جن کی بناء پر اور جامع سلینگ الفاظ کی فہرست میں روز

بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ ۱۹۹۹ء میں اربن لغت قائم کی گئی اور سلینگ بطور اربن ڈکشنری میں UD کئی لاکھ الفاظ شامل کیے جا چکے ہیں َآپ درج ذیل سائٹ سے مستفید ہو سکتے ہیں۔

https://www.acronymfinder.com/slang/ud

ماضی اور حال ہر دور میں انگریزی اور بین الاقوامی زبانوں میں سلینگ کو اہمیت دی جاتی رہی ہے اور موجودہ وقت میں بھی بہت تیزی سے معیاری کام جاری ہے۔ اسی تناظر میں اردو میں موجود سلینگ لغات اردو زبان و عوام کے لیے خوش آئند ہے۔ اس پر مزید کام کر کے زبان و ادب میں ترقی کی جا سکتی ہے۔ چوں کہ سلینگ مسلسل تخلیق ہو رہے ہوتے ہیں لہٰذا لغات میں ذخیرہ الفاظ کو بڑھاتے رہنا چاہیے۔ سلینگ کے معیار اور مترادفات کو جانچنے کے لیے آن لائن UD سے اس کے تاریخی اندراج سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کس وقت وہ لفظ کن معنوں میں استعمال ہوتا رہا ہے۔ آن لائن UD چوں کہ اوپن ہے اور تمام علاقوں، ملکوں کے لوگ اپنے اپنے علاقے اور گروہ میں رائج سلینگ الفاظ کا اندراج فعال انداز میں کر رہے ہوتے ہیں۔ اسی طرح ممکنہ تمام مترادفات کی ایک فہرست جمع ہوتی رہتی ہے۔ سلینگ لغات کی افادیت سے انکار نہیں۔ صارف کے تیار کردہ مواد سے اس لفظ کا استعمال کا پس منظر اور زمانے کی تعین بھی ہو جاتا ہے۔

سفارشات

سلینگ لغات کے تنقیدی و تحقیقاتی جائزہ کے علاوہ بھی اردو سلینگ کی تلاش دورِ جدید میں الیکٹرانک میڈیا سوشل میڈیا کے حوالے سے بہت بڑا کام ہونے کی گنجائش باقی ہے۔ جیسے فلم، ڈرامہ، تھیٹر کی زبان قدیم سے جدید تک آتے آتے کتنی بدل چکی ہے۔ صحافتی پروگرام جن میں سیاسی موضوعات کے ساتھ ساتھ مختلف قسم کے مذہبی، سماجی طنز و مزاح پر مبنی موضوعات بھی شامل ہیں۔ ان سب میں سلینگ کی تلاش کا موضوع بہت وسیع ہو گا کیوں کہ اب فلموں اور ڈراموں میں اردو اور انگریزی دونوں زبانیں ساتھ ساتھ چل رہی ہیں۔ اب ۵۰ فی صد انگریزی غالب آرہی ہے۔ اردو کو جتنا تدریسی اور ابلاغی سطح پر استعمال کیا جائے گا اس کے بولنے اور سمجھنے والوں کی تعداد بڑھتی جائے گی۔ اس لیے روزمرہ بول چال / گفتگو کے انداز کو بھی رسمی گفتگو میں شامل کیا جائے۔

عصمت چغتائی، منٹو، نظیر اکبر آبادی، اکبر الہ آبادی، فسانۂ آزاد، فسانۂ عجائب، انسانی شخصیت اور کردار کی واضح عکاسی زبان کے ذریعے ممکن ہے۔ زبان بولنے والا ہمیشہ دو اسلوب اپناتا ہے۔ ایک غیر رسمی اور ایک رسمی کوئی بھی شخص بولتے وقت زبان، مکاں اور مخاطب ان تین باتوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے بات کرتا ہے۔ مثلاً فقیر کو پیسے دینے سے منع کرنا ہو تو براہِ راست منع نہیں کرتے بلکہ کہتے ہیں۔ "اماں / بابا معاف کرو" اسی طرح عزت و احترام

میں ، مرد و عورت اپنی بیوی یا شوہر کو نام سے نہیں بلکہ "گھر والا" یا "گھر والی" کہہ کر مخاطب کرتے ہیں۔ پاکستانی معاشرہ میں عورت کے پردہ اور عزت کا خیال رکھے جانے کی وجہ سے گفتگو میں شرم و حیاء کا عنصر غالب رہتا ہے۔ "وہ اُمید سے ہے" یا "اس کا پاؤں بھاری ہے" جیسے سلینگ استعمال ہوتے ہیں۔ الفاظ بذاتِ خود غیر جانبدار ہونے کی وجہ سے شائستہ یا غیر شائستہ نہیں ہوتے بلکہ ہمارا سماجی، ثقافتی اور تہذیبی پس منظر ان لفظوں کو خاص کرتا ہے۔

ہماری خواہش سے قطع نظر سلینگ ہماری تقریر و گفتگو میں مضبوطی سے شامل ہو گیا ہے اور عرصے سے شامل ہے۔ اب کیا یہ فیشن ہے یا معروف زبان کا ایک مروجہ اصول / نمونہ، انداز۔ ہمارا ماننا ہے کہ سلینگ بول چال کا ایک لازمی جزو ہے جو وقتاً فوقتاً بدلتا رہتا ہے۔ سلینگ صرف طلبا کی گفتگو تک محدود نہیں بلکہ تمام شعبوں میں داخل ہوتا ہے اور سیاسیات کے کردار و لغت میں ہمیں سلینگ کو نقصان دہ نہیں سمجھا جانا چاہیے۔ یہ ہماری زبان زندگی کا لازمی جزو ہے۔ اگر ہم زبان کے تحفظ و اہمیت کو مدِ نظر رکھتے ہیں تو درج ذیل اقدامات کے ذرائع، زبانِ ثقافت، انداز کے ساتھ بہتر بنایا جاسکتا ہے۔

۱۔ مادری زبان کے احترام کی ضرورت کو واضح کرنے کی ضرورت ہے۔ ان لوگوں کے لیے جن کی کارکردگی معاشرتی عدم توجہ کا شکار ہے۔

۲۔ ذرائع ابلاغ کے سربراہوں کے شائع شدہ تحریروں کے انداز سے متعلق اعلیٰ معیار کے ادارتی کام کی ضرورت کو واضح کرنا ہے۔

۳۔ اردو اور سلینگ زبان کے لیے کونسلنگ سروس کا اہتمام کرنا۔

۴۔ کلاسیکل ادب کو فروغ دینا۔

۵۔ اردو میں نئی لغات، درسی کتب، (ثقافت اور معاشرے سے متعلق) کو لائبریری میں جگہ دینا۔

۶۔ ہجے اور رموزِ اوقاف، املاء اور قواعد سے متعلق ترمیم و اضافہ یا تبدیلیوں کا نیا ورژن تیار کرنا اور شائع کرنا۔

۷۔ عامیانہ زبان کو بھی نصاب و تدریس کا حِصہ ہونا چاہیے جیسا کہ تدریس زبان میں ادب پارے مرکزی کردار ادا کرتے ہیں۔ اسی طرح عامیانہ زبان طلبا میں سماجی علوم کے حصول کے لیے دلچسپی کا سبب بنے گی جس سے زبان کی تشکیل توسیع میں نہ صرف اضافہ ہو گا بلکہ عامیانہ و معاشرتی اظہار و رویے کو بھی سمجھنے میں مدد ملے گی۔

لیکن بد قسمتی سے سلینگ مستقل نہیں رہتے بلکہ ایک فیشن ہیں، رجحان کو دوسرے کے بدلنے پر پرانے الفاظ بھول جاتے ہیں۔ ان کی جگہ دوسرے الفاظ لے لیتے ہیں۔ یہ عمل بہت تیزی سے ہوتا ہے۔ اگر کوئی سلینگ لفظ کئی دہائیوں تک کسی دوسری زبان میں موجود رہتا ہے تو پچھلی چند دہائیوں کا ہی لا تعداد سلینگ الفاظ کا ذخیرہ دنیا کے پاس موجود ہوتا ہے اور سلینگ الفاظ کی اپنی ایک تاریخ رقم ہو چکی ہوتی۔ ہر زبان اور اس کی ترقی کے لیے ایک مناسب

منصوبہ بندی درکار ہوتی ہے۔ اُردو زبان کی اس بارے میں بد قسمت رہی ہے کہ اس کے فروغ اور ترقی کے لیے مناسب منصوبہ بندی نہیں کی گئی۔ منصوبہ بندی کا قدم بھی اسی وقت آتا ہے جب زبان کی ترقی میں حائل رکاوٹوں کی نشاندہی کی جائے۔ بغیر نشاندہی کیے مناسب منصوبہ بندی ناممکن ہے۔ اس معاملے کو مد نظر رکھتے ہوئے سلینگ کی اردو لغات میں تلاش اور موازناتی مطالعہ کیا گیا ہے بلکہ ان گوشوں کی نشاندہی کی گئی ہے جن کے ذریعے بہتر انداز میں تحقیقی نتائج مرتب کر کے زبان کو ترقی دی جا سکتی ہے۔ اُردو زبان کی ترقی کے لیے ضروری ہے کہ اس میں مختلف لہجوں اور بولیوں کے لیے خاص معیارات مقرر کیے جائیں۔ ان معیارات کی بدولت یہ اندازہ و تخمینہ لگایا جا سکتا ہے کہ زبان میں مقامیت کے کیا درجات مقرر ہوں گے۔ ان درجات سے زبان کے اندر دوسری زبانوں کے امتزاج و غایت کا بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اُردو زبان کو بہتر طور پر ترقی دینے کے لیے اس میں مختلف لفظیات اور اصطلاحات کو ایک خاص درجہ دیا جائے۔ نئی لفظیات و اصطلاحات کی نوعیت کا مطالعہ کر کے ان کے مؤثر اور قابل استعمال ہونے کو جانچا جائے، اس طرح معروف اور قابل فہم لفظیات و اصطلاحات زبان کا حصہ بنیں گی۔

حوالہ جات

۱۔ خالد حسن مرحوم، ڈاکٹر، لغت متروکات زبان اردو، جامعہ کراچی، دارالتحقیق برائے علم و دانش، کراچی، اگست ۲۰۱۴ء، ص:۳۹- ۴۰

۲۔ ایضاً ص:۶

۳۔ ایضاً ص:۸

۴۔ رؤف پاریکھ، ڈاکٹر، لغوی مباحث، مجلس ترقی ادب لاہور، ۲۰۱۵ء، ص:۱۹۱

۵۔ نذیر احمد، پروفیسر، اردو لغت اور لغت نگاری، مشمولہ لغت نویسی کے مسائل، مرتبہ گوپی چند نارنگ، ماہنامہ کتاب نما، جامعہ نگر: نئی دہلی، ۱۹ستمبر ۱۹۵۸ء ص:۶۲

۶۔ خالد محمود، اردو کی لسانی ترقی میں ڈاکٹر عطش درانی کا کردار، اخبار اردو، فروری ۲۰۱۴ء، ص:۴،
nlpd.gov.pk/uakhbareurdu/february2014html

۷۔ ہینری واٹسن فالر: ڈکشنری آف ماڈرن انگلش یوز یج، ۱۹۲۶ء، ص:۳۰۸

8. patridge, Eric, Usage and abusage: A guide to guide, New York London, 1933, P-287

9. Rauf Parekh,Dr ,semantic paradigms, foreground slang and Qurrat-ul-Ain Hyder,s Novels,Dawn Islamabad 10 May, 2021, P-8

۱۰۔ منشی، چرنجی لال، مخزن المحاورات، مقبول اکیڈمی لاہور، ۱۹۸۸ء، ص:۵

مصادر و مراجع

اوّلین ماخذ:

- رؤف پاریکھ، ڈاکٹر، اوّلین اردو سلینگ لغت، فضلی سنز، اردو بازار کراچی؛ ۲۰۰۶ء
- شمس الرحمن فاروقی، لغات روزمرہ، آج پبلشرز کراچی ۲۰۰۳ء
- قاسم یعقوب، ڈاکٹر، اردو سلینگ لغت، شمع بکس پبلشرز، فیصل آباد، ۲۰۱۶ء
- نصیر ترابی، لغت العوام، پیراماؤنٹ بکس (پرائیویٹ) لمیٹڈ، کراچی، ۲۰۱۹ء

ثانوی ماخذ:۔

- القرآن الکریم
- اثر لکھنوی، فرہنگ اثر، مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد، ۱۹۸۷ء
- اردو لغت، ۲۲ جلدیں، ترقی اردو بورڈ، کراچی، ۱۹۸۲ء
- احسان دانش، اردو مترادفات، مرکزی اردو بورڈ لاہور، ۱۹۷۰ء
- اشرف صبوحی، دہلوی، دلی کی چند عجیب ہستیاں، انجمن ترقی اردو دہلی، ۱۹۴۳ء
- اشفاق احمد، فرہنگ اصطلاحات، اردو سائنس بورڈ لاہور، ۱۹۸۴ء
- اشفاق حسین بخاری، ڈاکٹر سید، عطش نامہ شاخ زریں، اسلام آباد، ۲۰۱۸
- اشہری صاحب مرحوم، مولانا، اردو بول چال زنانہ، لغات الخواتین کارخانہ پیسہ اخبار برقی پریس لاہور، ۱۹۳۵ء
- اکبر الہ آبادی، کلیات اکبر، بزم اکبر کراچی، ۱۹۵۱ء
- اکرم چغتائی، تاریخ مشغلہ، خطوط واجد علی شاہ، غالب انسٹیٹیوٹ نئی دہلی ۱۹۸۵ء
- امجد علی اشہری، سید، لغات الخواتین، دارالتذکیر، لاہور ۲۰۰۳ء
- انشاء اللہ خان، انشاء، دریائے لطافت مرتب مولوی عبدالحق مترجم عبدالرؤف عروج، آفتاب اکیڈمی اردو بازار موہن روڈ کراچی، ۱۹۶۲ء
- ایس۔ڈبلیو۔ فیلن، ڈاکٹر، اردو انگریزی ڈکشنری، مرکزی اردو بورڈ گلبرگ لاہور، ۱۹۷۶ء

- ایم اے مغنی، نرالی اردو، وحشت دہلوی، دہلی ۱۹۲۷ء
- ابو نعیم عبد الحکیم خان نشتر، قائد اللغات، حامد اینڈ کمپنی اردو بازار لاہور، سند ارد
- بشیر احمد صدیقی، پروفیسر، جواہر اللغات، کتابستان پبلشنگ کمپنی اردو بازار لاہور، سند ارد
- بوسونسن(Bosvenson)،A hand book of Lexicography، کیمبرج یونیورسٹی پریس، لندن، ۱۹۹۳ء
- جدید اردو لغات مع مشکل محاورات، اوریئنٹل بک سوسائٹی گنپت روڈ لاہور، سن ندارد
- جمیل جالبی، ڈاکٹر، قدیم اردو کی لغت، مرکزی اردو بورڈ، گلبرگ لاہور، ۱۹۷۳ء
- جمیل جالبی، ڈاکٹر، قومی انگریزی اردو لغت، ادارہ فروغِ قومی زبان پاکستان، اسلام آباد، ۲۰۱۸ء
- جمیل جالبی، ڈاکٹر، پاکستانی کلچر، طبع سوم، نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد، ۱۹۸۵ء
- خالد حسن، ڈاکٹر، لغت متروکات زبانِ اردو، جامعہ کراچی، دارالتحقیق برائے علم و دانش، کراچی، ۲۰۱۶ء،
- راجہ راجیسور راؤ اصغر، لغت ہندی اردو، گرافر پبلشرز حیدر آباد دکن ۱۹۳۸ء
- رتن ناتھ سرشار، فسانۂ آزاد، اردو پبلک لائبریری، لاہور؛ ۲۰۰۶ء
- رجب علی بیگ، فسانۂ عبرت، مطبع نول کشور، لکھنو، ۱۸۶۸ء
- رجب علی بیگ سرور، فسانۂ عجائب، مرتبہ سید سلیمان حسین، اترپردیش اردو اکادمی، لکھنؤ، ۱۹۸۱ء
- رچرڈ ہارلینڈ، دریدا کا عمومی نظریہ تحریر، مترجم نیاز احمد صوفی، مشمولہ: مابعد جدیدیت؛ نظری مباحث" مرتبہ ڈاکٹر ناصر عباس نیر، مغربی پاکستان اردو اکیڈمی، لاہور، ۲۰۰۶ء
- رؤف پاریکھ، ڈاکٹر، لغوی مباحث، مجلس ترقی ادب، لاہور، ۲۰۱۵ء
- سید احمد دہلوی، فرہنگ آصفیہ، ترقی اردو بیورو، نئی دہلی ۱۹۸۷ء
- سیّد احمد دہلوی، فرہنگ آصفیہ، جلد اول، مکتبہ حسن سہیل لمیٹڈ اردو بازار لاہور، ص: سند ارد
- سیّد احمد دہلوی، فرہنگ آصفیہ، جلد دوم، مکتبہ حسن سہیل لمیٹڈ اردو بازار لاہور، ص: سند ارد
- سیّد احمد دہلوی، فرہنگ آصفیہ، جلد سوم، مکتبہ حسن سہیل لمیٹڈ اردو بازار لاہور، ص: سند ارد
- سیّد احمد دہلوی، فرہنگ آصفیہ، جلد چہارم، مکتبہ حسن سہیل لمیٹڈ اردو بازار لاہور، ص: سند ارد
- سیّد احمد دہلوی، لغات النساء، مقام اشاعت تصنیف کدہ ایم۔ سعید احمد خان صاحب گلی شاہ تارا دہلی، ۱۰ ستمبر ۱۹۱۶ء

- سید امجد علی، لغات الخواتین، کارخانہ پیسہ اخبار، لاہور، ۱۹۰۷ء
- شان الحق حقی، فرہنگ تلفظ، مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد، ۱۹۹۵ء
- شائستہ سہروردی اکرام اللہ، دلی کی خواتین کی کہاوتیں اور محاورے، اوکسفورڈ پبلشرز کراچی ۲۰۰۵ء
- شفق لکھنوی، منشی لالتا پرشاد، فرہنگ شفق، اترپردیش اردو کادمی لکھنؤ، ۱۹۸۳ء
- ظفر الرحمٰن صاحب دہلوی، مولوی، فرہنگ اصطلاحات پیشہ وراں (جلد اول)، انجمن ترقی اردو پاکستان کراچی، ۱۹۷۵ء
- ظفر الرحمٰن صاحب دہلوی، مولوی، فرہنگ اصطلاحات پیشہ وراں (جلد دوم)، انجمن ترقی اردو پاکستان کراچی، ۱۹۷۶ء
- ظفر الرحمٰن صاحب دہلوی، مولوی، فرہنگ اصطلاحات پیشہ وراں (جلد سوم)، انجمن ترقی اردو پاکستان کراچی، ۱۹۷۷ء
- ظفر الرحمٰن صاحب دہلوی، مولوی، فرہنگ اصطلاحات پیشہ وراں (جلد چہارم)، انجمن ترقی اردو پاکستان کراچی، ۱۹۷۸ء
- ظفر الرحمٰن صاحب دہلوی، مولوی، فرہنگ اصطلاحات پیشہ وراں، جلد پنجم، انجمن ترقی اردو پاکستان کراچی، ۱۹۷۹ء
- عبد الحق مولوی، مقدمہ، لغت کبیر، جلد اوّل، انجمن ترقی اردو، کراچی، ۱۹۷۳ء
- عبد الحلیم شرر، گزشتہ لکھنؤ، تصحیح و ترتیب رشید حسن خان، مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، نئی دہلی، ۱۹۷۱ء
- عشرت لکھنوی، خواجہ عبد الرؤف، اصلاح زبان اردو، نامی پریس لکھنؤ، سند ارد
- عطش درانی، ڈاکٹر، پاکستانی اردو کے خدوخال، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد؛ ۱۹۹۸ء
- عطش درانی، ڈاکٹر، اردو اصطلاحات سازی، شاخ زریں اسلام آباد ۱۹۹۴ء
- عطش درانی، ڈاکٹر، پاکستانی اردو، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۲۰۰۸ء
- علی اکبر الہ آبادی، مصطلحات ٹھگی، مرتب رشید حسن خان پبلشرز دار النوادر لاہور، ۲۰۰۵ء
- غلام علی الانا، ڈاکٹر، زبان اور ثقافت، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد، ۱۹۷۷ء
- فصاحت جنگ بہادر جلیل، نواب، معیار اردو (زبان اردو کے محاورات) پبلشرز، اعظم سٹیم پریس، حیدر آباد دکن، ۱۳۵۳ھ
- قاضی عارف ابو لعلائی، دکن کی زبان، حیدر آباد دکن ۱۳۵۴ھ

- گیان چند، ڈاکٹر، لسانی مطالعے، ترقی اردو بیورو نئی دہلی، ۱۹۹۱ء
- قومی انگریزی اردو لغت، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد ۱۹۹۲ء
- محمد اشرف کمال، ڈاکٹر، اشاریہ اخبار اردو، مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد، ۲۰۱۰ء
- محمد اشرف علی اشرف، مصطلحات اردو، مطبع نامی، لکھنؤ ۱۸۹۰ء
- محمد ررفیق خاور، اردو تھیسارس، مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد، ۲۰۱۲ء
- محمد شفیع دہلوی، خواجہ، دلی کی آوازیں، جید برقی پریس دہلی، سندارد
- محمد محی الدین، دلی کی بیگماتی زبان، مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، نئی دہلی، ۲۰۱۲ء
- محمد محی الدین، مفتاح القواعد، احمدی پریس آلہ آباد، سن ندارد
- محمد ہادی حسین، اردو لغت: تعارف، مشمولہ: اردو لغت، جلد اوّل، مرتبہ ابو للیث صدیقی، اردو لغت بورڈ، کراچی، ۱۹۷۷ء
- مقبول بیگ بدخشانی، مرزا، اردو لغت، مرکزی اردو بورڈ کینال پارک گلبرگ لاہور، جولائی ۱۹۶۹ء
- مکرم لکھنوی، مہذب اللغات، انٹرنیشنل پریس کراچی، ۱۹۸۱ء
- منیر لکھنوی، بازاری زبان واصطلاحات پیشہ وراں، مطبع مجیدی کانپور، ۱۹۳۰ء
- منشی، چرنجی لال، مخزن المحاورات، لاہور،: مقبول اکیڈمی، ۱۹۸۸ء
- مولوی سید احمد دہلوی، رسوم دہلی، اردو اکادمی، دہلی، ۱۹۸۶ء
- مولوی سید احمد دہلوی، لغات النساء، کاشی رام پریس، دہلی (سابقہ نول کشور پریس، لاہور)، ۱۹۱۷ء
- مولوی سید احمد دہلوی، فرہنگ آصفیہ، ترقی اردو بیورو، نئی دہلی ۱۹۸۷ء
- مولوی سید احمد دہلوی، مرقع زبان وبیان دہلی، مستنصر پریس دہلی ۱۹۱۶ء
- مولوی فیروزالدین، فیروز اللغات، فیروز سنز لمٹیڈ، لاہور، سندارد
- مولوی نورالحسن، نوراللغات (چار جلدیں) نیشنل بک فاءونڈیشن اسلام آباد ۲۰۱۲ء
- مہذب اللغات، مہذب لکھنوی، سرفراز قومی پریس، لکھنؤ
- میر سید علی شائق دہلوی، شائق اللغات، سید پبلیکشنز کراچی ۱۹۹۲ء
- میر امن دہلوی، باغ و بہار، مرتب ڈاکٹر مرزا حامد بیگ، اردو سائنس بورڈ، لاہور، ۲۰۰۴ء
- نورالحسن نیر، مولوی، نوراللغات، نیشنل بک فاؤنڈیشن پریس ٹرسٹ، آئی آئی چندریگر روڈ کراچی، ۱۹۷۶ء
- وحیدہ نسیم، عورت اور اردو زبان، غضنفر، اکیڈمی پاکستان اردو بازار کراچی، ۱۹۹۴ء

- ۔وحیدہ نسیم،لغات النساء،وجے پبلشرز نئی دہلی،۱۹۸۷ء
- وارث سرہندی، قاموس مترادفات،اردو سائنس بورڈ،لاہور، اشاعت سوم،۲۰۰۶ء،
- وارث سرہندی، علمی اردولغت، علمی کتب خانہ اردو بازار لاہور،۱۹۸۳ء
- وزیر بیگم ضیاء، محترمہ، محاوراتِ نسواں، علمی پرنٹنگ پریس کشمری بازار لاہور،۱۹۴۴ء
- وارث سرہندی، قاموس مترادفات،اردو سائنس بورڈ،اپر مال،لاہور ۱۹۸۶ء
- یوسف الدین احمد بلخی،سیّد، بہار اردولغت (فرہنگ بلخی) خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ،۱۹۸۴ء

جرائد واخبارات:۔

- "اردو" سہ ماہی، کراچی، جولائی ۱۹۵۹ء
- ڈان روزنامہ، ۱۳اگست ۲۰۱۰ء
- ڈان روزنامہ، ۱۸فروری ۲۰۱۰ء
- ڈان روزنامہ، ۳۱دسمبر ۲۰۱۰ء
- "اردو زبان میں سلینگ کا متبادل"، "اخبار اردو"، اسلام آباد، اگست ۱۹۹۶ء
- "اردو زبان میں سلینگ کا متبادل"، "اخبار اردو"، اسلام آباد، جولائی ۱۹۹۶ء
- "اردو زبان میں سلینگ کا متبادل"، "اخبار اردو"، اسلام آباد، ستمبر ۱۹۹۶ء
- "اردونامہ" سہ ماہی کراچی، مارچ ۱۹۷۵ء
- ابو المعانی عصری، اردو شمس الرحمن فاروقی کی نظر میں "اخبار اردو" اسلام آباد جون ۲۰۰۲ء
- جرنل آف ریسرچ، بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان ۲۰۰۴ء
- جمیل زبیری، سلینگ اور اردو سلینگ، ماہنامہ "قومی زبان"، کراچی، جولائی ۱۹۹۶ء
- حقی، شان الحق، اردو زبان میں سلینگ کا متبادل "اخبار اردو"، اسلام آباد، نومبر ۱۹۹۶ء
- خالد محمود، اردو کی لسانی ترقی میں ڈاکٹر عطش درانی کا کردار، اخبار اردو، فروری ۲۰۱۴ء، ص:۴،
- خدا بخش لائبریری جرنل،، پٹنہ ۱۹۸۴ء
- ڈاکٹر عطش درانی سے انٹرویو، بمقام نیشنل بک فاؤنڈیشن اسلام آباد، ۲۴اگست ۲۰۱۷ء
- ڈاکٹر عطش درانی سے انٹرویو، بمقام نیشنل بک فاؤنڈیشن اسلام آباد، ۱۵ستمبر ۲۰۱۷ء
- ڈاکٹر عطش درانی سے انٹرویو، بمقام نیشنل بک فاؤنڈیشن اسلام آباد، ۲مئی ۲۰۱۸ء
- ڈاکٹر عطش درانی سے انٹرویو، بمقام نیشنل بک فاؤنڈیشن اسلام آباد، ۹جولائی ۲۰۱۸ء

- رؤف پاریکھ، ڈاکٹر، "سلینگ اور اردو سلینگ" ماہنامہ "قومی زبان" کراچی، جولائی ۱۹۹۵ء نیز "اخبار اردو"
- رؤف پاریکھ، ڈاکٹر، اولین اردو سلینگ لغت، تعارف و تبصرہ، "اخبار اردو" اسلام آباد اپریل ۲۰۰۶ء
- رؤف پاریکھ، ڈاکٹر، عورت اور اردو زبان، ایک اہم تصنیف، "اخبار اردو" اسلام آباد جون ۲۰۰۲ء
- رؤف پاریکھ، ڈاکٹر، سلینگ اور سلینگ لغت: چند معروضات "اخبار اردو"، اسلام آباد، دسمبر ۲۰۱۰ء
- رؤف پاریکھ، ڈاکٹر، لسان اور لسانیات چند پہلو، "اردو" جلد ۹۳، شمارہ ۳، ۴،، انجمن ترقی اردو پاکستان، کراچی، جولائی- دسمبر ۲۰۱۷ء
- سہیل احمد صدیقی، سلینگ، عوامی اور چالو زبان، روزنامہ سنڈے ایکسپریس، ۳۱ مئی ۲۰۲۰ء
- عطش درانی، ڈاکٹر، اردو کا ملنگ صابر کلوروی، "اخبار اردو" اسلام آباد، مئی ۲۰۰۸ء
- عطش درانی، ڈاکٹر پاکستانی زبانیں واحد لسانی تقاضا "اخبار اردو" اسلام آباد جون ۱۹۹۰ء
- فاخرہ نورین، ڈاکٹر، ارر دو زبان میں سلینگ لغت نویسی کا تنقیدی جائزہ، مشمولہ: نقاط، شمع بکس، فیصل آباد، شمارہ ۱۴، اپریل ۲۰۱۷ء،
- قومی زبان،، ماہنامہ، کراچی ۱۹۸۹ء
- گوپی چند نارنگ، پروفیسر، لغت نویسی کے مسائل، پبلشر ماہنامہ کتاب نما جامعہ نگر نئی دہلی۔ ۲۵، ۱۹۸۵ء
- گیان چند، ڈاکٹر، اردو میں دخیل انگریزی الفاظ کی جنس، سہ ماہی اردو،، جلد نمبر ۶۳، شمارہ ۱، انجمن ترقی اردو پاکستان، کراچی جنوری تا مارچ، ۱۹۸۷ء
- مالک رام، لغت نویسی کے مسائل، مرتبہ پروفیسر گوپی چند نارنگ پبلشر ماہنامہ کتاب نما جامعہ نگر نئی دہلی ۔۲۵، ۱۹۸۵ء
- محی الدین قادری زور، ڈاکٹر، صوتی تغیر و تبدل، مشمولہ اردو میں لسانیاتی تحقیق، مرتبہ، ڈاکٹر عبد الستار ردلوی، گوگل اینڈ کمپنی، بمبئی، ۱۹۷۱ء
- ندیم شام، اوّلین اردو سلینگ لغت ایک تنقیدی جائزہ، "اخبار اردو"، اسلام آباد، دسمبر ۲۰۱۰ء
- نذیر احمد، پروفیسر، اردو لغت اور لغت نگاری، مشمولہ لغت نویسی کے مسائل، مرتبہ گوپی چند نارنگ، ماہنامہ کتاب نما، جامعہ نگر: نئی دہلی، ۱۹ ستمبر ۱۹۸۵ء
- نوائے وقت، روزنامہ، راولپنڈی، اسلام آباد، ستمبر ۱۹۹۶ء

انگریزی کتب :

- A Dictionary Of Slang and unconventional English Edited by Paul Beale Eric Patridge America:8th Ed .,1978
- Abdul Haqq Dr, The Standered Urdu English Dictionary,: Anjuman eTarekh e Urdu Pakistan. Fourth ed. Karachi 1985
- Ayto Jhone, Oxford Dictionary of Slang, Oxford University Press, London, 1998,
- Ayto John and Simpson, J.A. The Thesaurus of Slang, New light publisher Delhi, India, 1991
- Baugh,Albert.C. and The Thomas Cable, A History Of English Language London1980,
- BBC English Dictionary, Harper Collins Publishers London, 1992
- Bevan ,Stanley,C.S.Jhon Gregg and Angela Rosseinky,Concise English Dictionary London:1976
- Blooms burry English Dictionary, Bloomsbury publishing Plc., 2nd Ed, London 2004.
- Collins, Co-build English Dictionary, Birmingham,1995
- Concise Oxford Companion to the English Language, Oxford University Press, New York, 2005
- Crothers Jonathon, Guide to British and American Culture, Oxford University Press, 1999
- Encyclopedia Of Brittinica,Propaedia,Chicago:1980
- Jonathon Green, “Odd Job man: Some confession of Slang lexicographer, Jonathon Cap London, 2014.
- Jonathon Green, Slang a very Short Introduction, Oxford University Press UK, 2016
- Julie Coleman, A history of Cant and Slang Dictionary, Volume II 1785, Oxford University Press New York, 2004,
- Julie-Coleman, The life of Slang, United State by Oxford Press New York. 2012
- Levin, Erther and Levin, Albert F. The Oxford Dictionary of modern Slang, Oxford University Press, London, 1993
- Longman Dictionary of contemporary English, 5th Edition England 2009
- Longman Dictionary of English, London,16th Ed.,1992
- Michael Adams, Slang, The People’s Poetry, Oxford University Press London, 2009
- Michael Adams, What is Essential of slang, oxford university Press London, 2009
- partridge, Eric, Usage and abusage: A guide to guide, New York London, 1933,
- Paul Beale, Eric Partridge, A Dictionary of Slang and unconventional English , Taylor & Francis, Rutledge America, 1984,
- The concise Columbia Encyclopedia, Edited by, Judith S. Levy and Agnes Green hall Columbia University Press New York 1983

- The concise oxford Dictionary of Current English Edited by J. B. Sykes. 7th Edition OUP New York 1982
- The Concise Oxford Dictionary, OUP.,1990
- The Merriam Webster Dictionary of Synonyms and antonyms
- The Oxford Thesaurus an A-Z Dictionary of synonyms Oxford university Press London Ed. October 6, 1994.
- The Penguin English Dictionary.

انگریزی جرائد:

- Dai Weidong & He Zhaoxing, A new Concise Course in linguistic for students of Eng. 2nd Ed. Shanghai foreign Language Education Press Shanghai, 2010
- Forbes, Duncan, A Dictionary Of Hindustani and English and English and Hindustani, Utter perdaish Lakhnow:1987
- G.K Chesterton, The Defendant, Published by Create Space, North Charleston, Printed se U.S.A, October 1901,
- In wiktor Osiatynski (ed.), Contrast: Soviet and American Thinkers Discuss the Future ,Mac Millan, 1984.
- Rauf Parekh, semantic paradigms, foreground slang and Qurrat-ul-Ain Hyder,s Novels,Dawn Islamabad 10 May, 2021,
- Slang Today and Yesterday, Eric Patridge, Bennez.1961

ویب گاہ حوالہ جات:

http://.urd.4meahc.com
https://cutacut.com/2018/8/29/urdu-slang-you-neeed to-immendiately-stop-using/
http://bu.edu/mfeldman/slang
http://online slang dictionary.com
http://Dictionary.com/e-/slang/dope/
http://abc.net.au/news/2020-05026/troubling-origin-of-common.slangwords-thank twice12268132”
http://youtu-be/stdgqwy-y58
https://dictionary.cambridge.org/dictionary/slang
https://en.oxforddictionaries.com/definition/slang
_to _slanguagehttps://agg, slanguage,Word Press.com/slang
https://www.robwaring.org.salng presentatio
https://en.wikipedia.org/wiki/slang
https://quotes.yourdictionary.com/slang
https://999ktdy.com/top-ten-slang-words-too-look-out-for-in-2019/
http://www.diacronia.ro/ro/indexing/details/A22587/pdf
https://www.aclweb.org/anthology/K19-1082.pdf
https://grammar.yourdictionary.com/slang/history-of-american-slang-words.html
https://www.google.com/search?rlz=1C1CHBF_enPK882PK882&sxsrf=ALeKk03iqc9-kXhW5Hgn3MzwvrrgRx8_kw%3A1585142527189&ei=_1p7XseZC-G78gL4ro-oBA
http://onlineslangdictionary.com/meaning-definition-of/radical
https://www.dictionary.com/e/slang/dope/
https://pickwriters.com/blog/6-reasons-slang-is-important-for-language-learning
https://www.solidpapers.com/collegepapers/English/8275.htm
https://www.academia.edu/Documents/in/Slang_Language

https://www.ft.com/content/7b6e465c-d9e6-11e3-9b6a-00144feabdc0
https://pdfs.semanticscholar.org/35ae/c9649a0b004fb9917a26b034c77a4bf1ec36.pdf
https://www.ijss-sn.com/uploads/2/0/1/5/20153321/ijss-iran_sep_17_benson_oa16.pdf
https://theconversation.com/slang-shouldnt-be-banned-it-should-be-celebrated-innit-58672
https://www.questia.com/library/communication/language-and-linguistics/grammar-and-word-use/slang
https://books.google.com.pk/books?id=vcrb23hxh8gC&printsec=frontcover&dq=slang&hl=en0ahUKEwiL5qWYxbroAhVI6RoKHbvvBIUQ6AEILTAB&sa=X&ved=
https://books.google.com.pk/books?id=hjQ0CwAAQBAJ&printsec=frontcover&dq=slang&hl=en&sa=X&ved=0ahUKEwiL5qWYxbroAhVI6RoKHbvvBIUQ6AEIJTA
https://literarydevices.net/slang/
https://grammar.yourdictionary.com/slang/how-slang-affects-the-english-language.html
https://www.thoughtco.com/slang-english-1692103
https://urdu.wordinn.com/
https://scialert.net/fulltext/?doi=jas.2014.3585.3590
https://www.researchgate.net/publication/312240408_Slang_as_a_Means_of_Exclusion_From_In-Group_Communication_of_Selected_Undergraduates_of_the_Ahmadu_Bello
https://theconversation.com/i-research-slang-to-help-solve-gang-crime-and-its-clear-how-little-politicians-understand-115485
https://www.worldcat.org/title/odd-job-man-some-confessions-of-a-slang-lexicographer/oclc/872740929
https://www.acronymfinder.com/slang/ud ,
https://youtu.be/bjwz,dnkp404
www.dictionary.com/e/slang/dopesss
.http//nlpd.gov.pk/uakhbareurdu/february2014html